عمران سیریز
کرائم سٹی
ظہیر احمد
ظہیر احمد
کتب ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلز
الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

عمران سیریز

کرائم سٹی

مکمل ناول

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشر ——— محمد یوسف قریشی
اہتمام ——— محمد بلال قریشی
قانونی مشیران ——— غلام مصطفےٰ قریشی ملتان
——— ملک محمد اشرف لاہور
طابع ——— پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/140 روپے

سرِراہ

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ظہیر احمد صاحب کا نیا اور آپ کے دل کی دھڑکنوں کو تیز تر کرنے والا ناول ''کرائم سٹی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے گذشتہ ناول ''بلیک ڈراپس'' کی کہانی جو نشہ پھیلانے والے ایک بین الاقوامی گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ گروہ اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لیے پاکیشیا سمیت پوری دنیا پر حاوی ہونے کے لیے انسانیت سوز کام کرتا ہے اور ہر چھوٹے بڑے انسان کی رگوں میں نشے کا زہر اتار کر اور انہیں اپنے تسلط میں لے کر ایک ایسا ورلڈ قائم کرنا چاہتا ہے جو بلاشبہ کرائم ورلڈ کہلایا جا سکتا ہے۔ ''بلیک ڈراپس'' کی کہانی جہاں ختم ہوتی ہے وہاں ایک نئی اور انوکھی کہانی شروع ہوتی ہے۔ وہ کہانی ''کرائم سٹی'' کے نام سے ہے جو ''بلیک ڈراپس'' کا حصہ ہونے کے باوجود انتہائی حیرت انگیز اور اچھوتے واقعات پر مشتمل الگ کہانی بھی ہے۔ اس ناول کی کردار نگاری بہت دلچسپ پیرائے میں تخلیق کی گئی ہے۔ جو ہر لحاظ سے انفرادیت کی حامل ثابت ہوگی مجھے یقین ہے۔ یہ کہانی بھی سابقہ کہانیوں کی طرح آپ کے اعلیٰ معیار پر ضرور پورا اترے گی۔ اور آپ اسے یادگار کہانی کے طور پر برسوں یاد

رکھیں گے۔

آئندہ ماہ ظہیر احمد صاحب کا جو ناول جلوہ گر ہوگا۔ وہ ماورائی نمبر "ڈارک نائٹ" ہے۔ ظہیر احمد صاحب نے آج تک جتنے بھی ماورائی ناول لکھے ہیں یہ ناول ان سب ناولوں کے ماتھے کا جھومر ہے۔ جسے پڑھتے ہوئے آپ پلکیں جھپکانا اور سانس لینا تک بھول جائیں گے۔

جی ہاں۔ یہ بات آپ سے یوسف قریشی بڑے وثوق سے کہہ رہا ہے اور اس بات کا فیصلہ آئندہ ماہ آپ ہی کریں گے۔

اب آیئے اپنے خطوط کی جانب۔ صفحات کی کمی کے سبب صرف ایک خط ملاحظہ فرمائیں۔

میرپور۔ آزاد کشمیر سے شکیل احمد لکھتے ہیں۔ "آپ ظہیر احمد کے جو ناول شائع کرتے ہیں۔ وہ بہت دلچسپ ہنگامہ خیز، غلطیوں سے پاک اور واقعی معیاری ہوتے ہیں۔ جبکہ ظہیر احمد کے دوسرے ناول ایسے نہیں ہوتے۔ حالانکہ مصنف ایک ہی ہے۔ سچ بتایئے آپ کے شائع کردہ ناولوں میں ظہیر احمد کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے"؟

محترم قارئین۔ آپ نے خط ملاحظہ کیا۔ شکیل احمد صاحب کو آپ ہی بتائیں کہ وہ کس کا ہاتھ ہے۔؟ مجھے آئندہ ماہ تک کے لیے اجازت دیجئے۔

والسلام

یوسف قریشی

اولینڈ کا ایک بڑا شہر جس کا نام کوسٹن تھا۔ خاصا وسیع اور جدید طرز پر بنا ہوا تھا۔ اس شہر کی عمارتیں اونچی اونچی اور سڑکیں بے حد فراخ بالکل نئے ڈیزائن کی حامل تھیں۔ یہ شہر اولینڈ کے شمال میں تھا۔ جس کے ساتھ سمندر تھا اور یہ سمندر صرف کوسٹن سے ہی ملتا تھا۔

کوسٹن میں جرائم پیشہ افراد نے اپنا قبضہ کر رکھا تھا۔ یہاں لاقانونیت کا راج تھا۔ اولینڈ کا شہر ہونے کے باوجود اس شہر میں اولینڈ کا کوئی قانون نہیں چلتا تھا اور نہ ہی اس شہر کے جرائم پیشہ افراد کوسٹن میں کسی قانون کو مانتے تھے اور نہ ہی اس پر عمل درآمد کرتے تھے۔ اس شہر میں قانون کے کسی محافظ کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔

اس شہر کا نام ہی الگ تھا۔ اس شہر کے جرائم پیشہ افراد اپنا

قانون خود بناتے تھے اور خود ہی توڑتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس شہر میں جرائم اور جرائم پیشہ افراد خوب پنپ رہے تھے۔ اس شہر کو لاقانونیت کی وجہ سے پوری دنیا میں کرائم سٹی کا نام دے دیا گیا تھا۔

کرائم سٹی میں مجرموں اور مجرم تنظیموں کو آسانی سے جگہ مل جاتی تھی۔ اس شہر میں بڑے سے بڑا بدمعاش، سمگلر، قاتل اور بڑے بڑے خطرناک سینڈیکیٹس موجود تھے جو پوری دنیا میں ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کرتے رہتے تھے۔ کرائم سٹی میں قانون نہ ہونے کی وجہ سے اولینڈ نے اسے اپنے ملک سے الگ کر دیا تھا۔ اولینڈ کے قانون کے محافظوں نے کئی بار اس شہر پر قبضہ کرنے اور وہاں سے لاقانونیت ختم کرنے کی کوشش کی تھی مگر کرائم سٹی میں اس قدر جدید اور خطرناک اسلحہ موجود تھا جس کا مقابلہ کرنے میں اولینڈ کی آرمی کو بھی شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہیں ان جرائم پیشہ افراد سے بھاری نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔

کرائم سٹی میں اسلحے کے ڈپو فوجی اڈوں کے ساتھ ساتھ آرمی ائیر بیس بھی موجود تھے لیکن ان سب پر کرائم سٹی کا ہی قبضہ تھا۔ یہاں تک کہ اس شہر کی سرحدوں پر بھی ان جرائم پیشہ افراد نے کنٹرول سنبھال رکھا تھا۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر دوسرے علاقوں سے کوئی اس شہر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

پہلے پہل اس شہر میں تقریباً ہر بدمعاش اپنے علاقے کا بے تاج

بادشاہ سمجھا جاتا تھا۔ ان کا ایک آدھ باس یا لیڈر ہوتا تھا جس کے احکامات پر عملدرآمد کر کے وہ اپنے علاقوں کی حفاظت کرتے تھے مگر پھر اچانک اس شہر میں آہستہ آہستہ کیٹ سینڈیکیٹ کا قبضہ ہونے لگا۔

کیٹ سینڈیکیٹ نے کرائم سٹی کا ہولڈ سنبھالنے کے لئے ان جرائم پیشہ افراد کو اپنی نئی ایجاد کردہ ڈرگ بلیک ڈراپس کا عادی بنا لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کرائم سٹی کی تمام جرائم پیشہ تنظیمیں اور مجرم اسی بلیک ڈراپس کا شکار ہو کر کیٹ سینڈیکیٹ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

کہا جاتا تھا کہ کیٹ سینڈیکیٹ کی سربراہ کوئی مادام بلیک تھی۔ مادام بلیک کون تھی اور کہاں رہتی تھی اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ شہر کے وسط میں ایک بہت بڑی عمارت تھی جسے کیٹ کلب کا نام دیا گیا تھا۔ اس کلب کی مالکہ مادام سارہ تھی جو مادام بلیو کے خطاب سے جانی پہچانی جاتی تھی۔

کرائم سٹی میں اسی مادام بلیو نے بلیک ڈراپس کے ذریعے اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے مگر وہ یہ سب کچھ مادام بلیک کے کہنے پر ہی کرتی تھی۔ لطف کی بات تو یہ تھی کہ مادام بلیو بھی مادام بلیک کو نہیں جانتی تھی اور نہ ہی کبھی مادام بلیک اس کے سامنے آئی تھی۔

مادام بلیک ہمیشہ مادام بلیو سے ایک سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کرتی تھی۔ مادام بلیک سامنے نہ ہونے کے باوجود کرائم سٹی پر گہری

نظریں رکھتی تھیں۔ یہاں تک کہ کرائم سٹی میں کسی عام گلی کے کونے میں ہونے والے جرم کے بارے میں بھی مادام بلیک آگاہ رہتی تھی اور جب وہ اس عام سے جرم کے بارے میں مادام بلیو کو بتاتی تو مادام بلیو اس کی باخبری پر حیران رہ جاتی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ مادام بلیک کے پاس آخر ایسا کون سا جادو ہے جس سے وہ یہ سب کچھ اتنی آسانی سے جان لیتی ہے۔ لیکن اسے اس بات کا جواب کبھی نہیں مل سکا تھا۔

مادام بلیو نے مادام بلیک کے کہنے اور اس کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے بہت ہی کم عرصے میں کرائم سٹی کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اب صورتحال ایسی تھی کہ کرائم سٹی کا ایک ایک جرم مادام بلیو کے حکم کے تابع ہو چکا تھا۔ اب اس شہر میں کوئی بھی کام اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا تھا۔

مادام بلیو نے مادام بلیک کے حکم سے اس شہر میں کئی بنیادی تبدیلیاں کرائی تھیں۔ اس نے شہر کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ زون ایسٹ، زون ویسٹ، زون نارتھ۔ جبکہ زون ساؤتھ میں چونکہ سمندر تھا اور وہاں کا ہولڈ ویسے بھی مکمل طور پر کیٹس کے پاس ہی تھا۔

کیٹ کلب میں سوائے کیٹس کے کوئی نہیں آ جا سکتا تھا اور پورے شہر میں جہاں پہلے کوئی مجرم آسانی سے اسلحہ لے کر گھومتا پھرتا تھا اب وہاں مادام بلیو کے حکم سے کوئی اسلحہ اپنے پاس نہیں

رکھ سکتا تھا۔ اب صرف وہاں کیٹس کے پاس ہی اسلحہ دکھائی دیتا تھا اور ان کیٹس کا یہ حال تھا کہ وہ جسے چاہیں جب چاہیں ہلاک کر سکتی تھیں۔ چاہے ان کے سامنے کوئی قصور وار ہو یا نہ ہو۔ اس شہر کے تقریباً تمام افراد چونکہ بلیک ڈراپس کے عادی تھے اس لئے کوئی بھی ان کیٹس اور کیٹ سینڈیکیٹ کے خلاف آواز بلند نہیں کر سکتا تھا ورنہ کیٹ سینڈیکیٹ انہیں بلیک ڈراپس کی سہولت سے محروم کر دیتا تھا اور بلیک ڈراپس نہ ملنے پر وہاں رہنے والے انسان چوبیس گھنٹوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ جن افراد کو بلیک ڈراپس نہیں ملتے تھے انہیں کرائم سٹی کے لوگوں نے اذیت ناک انداز میں اور انتہائی خوفناک موت مرتے دیکھا تھا اس لئے وہ کیٹ سینڈیکیٹ کے سامنے خود کو قطعی طور پر بے بس اور لاچار پاتے تھے۔

مادام بلیک نے سرحدی علاقوں کو بھی کنٹرول کر رکھا تھا۔ گو کہ سرحدی علاقوں میں کرائم سٹی کے مجرم ہی ہوتے تھے مگر اب وہ سب مادام بلیک کے احکامات کے پابند تھے۔ تینوں زونوں میں مادام بلیک نے تین بگ باس مقرر کر رکھے تھے۔ ان تینوں کو مادام بلیو کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا تھا جو اس کے حکم سے اپنے اپنے زونوں میں جرائم پیشہ افراد کو کنٹرول کرتے تھے۔ غرضیکہ اب کرائم سٹی پر عملی اور داخلی طور پر کیٹ سینڈیکیٹ کا ہی ہولڈ تھا۔ جس کی مرضی کے بغیر اس شہر میں کوئی اونچی آواز میں بات بھی نہیں کر سکتا

تھا۔

مادام بلیو جس قدر حسین تھی وہ اسی قدر سخت گیر، بے رحم اور سفاک تھی۔ اس کی نظروں میں کوئی بھی انسان انسان نہیں تھا بلکہ ایک ایسا جانور تھا جس پر ظلم کرنا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دینا مادام بلیو کی عادت بن چکی تھی۔ وہ ہر ایک کو نفرت انگیز نگاہوں سے گھورتی تھی۔ غراہٹ بھرے انداز میں بات کرتی تھی اور ذرا ذرا سی بات پر غضبناک ہونا اس کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

کیٹ کلب کے نیچے ایک وسیع و عریض خفیہ تہہ خانہ تھا۔ جہاں مادام بلیو نے جدید سائنسی حفاظتی نظام کا جال بچھا رکھا تھا۔ اس تہہ خانے میں موجود کنٹرول روم سے مادام بلیو پورے شہر کو اپنی نظروں سے دیکھ سکتی تھی اور اسی کنٹرول روم سے وہ چاہے تو شہر کی بڑی سی بڑی عمارت کو بھی چند لمحوں میں ملبے کا ڈھیر بنا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ کنٹرول روم میں بیٹھ کر مادام بلیو سرحدی علاقے کا بھی آسانی سے جائزہ لے سکتی تھی اور شہر میں ہر آنے جانے والے کے بارے میں اس کے کمپیوٹرائزڈ سنٹر میں ہر قسم کی معلومات موجود تھیں۔ یہ ایسے جدید اور مخصوص قسم کے کمپیوٹر تھے جو شہر میں آنے والے نئے افراد کے بارے میں فوراً مادام کیٹ کو انفارمیشن دے دیتے تھے۔ مادام بلیک نے مادام بلیو کو اس شہر کے ایک ایک شخص کے بارے میں تفصیلات دے رکھی تھیں۔ ان

تفصیلات میں ان کے فنگر پرنٹس، آئیز ڈیٹا، ان کے قد کاٹھ اور یہاں تک کہ ان کمپیوٹروں میں شہر کے ہر شخص کے ڈی این اے تک موجود تھے۔ جن سے آسانی سے اسے پتہ چل جاتا تھا کہ آنے والے نئے فرد کا تعلق کرائم سٹی سے ہے یا نہیں۔ غرضیکہ مادام بلیک کا کرائم سٹی میں بسنے والے ایک ایک شخص پر مکمل کنٹرول تھا اور مادام بلیک نے اس کرائم سٹی کا سارا چارج مادام بلیو کو سونپ رکھا تھا۔

مادام بلیو زیادہ تر تہہ خانے میں موجود اپنے مخصوص کمرے میں رہتی تھی اور اسے کنٹرول روم سے تمام رپورٹس وہیں دی جاتی تھیں۔ ضرورت پڑنے پر مادام بلیو خود بھی کنٹرول روم میں آ جاتی تھی۔

اس وقت مادام بلیو اپنے مخصوص کمرے میں تھی اور ایک صوفے پر بیٹھی کافی پی رہی تھی۔ اس لمحے اچانک کمرے میں مترنم موسیقی کی آواز ابھری تو مادام بلیو بے اختیار چونک پڑی۔

”یس۔“ ---- اس نے سامنے دیوار پر لگی ایک بڑی سی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور دوسرے لمحے سکرین پر ایک خوبصورت سی لڑکی نمودار ہوئی۔ اس لڑکی نے نیلے رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اور وہ ایک بڑی اور جدید کمپیوٹرائزڈ مشین کے سامنے بیٹھی تھی۔

”سیتا ہوں مادام۔“ ---- سکرین پر نمودار ہونے والی لڑکی

نے سر جھکا کر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا جیسے وہ مادام بلیو کو دیکھ رہی ہو۔

''یس بیتا۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ کے لئے پاکیشیا سے ایٹ ون کی کال ہے مادام۔'' سکرین پر نظر آنے والی لڑکی نے کہا جس نے اپنا نام بیتا بتایا تھا۔

''پاکیشیا سے۔ ایٹ ون۔ کیا مطلب۔ کیوں کی ہے ایٹ ون نے کال۔ اسے تو میں نے مادام ریڈ اور اس کے گروپ پر نظر رکھنے کے لئے وہاں بھیجا تھا۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''معلوم نہیں مادام۔ وہ کہہ رہا ہے کہ وہ آپ سے ایمرجنسی بات کرنا چاہتا ہے۔'' ـــــــ بیتا نے کہا۔

''ایمرجنسی۔ اوہ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــــ بیتا نے کہا۔ اسی لمحے سکرین پر سے وہ غائب ہو گئی اور دوسرے لمحے سکرین پر آڈیو ویوز ابھر آئیں جو مختلف رنگوں کے کھلتے ہوئے پھولوں جیسی تھیں۔

''ہیلو۔ ہیلو مادام۔ ایٹ ون بول رہا ہوں۔ ہیلو۔ ہیلو۔'' سکرین کے ساتھ لگے ہوئے سپیکروں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ایٹ ون۔ مادام انڈنگ یو۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''اوہ۔ مادام۔ مجھے آپ کو ایک بہت ضروری اطلاع دینی ہے۔ کیا آپ میری آواز سن رہی ہیں۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون کی تیز آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں سن رہی ہوں۔ کیا اطلاع ہے۔ بولو۔'' مادام بلیو نے کہا۔

''مادام۔ پاکیشیا میں مادام ریڈ اور ان کے سارے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا اور اس کی بات سن کر مادام بلیو بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''کیا کہا تم نے مادام ریڈ اور اس کا گروپ ختم ہو گیا ہے۔ کیسے ہوا یہ سب اور کس نے کیا ہے۔'' ـــــــ مادام بلیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام ریڈ اور ان کے گروپ کا خاتمہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا تو مادام بلیو ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''ہونہہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ عمران اور اس کے ساتھی ان تک کیسے پہنچے تھے اور مادام ریڈ اور اس کا گروپ کیا کر رہا تھا۔'' مادام بلیو نے غصیلے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایٹ ون نے مادام بلیو کو مادام ریڈ اس کے گروپ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

''ہونہہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ مادام ریڈ کے خلاف یہ ساری کارروائی عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہی کی تھی۔'' ——— مادام بلیو نے غصے اور پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ میں نے مادام ریڈ کو ایک ٹرانسمیٹر دیا تھا۔ یہ ایک سپیشل واچ ٹرانسمیٹر تھا۔ جس سے میں انکی ایکٹویٹی پر آسانی سے نظر رکھ سکتا تھا۔ وہ کیا کر رہی تھیں اور پھر ان کے ساتھ کیا ہوا تھا اس کے بارے میں مجھے دور بیٹھے ایک سپر رسیور پر مکمل معلومات مل رہی تھیں۔'' ——— دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا اور پھر وہ مادام بلیو کو بتانے لگا کہ مادام ریڈ کیا کرتی رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی ان تک کیسے پہنچے تھے۔

''مادام۔ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی آپ اور مادام بلیک کے خلاف بھی موثر اقدامات کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ ان کا ارادہ کوسٹن آنے کا ہے۔'' ساری تفصیل بتا کر ایٹ ون نے آخر میں کہا تو مادام بلیو نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح ریڈ کیٹ گروپ کو ختم کیا ہے یہ سب سن کر میرا غصے سے خون کھول رہا ہے ایٹ ون۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں سب کچھ یہاں چھوڑ کر پاکیشیا پہنچ جاؤں اور وہاں جا کر عمران اور اس کے ایک ایک ساتھی کو تلاش کر کے انہیں عبرتناک موت ماروں۔ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی

کیونکہ میں جانتی ہوں مجھے اس کی مادام بلیک کبھی اجازت نہیں دیں گی۔'' ——— مادام بلیو نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔'' ——— ایٹ ون نے جواب دیا۔

''کیا عمران اور اس کے ساتھی تمہاری نظروں میں ہیں۔'' مادام بلیو نے کہا۔

''نہیں مادام۔ میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ عمران کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اپنے حلیے اور ٹھکانے بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا یا انہیں نظروں میں رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔'' ——— ایٹ ون نے کہا۔

''بہرحال عمران تو تمہاری نظروں میں ہے نا۔'' ——— مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔'' ——— ایٹ ون نے کہا۔

''تم اس کی مکمل طور پر نگرانی کرو۔ وہ کیا کرتا ہے۔ کہاں آتا جاتا ہے۔ وہ کن لوگوں سے ملتا ہے اور اس کے کس کس سے رابطے ہیں۔ اگر اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ اولینڈ یا اس کے ارد گرد کسی بھی ملک میں جا رہا ہو تو اس کے بارے میں مجھے فوراً خبر کر دینا۔ میں یہاں ریڈ الرٹ کر دوں گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اولینڈ میں آ کر غلطی سے بھی کوسٹن کی طرف

آنے کی کوشش کی تو میں ان کا اس قدر خوفناک حشر کروں گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔'' مادام بلیو کہتی چلی گئی۔

''یس مادام۔ میں یہ کام آسانی سے کرلوں گا۔'' ــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا۔

''اور کیا تمہارے پاس یہ حتمی اطلاع ہے کہ بلیک اور ریڈ ڈراپس عمران کے پاس ہی ہیں۔'' ــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔ دو ریڈ کیٹس سانٹ ڈیکوزا سے جو ڈبیہ لائی تھیں ان میں صرف بلیک ٹیوب ہی تھی۔ ان کے کہنے کے مطابق سانٹ ڈیکوزا کے پاس عمران پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے عمران اور سانٹ ڈیکوزا کو بے ہوش کر دیا تھا لیکن پھر اچانک وہاں ایک لڑکی آ گئی تھی۔ اس لڑکی نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں کیٹس اسے زخمی کر کے وہاں سے نکل آئی تھیں۔ ان کے کہنے کے مطابق آنے والی لڑکی نے ان دونوں کو بے ہوش کر دیا تھا اور وہ ڈبیہ بھی انہیں اس کے پاس سے ملی تھی۔ ان کی باتوں کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ممکن ہے ریڈ ٹیوب اس لڑکی کے پاس ہو۔ البتہ مادام ریڈ کو ہلاک کر کے بلیک ٹیوب عمران لے گیا تھا۔'' ــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم اس لڑکی کے بارے میں جانتے ہو۔ کون تھی وہ۔'' مادام بلیو نے پوچھا۔

''وہ سارک لینڈ کی مشہور کراسٹی سینڈیکیٹ کی چیف کراسٹی ہے مادام۔ میں نے کچھ افراد کو اسے ایک ہسپتال کی طرف لے جاتے دیکھ کر پہچان لیا تھا۔'' ــــــ ایٹ ون نے کہا۔

''کراسٹی۔ اس کے بارے میں تو کہا جا رہا ہے کہ اس نے کراسٹی سینڈیکیٹ اور سارک لینڈ چھوڑ دیا تھا اور وہ ان دنوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کر رہی ہے۔'' ــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔ میرے پاس بھی ایسی ہی اطلاعات ہیں۔'' ایٹ ون نے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تو اس نے یقیناً ریڈ ٹیوب بھی عمران کو ہی دے دی ہو گی۔'' ــــــ مادام بلیو نے سر جھٹک کر کہا۔

''یس مادام۔ عین ممکن ہے۔'' ــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ بلیک ٹیوب اور ریڈ ٹیوب عمران تک پہنچ چکی ہیں اور وہ بہت خطرناک انسان ہے وہ تو سب کچھ جان جائے گا۔'' ــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔'' ــــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا۔

''پھر تم کیا کہتے ہو۔ عمران کو اگر ریڈ ٹیوب کی حقیقت کا علم ہو گیا تو یہ ہمارے اور ہمارے کیٹ سینڈیکیٹ کے لئے بہت خطرناک بات ہو گی۔ ریڈ ڈراپس جن کیمیکلز سے تیار کیا جاتا ہے۔ عمران نے اگر اس کے بارے میں حقیقت اوپن کر دی تو ان

ڈراپس کو ایک عام انسان بھی آسانی سے تیار کر سکتا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو پوری دنیا میں اپنا کنٹرول کرنے کے بارے میں ہم جو سوچ رہے ہیں۔ سب ختم ہو جائے گا۔'' مادام بلیو نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''تب پھر اگر آپ حکم دیں تو میں عمران کے خلاف کارروائی کروں۔ میں اس رہائشی عمارت میں ریموٹ کنٹرول بم فٹ کر دیتی ہوں۔ جیسے ہی مجھے عمران وہاں نظر آئے گا میں اس بم کو بلاسٹ کر دوں گا۔ عمران ہی نہیں رہے گا تو ریڈ ڈراپس کی حقیقت کا بھی کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔'' ـــــ ایٹ ون نے کہا۔

''اگر یہ اس قدر آسان ہوتا تو اور کیا چاہیے تھا۔ مادام ریڈ نے جس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملے کئے تھے۔ ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو سو بار مر چکا ہوتا۔ جب مادام ریڈ جیسی ذہین عمران کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تو تم کیا کر سکو گے۔ عمران جیسے انسان کو ہلاک کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ ایٹ ون۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے مجھے خود ہی کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ تم فی الحال وہی کرو جو میں نے تم سے کہا ہے۔ میں مادام بلیک سے بات کرتی ہوں جو ان کا حکم ہوگا ہم ان کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ اور بس۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــ دوسری طرف سے ایٹ ون نے کہا۔

اسی لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اچانک سکرین پر آڈیو ویوز ختم

ہو گئے اور اس کی جگہ سکرین پر ایک فرش دکھائی دینے لگا۔ سفید ٹائلوں سے بنا ہوا ایک خوبصورت فرش جہاں ایک سیاہ رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ دوسرے لمحے سکرین پر سیاہ بلی کلوز ہو گئی اور اس کی سبز اور چمکدار آنکھیں جیسے مادام بلیو پر جم گئیں تھیں۔

''اوہ مادام بلیک۔'' ـــــ مادام بلیو نے بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ سیاہ بلی کو دیکھ کر اس کا رنگ یکلخت زرد ہو گیا تھا۔ سکرین پر اس سیاہ بلی کی چمکدار آنکھیں دیکھ کر مادام بلیو کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ تیز آنکھیں اسے گھور رہی ہوں۔

''ہاں۔ مادام بلیو۔ میں نے تمہاری اور ایٹ ون کی ساری باتیں سن لی ہیں۔'' ـــــ سکرین کے سپیکروں سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''یس۔ یس مادام۔'' ـــــ مادام بلیو نے ہکلاہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

''مادام بلیو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ریڈ کیٹس کے ٹکراؤ کی مجھے شروع سے ہی ساری انفارمیشن حاصل تھیں۔ مادام ریڈ نے اپنی خامیوں اور غلطیوں کی وجہ سے عمران اور سیکرٹ سروس کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ وہاں جو کچھ ہوا تھا اور مادام ریڈ جو سوچ رہی تھی اس سے یہی ہونا تھا۔ بہرحال غلطی کسی کی بھی ہو۔ مادام ریڈ اور اس کی گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہی ختم کیا ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اب

کیٹ سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے کا ارادہ کر رہا ہے اور اس سلسلے میں وہ اولینڈ اور پھر کوسٹن میں آنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ میں چاہوں تو پاکیشیا میں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا راستہ روک سکتی ہوں۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی بے حد خطرناک اور ذہین ترین انسان ہیں۔

میں نے ان کی بے حد تعریفیں سنی ہیں اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا ہے۔ مجھے ایسے تیز اور چالاک انسانوں کی بے حد ضرورت ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو اپنے سینڈیکیٹ میں شامل کروں گی اور انہیں اپنا غلام بناؤں گی۔ ایسے بے دام غلام جو میرے حکم سے زندہ رہیں گے اور میرے حکم سے اپنی موت کو ترجیح دیں گے۔'' دوسری طرف سے مادام بلیک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''مم۔ میں سمجھی نہیں مادام۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔'' مادام بلیو نے اس لہجے میں کہا۔ جیسے وہ مادام بلیک کے سامنے بمشکل بول پا رہی ہو۔

''میں جو کہنا چاہ رہی ہوں۔ تم ابھی اسے نہ ہی سمجھو تو بہتر ہے۔ بہر حال تم تیار رہو۔ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت کوسٹن میں آسکتے ہیں۔ کوسٹن میں انہیں لانے کی میں کوشش کروں گی اور تمہیں ان کا والہانہ استقبال کرنا ہے۔ سمجھیں تم۔'' مادام بلیک نے کہا۔

''استقبال۔'' ـــــــ مادام بلیو نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اور ان کا یہ استقبال ان کے شایان شان ہونا چاہیے۔'' مادام بلیک نے کہا اس کے لہجے میں انتہائی خوفناک غراہٹ تھی۔

''اوہ۔ یس۔ یس مادام۔ میں سمجھ گئی۔ میں ان کا شاندار اور انتہائی شایان شان استقبال کروں گی۔ ایسا استقبال جو شاید ہی کبھی کسی نے ان کا کیا ہو مادام۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کہا۔ مادام بلیک کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں خوفناک درندگی آ گئی تھی۔ ایسی درندگی جو اپنے کسی بھی دشمن کو چیرنے اور پھاڑ کھانے کے لئے درندوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر مادام بلیک، مادام بلیو کو ہدایات دینے لگی اور مادام بلیو انہماک اور توجہ سے سننے لگی۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں سیکرٹ سروس کے تمام
ممبران موجود تھے۔ ان کے ہمراہ کراسٹی بھی تھی۔ جولیا اور کراسٹی
کے زخم ٹھیک ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ جو ممبر ریڈ کیٹ کے سلسلے
میں زخمی ہوئے تھے وہ بھی خاصی حد تک ٹھیک ہو چکے تھے۔ البتہ
جوزف چونکہ زیادہ زخمی ہوا تھا اس لئے وہ ابھی ہسپتال میں ہی
تھا۔ اس کے لئے ڈاکٹر فاروقی کا کہنا تھا کہ اس کے مکمل طور پر
ٹھیک ہونے میں ابھی وقت لگے گا اور وہ جتنا زیادہ ان کے پاس
ہسپتال میں رہے گا اس کے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا۔

ہال میں موجود ممبران ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں
مصروف تھے جبکہ عمران حسب عادت آنکھیں بند کئے کرسی کی
پشت سے ٹیک لگائے مسلسل خراٹے نشر کر رہا تھا جیسے وہ یہاں
جب بھی آتا ہے آرام کی غرض سے ہی آتا ہے۔

"یہ عمران صاحب کے ساتھ کیا مسئلہ ہے جب بھی یہ کسی
میٹنگ میں آتے ہیں اسی طرح آنکھیں بند کر کے سو جاتے ہیں
جیسے انہیں صرف اسی جگہ سکون بھری نیند آتی ہو"۔۔۔۔ کراسٹی
نے مسکرا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سو نہیں رہا۔ سونے کی ایکٹنگ کر رہا ہے۔ یہ اس کی پرانی
عادت ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"پرانی نہیں پیارے۔ بہت پرانی کہو"۔۔۔۔ عمران نے
آنکھیں کھول کر فوراً کہا اور دوبارہ آنکھیں بند کر کے خراٹے لینے
لگا۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا ایکٹنگ کر رہا ہے"۔۔۔۔ تنویر
نے جلدی سے کہا۔

"بس رہنے دیں عمران صاحب۔ آپ کا پول کھل چکا ہے"۔
کراسٹی نے ہنستے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کہا میرا پول کھل چکا ہے۔ کس نے کھولا ہے۔ میرا پول۔
کون غدار ہے میرا پول کھولنے والا۔ جلدی بتاؤ۔ میں نے کب
سے اپنا پول بند کر رکھا تھا اور تم نے کھول دیا۔ یہ مجھ پر ظلم ہے سرا
سر ظلم"۔۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں کھولتے ہوئے
کہا۔

"آپ کس پول کی بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے وہ۔ وہ۔ میرا ایک ہی تو پول تھا۔ وہ بھی اب کھل گیا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس دیئے۔

''یہ وہ سے تمہاری کیا مراد ہے۔''۔۔۔۔ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''وہ۔ جسے میں تن من دھن بلکہ بچپن سے پسند کرتا ہوں۔'' عمران نے آہ بھر کر کہا۔

''بچپن سے۔ کسے پسند کرتے ہو تم بچپن سے۔''۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور ممبران کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں گہری ہو گئیں۔

''اسے جسے میں پسند نہیں۔''۔۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ایسی وہ کون ہے جسے عمران صاحب جیسے پسند نہیں۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہی جسے اس کا بھائی پسند کرتا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو ان سب کی مسکراہٹیں اور بڑھ گئیں جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ اس کا اشارہ کس کی طرف ہے۔

''آپ ہمیں گھمانے کی کوشش کر رہے ہیں عمران صاحب۔'' صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے جو خود گھوما ہوا ہو وہ کسی اور کو کیا گھمائے گا۔'' عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا اشارہ کس کی طرف ہے۔''۔۔۔۔ تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''جس کا دماغ اس وقت بھی گھوم رہا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے فوراً کہا تو اس کے ساتھی ہنس پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے وہ میں ہوں۔''۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا دماغ گھوما ہوا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو تنویر بے اختیار جھینپ گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جبکہ اس کی اس حرکت سے بھی باقی سب ہنس پڑے تھے۔

''بس کریں عمران صاحب۔ اب کام کی بات کر لی جائے۔'' صفدر نے موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''کام کی بات میں کیا رکھا ہے۔ پورا کام ہی کیوں نہ کر لیا جائے۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''پورا کام۔ کیا مطلب۔ آپ کس کام کی بات کر رہے ہیں۔'' صفدر نے کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھا ہو۔

''ارے۔ وہی۔ نکاح۔ اس کے بعد چھوہارے بانٹنے کا کام۔'' عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

''رہنے دو صفدر۔ اس سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ سوائے

بکواس کرنے کے اسے اور آتا ہی کیا ہے۔" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھول ہے تمہاری۔ مجھے پینے اور تمہارے لئے ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرنا بھی آتا ہے۔" ___ عمران نے کہا۔

"اور ساری زندگی تم یہی کرتے رہو گے۔" ___ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ممبران۔ کیا آپ سب یہاں موجود ہیں۔" ___ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ میرے سوا یہاں سب موجود ہیں۔" ___ عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر اسے گھورنے لگی۔

"جولیا۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔" ___ ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ سب یہاں موجود ہیں۔" ___ جولیا نے جلدی سے کہا۔

"گڈ۔" ___ ایکسٹو نے کہا۔

"کمال ہے۔ میں نے کہا تو چیف کو یقین ہی نہیں آیا جولیا کے کہنے پر گڈ کہہ رہے ہیں۔ یعنی انہیں صرف جولیا کی بات پر ہی یقین ہے۔" ___ عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ اس کی

آواز اتنی تیز تھی کہ ممبران کے ساتھ ساتھ یقیناً ایکسٹو کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی۔

"جولیا۔ ڈپٹی چیف ہے۔ اور میں اس وقت جولیا سے بات کر رہا ہوں سمجھے تم۔" ___ ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

"نہیں سمجھا۔ ذرا تفصیل سے سمجھا دیں تو شاید سمجھ جاؤں۔" عمران نے کہا۔ تو ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سب عمران کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ یہ واقعی عمران کا ہی حوصلہ تھا کہ وہ چیف کے سامنے ایسی باتیں کر گزرتا تھا ورنہ چیف کی آواز سنتے ہی ان سب کے خون خشک ہو جاتے تھے۔

"عمران اب اگر تم بولے تو میں تمہیں میٹنگ ہال سے باہر نکال دوں گا سمجھے تم۔" ___ ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں اب نہیں بولوں گا۔ لیکن صرف ایک بات بتا دیں۔ آپ کی آواز اس چھوٹے سے ڈبے سے آ رہی ہے۔ کیا آپ اس ڈبے میں پھنسے ہوئے ہیں۔" ___ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ اس احمق کو میٹنگ روم سے باہر نکال دو۔ ابھی فوراً۔ اس کے باہر جانے کے بعد میں تم سے بات کروں گا۔" ___ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"یہ آپ نے کیا کیا عمران صاحب۔ چیف آپ سے ناراض

ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ہے۔'' ــــــ صفدر
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ٹرانسمیٹر آف ہوتے دیکھ کر وہ
سب پریشان ہو گئے تھے۔

''مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ میں تو اپنی کرسی پر بیٹھا ہوں۔
اور مجھ سے بات مت کرو چیف نے مجھے خاموش رہنے کے لئے
کہا ہے۔'' ــــــ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر دونوں ہاتھ
منہ پر رکھ کر اپنا منہ مضبوطی سے بند کر لیا۔ اس کی اس حرکت سے
ممبران پھر ہنس پڑے۔

''تمہیں چیف سے اس طرح بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔''
جولیا نے اسے گھور کر کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی
جواب نہیں دیا۔

''عمران صاحب۔ چیف ہمیں مشن کے بارے میں بریفنگ
دینے والے تھے۔ آپ کی وجہ سے انہوں نے ہم سے بات نہیں
کی۔'' ــــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔ مگر عمران خاموش رہا۔

''اس کا کام ہی یہی ہے۔ کسی دن چیف کا اس پر قہر ٹوٹے گا
تب اسے پتہ چلے گا۔'' ــــــ تنویر نے دل کی بھڑاس نکالی۔ مگر
عمران پھر بھی خاموش رہا۔

''پلیز عمران صاحب۔ آپ چیف سے معافی مانگ لیں۔
بریفنگ کے دوران آپ خاموش بیٹھیے گا۔ چیف کی ناراضگی واقعی
کسی بھی دن آپ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔'' صدیقی

نے کہا۔

''جولیا تم چیف سے بات کرو۔ عمران صاحب کی طرف سے
ہم چیف سے معافی مانگ لیں گے۔'' ــــــ صالحہ نے کہا۔

''ہاں جولیا۔ اب مجھے یقین ہے عمران صاحب خاموش رہیں
گے۔'' ــــــ کراسٹی نے کہا۔

''بولو عمران۔ کیا اب خاموش رہو گے تم۔'' ــــــ جولیا نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم تین بار ہاں کر دو۔ پھر تم بولتی رہنا میں ساری زندگی
خاموش بیٹھا سنتا رہوں گا۔'' ــــــ عمران نے منہ سے ہاتھ اٹھا
کر کہا تو ان سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو تم باز نہیں آؤ گے۔'' ــــــ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''چیف نے مجھے خاموش رہنے کے لئے کہا ہے۔'' ــــــ عمران
نے کہا۔

''اور یہ تم خاموش ہوئے ہو۔'' ــــــ جولیا نے جھلا کر کہا۔

''ہاں۔ کیا تم میں سے کسی نے میری آواز سنی ہے۔ دیکھ لو
میں بالکل خاموش بیٹھا ہوں۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''اگر عمران صاحب اسی طرح بولتے رہے تو چیف ہم سے کوئی
بات نہیں کریں گے۔'' ــــــ تنویر نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ تب مجھے مجبوراً چیف کے حکم پر عمل کرنا پڑے
گا۔ عمران میں ڈپٹی چیف ہونے کے ناتے تمہیں حکم دیتی ہوں کہ

اٹھ کر میٹنگ روم سے باہر چلے جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔" جولیا نے خشک لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر تنویر کی آنکھوں میں چمک آ گئی

"تم چلو گی میرے ساتھ۔" ــــ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ جاؤ یہاں سے۔" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے غصہ کیوں کر رہی ہو۔ میں نے کیا کیا ہے۔" عمران نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اٹھو۔ فوراً اٹھو۔" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"پلیز عمران صاحب۔" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران دوبارہ دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پھر بیٹھ گئے ہو۔" ــــ جولیا غرائی۔

"وہ کیپٹن شکیل نے پلیز کہا تھا۔" ــــ عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں۔ اٹھ کر خود ہی باہر چلے جاؤ۔ ورنہ میرے حکم پر کیپٹن شکیل اور یہ سب تمہیں یہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔" ــــ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔" ــــ اچانک عمران نے سنجیدہ ہو کر جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں صرف دھمکی نہیں دیتی۔ جو کہتی ہوں اس پر عمل کرنا بھی جانتی ہوں۔" ــــ جولیا نے غرا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ چیف نے ہمیں یہاں کسی اہم مشن پر بھیجنے کے لئے بلایا ہے۔ جب تک آپ باہر نہیں جائیں گے چیف ہمیں بریفنگ نہیں دیں گے۔" صفدر نے ماحول تلخ ہوتے دیکھ کر بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم سب چاہتے ہو۔ میں یہاں سے چلا جاؤں۔" عمران نے انہیں گھور کر پوچھا۔

"ہم نہیں چاہتے۔ مگر یہ چیف کا حکم ہے اور چیف کا حکم ماننا ہمارا فرض ہے۔" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او کے۔ میں باہر جا رہا ہوں۔ اور اپنے چیف سے کہہ دینا کہ اب عمران یہاں کبھی نہیں آئے گا۔ اس کی سیکرٹ سروس اسے ہی مبارک ہو۔ مجھے بھی خواہ مخواہ کسی کو اپنا دم چھلا بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں اب نہ چیف کے لئے کام کروں گا اور نہ ہی آج کے بعد تم مجھے دیکھو گے۔ آج سے میرے اور تمہارے راستے الگ الگ ہیں اور جولیا خاص طور پر تم بھی سن لو۔ آج کے بعد تم اپنی سیکرٹ سروس کو خود ہی لیڈ کرنا۔ آج کے بعد نہ تم مجھے جانتی ہو اور نہ میں تمہیں جانتا ہوں۔ گڈ بائے۔" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا

دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کی باتیں سن کر سیکرٹ سروس کے ممبران جیسے سکتے میں رہ گئے تھے۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عمران ان سے ایسی کوئی بات کر سکتا ہے۔ عمران کی بات سن کر جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے تھے اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی جبکہ عمران کا جواب سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی۔ جیسے عمران نے ان سے الگ ہونے کا فیصلہ کر کے اسے ذہنی اور دلی سکون پہنچایا ہو۔ ایسا سکون جس سے اس کی رگ رگ میں خوشی کی لہریں دوڑ گئی ہوں۔

''غلط ہوا ہے یہ سب۔ بہت غلط۔ عمران صاحب کو یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔''۔۔۔ کراسٹی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ بعض اوقات چھوٹا سا مذاق کسی بڑی مصیبت کا باعث بن جاتا ہے۔'' صالحہ نے کہا۔

''اب کیا ہوگا۔ کیا اب واقعی عمران صاحب ہمارے ساتھ کام نہیں کریں گے۔''۔۔۔ خاور نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو کیا ہوا۔ کیا عمران کے بغیر ہم کوئی کام نہیں کر سکتے۔ میں تو کہتا ہوں اچھا ہوا جو عمران خود ہی یہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ میرا بس چلتا تو میں سچ مچ اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔ کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم سیکرٹ سروس کے ممبران

ہیں۔ ہم سب کچھ عمران کے بغیر بھی کر سکتے ہیں۔''۔۔۔ تنویر نے موقع ملتے ہی تند و تیز لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ تنویر۔ اب تم بھی خاموش ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں بھی باہر نکال دوں گی۔''۔۔۔ جولیا نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''مس جولیا۔ آپ چیف سے بات کریں۔ عمران صاحب جا چکے ہیں۔ اب چیف یقیناً ہمیں بریفنگ دے دیں گے۔'' چوہان نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

''چیف۔ جولیا بول رہی ہوں۔''۔۔۔ جولیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''عمران چلا گیا ہے۔''۔۔۔ ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا

''یس چیف۔''۔۔۔ جولیا نے قدرے دھیمی آواز میں کہا۔

''اوکے۔ اب سنو۔''۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور پھر میٹنگ ہال میں ایکسٹو کی آواز گونجنے لگی اور وہ سب خاموشی سے ایکسٹو کی بریفنگ سننے لگے۔

میٹنگ ھال سے نکل کر عمران مختلف راستوں سے ہوتا ہوا
آپریشن روم میں آ گیا۔ وہ آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
اس کے احترام میں فوراً کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو۔"۔۔۔۔ عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر
بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بیٹھ گیا۔

"میں یہ تو جانتا تھا کہ آپ ان کے ساتھ میٹنگ میں نہیں
بیٹھنا چاہتے۔ مگر آپ اس طرح میٹنگ روم سے اٹھ جائیں گے
میں نہیں جانتا تھا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جان بوجھ کر۔ مگر کیوں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لیے کہ میں کافی عرصے سے محسوس کر رہا ہوں کہ سیکرٹ

سروس کے ممبران اب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تساہلی کا مظاہرہ
کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر معاملے میں دم چھلے کی طرح مجھے ان
کے ساتھ ساتھ رہنا پڑتا ہے۔ میری موجودگی میں ان میں سے کوئی
ایک بھی اپنے ذہن اور اپنے انداز میں کام نہیں کرتا۔ سارے
معاملے کو میرے سر پر لاد دیا جاتا ہے۔ جب تک میں انہیں کوئی
راستہ نہ دکھاؤں اس وقت تک وہ اندھیرے میں ٹاک ٹوئیاں
مارتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ایک بار ان کے زور
بازو کو آزمایا جائے۔ ہمارے سامنے جو معاملہ ہے گو کہ یہ ہر لحاظ
سے سیکرٹ سروس کا معاملہ ہے۔

کیٹ سینڈیکیٹ نے جس طرح اسرائیل کے کہنے پر پاکیشیا
میں بلیک ڈراپس پھیلانے کی مذموم سازش کی تھی اور جس طرح
آہستہ آہستہ کیٹ سینڈیکیٹ پوری دنیا میں بلیک ڈراپس کے
ذریعے اپنے پنجے گاڑ رہا ہے۔

یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کیٹ سینڈیکیٹ حقیقت میں
کس قدر خطرناک اور فعال ہے اور ایسے فعال سینڈیکیٹ کو جب
تک جڑ سے نہ اکھاڑا جائے اس وقت تک اس مسئلے کا حل نہیں
نکلتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سینڈیکیٹ کو ختم کرنے کے لئے کئی
سرکاری ایجنسیاں متحرک ہیں اور دنیا بھر کے بے شمار ایجنٹس کام کر
رہے ہیں مگر ان میں سے کسی کو ابھی تک کیٹ سینڈیکیٹ تک
رسائی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس لحاظ سے کیٹ سینڈیکیٹ اس وقت

پوری دنیا کے ایجنٹوں کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسا چیلنج ہے جسے ہر صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قبول کرنا ہوگا اور اس چیلنج کا مقابلہ بھی انہیں اکیلے ہی کرنا ہوگا یعنی میرے بغیر۔“ ——— عمران کہتا چلا گیا۔

”کیا آپ کا خیال ہے۔ ممبران اس چیلنج کا مقابلہ کر پائیں گے اور وہ بھی آپ کے بغیر۔“ ——— بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ انہیں ایسا کرنا چاہیے۔ اور انہیں ایسا کرنا ہی ہوگا۔“ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو دیکھیں کہ جس سینڈیکیٹ تک پہنچنے کے لئے پوری دنیا کی ایجنسیاں اور نامور ایجنٹس ابھی تک کچھ نہیں کر پائے تو کیا ہمارے ساتھی اس چیلنج کا مقابلہ کر سکیں گے۔“ ——— بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اپنے ساتھیوں پر ناز ہے۔ میں جانتا ہوں اگر ان کے سامنے آگ کے پہاڑ بھی کھڑے کر دیئے جائیں تو وہ انہیں بھی عبور کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور ان کی ہمت اور ان کا پاکیشیا کے مفادات اور اس کی سالمیت کا جنون انہیں ہر قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ یہ تو صرف میں ہوں۔ میری موجودگی میں وہ سب خود کو جان بوجھ کر کمزور کر لیتے ہیں اور ان کے ذہنوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی لئے اس بار میں نے خود کو ان سے الگ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب اس مشن کو وہ میرے

بغیر پورا کریں گے۔“ ——— عمران نے کہا۔

”یعنی کرائم سٹی میں اس بار آپ ان کے ساتھ نہیں جائیں گے۔“ ——— بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔“ ——— عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا پھر اس سے پہلے ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک آپریشن روم کا مین ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

”چیف جولیا بول رہی ہوں۔“ ——— ٹرانسمیٹر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اشارہ کیا تو بلیک زیرو نے سر ہلا کر اس کے لئے کرسی چھوڑ دی۔ عمران اس کی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

”عمران چلا گیا ہے۔“ ——— عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔“ ——— دوسری طرف سے جولیا کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔

”اوکے۔ اب سنو۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ اس بار آپ کا یہ مشن ایک ایسے سینڈیکیٹ کے خلاف ہے جو اپنے ایک نئے ایجاد کردہ ڈرگ بلیک ڈراپس کے ذریعے پوری دنیا میں اپنا تسلط قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ بلیک سینڈیکیٹ کا ایک گروپ جسے ریڈ گروپ کہا جاتا تھا پچھلے دنوں پاکیشیا میں آیا تھا اور اس گروپ نے ایک مشروب کے ذریعے بلیک ڈراپس پورے پاکیشیا میں پھیلانے کی کوشش کی تھی جسے آپ سب نے ناکام بنا

دیا تھا۔ میری اطلاعات کے مطابق یہ سپیشل ناسک کیٹ سینڈیکیٹ کو اسرائیل نے ہی دیا تھا۔ اسرائیل جو ہمیشہ پاکیشیا کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی عوام کے خلاف بھی سازشیں تیار کرتا رہتا ہے اس بار اسرائیل پاکیشیائی عوام کی رگوں میں کیٹ سینڈیکیٹ کے ذریعے ایک ایسا زہر قاتل بھرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کا شکار ہو کر پاکیشیا کا بچہ بچہ گمنام اور بے رحم موت کے پنجوں میں جا پھنستا۔

اسرائیل اور کیٹ سینڈیکیٹ کی یہ گھناؤنی سازش نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ قابل گرفت بھی ہے۔ آپ کی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے اس بار تو کیٹ سینڈیکیٹ اپنے مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے لیکن کیٹ سینڈیکیٹ جس قدر فعال اور خطرناک حد تک پوری دنیا میں اپنے پنجے گاڑ رہا ہے اس سے یہ بعید نہیں کہ وہ دوبارہ ایسی گھناؤنی حرکت نہ کرے گا۔ وہ ایسی کوشش دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔ پاکیشیا میں جس طرح مختلف معیاری مشروب مقبول ہیں۔ ان کے ذریعے کیٹ سینڈیکیٹ آسانی کے ساتھ بلیک ڈراپس کا زہر پاکیشیا کے بچے بچے کی رگوں میں اتار سکتا ہے اور یہ ایک ایسا خوفناک عمل ہے جسے روکنا ہم سب کا فرض ہے۔

اس سے پہلے کہ کیٹ سینڈیکیٹ یا اس کا کوئی اور گروپ پاکیشیا کا رخ کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ فوراً اس ناسک کو

بطور مشن قبول کر کے اس کے خلاف کام کریں۔ اس بار آپ کا
ٹارگٹ کیٹ سینڈیکیٹ ہے جو بظاہر آپ کے لئے آسان ٹارگٹ
ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سینڈیکیٹ اولینڈ کے ایک شہر کوسٹن میں
موجود ہے لیکن یہاں میں آپ کو بتاتا چلوں کہ کوسٹن سٹی کا صرف
نام ہی کوسٹن رہ گیا ہے۔ اس شہر میں کیٹ سینڈیکیٹ کے ساتھ
ساتھ دنیا کے بے شمار جرائم اور جرائم پیشہ افراد پنپتے ہیں۔ دوسرے
لفظوں میں اس شہر کا ہر آدمی کریمنل ہے۔ اور ان جرائم پیشہ افراد
اور کیٹ سینڈیکیٹ نے ہر طرح سے اس شہر پر اپنا کنٹرول سنبھال
رکھا ہے۔ اس شہر میں پنپنے والے جرائم اور جرائم پیشہ افراد کی وجہ
سے اس شہر کو کرائم سٹی کا نام دے دیا گیا ہے۔ جس کے خلاف
پوری دنیا کی سرکاری ایجنسیاں اور ایجنٹس کام کر رہے ہیں۔

مگر اس کرائم سٹی میں چونکہ لاقانونیت کا دور دورہ ہے اس لئے
ابھی تک کسی ملک کی کوئی ایجنسی یا ایجنٹ اس شہر تک رسائی حاصل
نہیں کر سکتے ہیں۔ میرے پاس اس شہر کے بارے میں جو
اطلاعات ہیں ان کے مطابق شہر کا تمام نظام مکمل طور پر کیٹ
سینڈیکیٹ کے پاس ہے اور کرائم سٹی کا ہر مجرم کیٹ سینڈیکیٹ کے
ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے بلیک ڈراپس ہی
ہیں جو کیٹ سینڈیکیٹ نے ان کے خون میں شامل کر رکھے ہیں۔

بہرحال۔ آپ لوگوں کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کرائم سٹی اولینڈ
سے قطعی طور پر الگ ہو چکا ہے۔ اس شہر میں داخل ہو کر آپ کو

اپنے طور پر کام کرنا ہوگا۔ میں اس بار آپ کو کیٹ سینڈیکیٹ اور
کرائم سٹی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں بتا رہا۔ آپ کو وہاں جا
کر خود سب کچھ معلوم کرنا ہوگا۔ وہاں پیش آنے والے حالات کا
مقابلہ بھی آپ اپنی صوابدید پر کریں گے اس کے علاوہ کیٹ
سینڈیکیٹ اور ان کے بارے میں باقی معلومات بھی آپ خود ہی
حاصل کریں گے۔ میری اطلاع کے مطابق کیٹ سینڈیکیٹ کی کرتا
دھرتا ایک لیڈی ہے جو خود کو مادام بلیک کہلواتی ہے۔ مادام بلیک
کون ہے۔ کہاں رہتی ہے اس کے بارے میں شاید کیٹ
سینڈیکیٹ کی بگ کیٹس بھی کچھ نہیں جانتی ہوں گی۔ مادام بلیک سات
پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ جب تک آپ کیٹ سینڈیکیٹ کی اس
جڑ کو نہیں کاٹیں گے اس وقت تک کیٹ سینڈیکیٹ ختم نہیں ہوگا۔
اب آپ بتائیں کیا میں اس بات کا اطمینان رکھوں کہ آپ
جس مشن پر جا رہے ہیں۔ اسے ہر لحاظ سے اور مکمل طور پر پورا
کریں گے۔'' ——— ایکسٹو یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا۔
''یس چیف۔ ہم اس مشن کو ضرور پورا کریں گے۔ کیٹ
سینڈیکیٹ اور بلیک کیٹ تک پہنچنے کے لئے ہمیں جو کچھ بھی کرنا
پڑا ہم ضرور کریں گے اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ سابقہ
مشنوں کی طرح ہم اس مشن کو بھی پایہ تکمیل تک ضرور پہنچائیں
گے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں آگ کے سمندر میں ہی کیوں نہ
کودنا پڑے۔'' ——— جولیا نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔
''گڈ۔ کیا باقی ممبران بھی جولیا کی تائید کریں گے۔'' ایکسٹو
نے کہا۔
''یس چیف۔ مس جولیا کا فیصلہ ہمارا فیصلہ ہے۔ اس مشن کو
پورا کرنے کے لئے ہم اپنی جان کی بازیاں لگا دیں گے۔'' تنویر
نے حسب عادت بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب نے
بھی جولیا کی تائید کر دی۔
''چیف۔ کیا اس سلسلے میں آپ سے میں کچھ بات کر سکتی
ہوں۔'' ——— جولیا نے کہا۔
''یس جولیا۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو۔'' ——— ایکسٹو نے
کہا۔
''سب سے پہلے تو آپ سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس
مشن پر سیکرٹ سروس کے کتنے ممبران جائیں گے۔'' ——— جولیا
نے پوچھا۔
''یہ تمہاری صوابدید پر ہے جولیا۔ تم چاہو تو چند ممبران کو
سلیکٹ کر لو۔ چاہو تو سب کے سب اس مشن پر جا سکتے ہیں۔
میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔'' ——— ایکسٹو نے کہا۔
''تھینک یو چیف۔ اور چیف کیا اس بار بھی اس مشن کے لئے
ہمیں عمران [illegible] کرے گا۔'' ——— جولیا نے رک رک کر کہا۔
اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اور کچھ بھی کہنا چاہتی ہو۔

"تم کیا چاہتی ہو۔"۔۔۔ عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص سرد لہجے میں پوچھا۔

"چیف۔ اگر آپ ٹیم سلیکشن میری صوابدید پر چھوڑ رہے ہیں تو میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتی ہوں۔"۔۔۔ جولیا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو۔"۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"چیف۔ ہر مشن میں آپ عمران کو ہمارے ساتھ بھیج دیتے ہیں اور آپ کے حکم سے ہمیں اسے اپنا لیڈر ماننا پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اب تک ہم نے عمران کی موجودگی میں جتنے بھی مشن مکمل کئے ہیں ان میں بڑی حد تک عمران کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ بلکہ میں یہاں تک کہوں گی کہ بعض اوقات عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی ایسے ایسے کام کر جاتی ہے جس تک پہنچنا ہم میں سے کسی کے بھی بس میں نہیں ہوتا۔ عمران ذہانت، پلاننگ اور جس طریقہ کار سے کام کرتا ہے ہمیں اس کے ساتھ قدم بھرنے پڑتے ہیں اور ایسے بے شمار مشنز ہیں جو ہم نے عمران اور اس کی ذہانت کی وجہ سے ہی مکمل کئے ہیں۔

بعض اوقات ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اگر عمران جیسا انسان ہمارے درمیان نہ ہوتا تو ہم اس مشن کو پورا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ دوسرے لفظوں میں اگر میں یہ بات کہوں تو غلط نہیں ہوگی کہ ہم جیسے عمران کے بغیر آگے چل ہی

نہیں سکتے۔ عمران ہمارے لئے لازم و ملزوم کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بہت کم ایسے مشنز ہوں گے جو ہم نے اپنے طور پر اور اپنی پلاننگ کے تحت مکمل کئے ہیں جبکہ زیادہ تر مشنوں کی کامیابی کا دارومدار عمران ہی ہوتا ہے۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اس مشن کے لئے ہم خود اور اپنے طور پر کام کریں۔"۔۔۔ جولیا کہتے کہتے خاموش ہوگئی۔

"تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ اس مشن پر عمران کو تمہارے ساتھ نہ بھیجا جائے۔"۔۔۔ عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ یہ مشن ہم اپنے انداز اور اپنے طریقے سے مکمل کریں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مشن کو ہم عمران کے بغیر مکمل کریں۔ لیکن اگر آپ عمران کو ہمارے ساتھ بھیجنا ضروری سمجھتے ہیں تب بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ میں بھی تم سے یہی سننا چاہتا تھا۔ اس بار میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس مشن پر عمران کو تمہارے ساتھ نہ بھیجا جائے۔ تم اپنی ٹیم خود تیار کرو۔ اپنی پلاننگ کرو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں بس رزلٹ چاہتا ہوں۔ ایسا رزلٹ جو صرف اور صرف تم سب کی کامیابی سے بھرپور ہو۔"۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو چیف۔ یہ کہہ کر آپ نے ہمارے حوصلے اور زیادہ بلند کر دیئے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ رزلٹ

آپ کی توقعات کے عین مطابق ہوگا۔ ہم نہ صرف کیٹ سینڈیکیٹ کا شیرازہ بکھیر دیں گے بلکہ ہر ممکن طریقے سے مادام بلیک کو بھی تلاش کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔'' جولیا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب اس مشن کی ٹیم کی لیڈر تم ہو۔ تم جسے اپنے ساتھ لے جانا چاہو لے جا سکتی ہو اور جسے ڈراپ کرنا چاہو کر سکتی ہو۔ اس سلسلے میں تم سب آپس میں میٹنگ کر لو۔ پھر اس میٹنگ کے فیصلے سے مجھے آگاہ کر دینا۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ مجھے تم سب کے لئے کیا کرنا ہے۔'' ——— ایکسٹو نے کہا۔

''اوکے چیف۔ تھینک یو چیف۔'' ——— جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''لو کر لو بات۔ انہوں نے تو مجھے خود ہی بال سے مکھن کی طرح نکال پھینکا ہے۔ میں تو یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ میں خود کو ان سے دور کیسے کروں۔'' ——— عمران نے مڑ کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو دوسری کرسی پر بیٹھا خاموشی سے سب باتیں سن رہا تھا۔

''بال سے مکھن نہیں مکھن سے بال نکالا جاتا ہے عمران صاحب۔'' ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک ہی بات ہے۔ مکھن سے بال نکالو یا بال سے مکھن۔ انہوں نے مجھے تو آؤٹ کر ہی دیا ہے نا۔'' ——— عمران نے

کہا۔

''تو اس میں برا منانے والی کون سی بات ہے۔ آپ خود بھی تو یہی چاہتے تھے۔'' ——— بلیک زیرو نے کہا۔

''میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو مارا گیا نا بے موت۔ جولیا میرے رقیب روسفید کے ساتھ کام کرے گی اور میں اس کے فراق میں یہاں بیٹھا مکھیاں ہی مارتا رہ جاؤں گا۔'' عمران نے رونی سی صورت بنا کر کہا۔

''کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں عمران صاحب۔'' ——— بلیک زیرو نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سنجیدہ بھی ہوں اور رنجیدہ بھی۔ تمہیں میری آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو دکھائی نہیں دے رہے کیا۔'' ——— عمران نے اسی انداز میں کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''مجھے تو دکھائی نہیں دے رہے۔'' ——— بلیک زیرو نے کہا۔

''تم اندھے ہو گئے ہو یا پھر تمہاری آنکھوں میں ککرے پڑ گئے ہیں۔ ارے یہ میرے دل کا خون ہے جو آنسو بن کر آنکھوں تک آ گیا ہے۔ تمہاری موجودگی میں یہ شرم کھا رہے ہیں ورنہ ابھی ان کا یہاں سیلاب آ جاتا اور جب تم اس سیلاب میں بہہ جاتے تب تمہیں ان کی موجودگی کا پتہ چلتا۔'' ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''مذاق مذاق میں آپ شاید میری باتیں گول کرنے کے چکر

میں ہیں۔" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گول تو میں ہو رہا ہوں پیارے اور جولیا کا کورا سا جواب سن کر مجھے چکر بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ میرا کچھ کرو ورنہ میں کسی خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح یہیں گر جاؤں گا۔" عمران نے کہا۔

"میں بھلا کیا کر سکتا ہوں۔" ——— بلیک زیرو نے بے چارگی سے کہا۔

"اور کچھ نہیں تو ایک کپ چائے ہی پلا دو۔ چائے پی کر میں اپنا غم غلط کر لوں۔" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی بنا کر لاتا ہوں۔" ——— بلیک زیرو نے کہا اور آپریشن روم سے نکل کر کچن میں چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ جیسے وہ اپنے لئے بھی کوئی لائحہ عمل تیار کرنا چاہتا ہو کہ آیا واقعی اس مشن پر اسے کام کرنا چاہیے یا واقعی سب کچھ اسے سیکرٹ سروس کے ممبران کی صوابدید پر چھوڑ دینا چاہیے۔

اولینڈ کے دارالحکومت روشن کے وسط میں ستار نامی ایک کلب میں اعلیٰ معیار کی شراب کے ساتھ کھلے عام منشیات کا بیوپار ہوتا تھا۔ اس کلب میں بدمعاشوں اور غنڈوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔ کلب کے منیجر کا نام تو کچھ اور تھا مگر اس کا مضبوط اور بھاری جسم سیاہ رنگت چہرے پر پرانے چیچک کے نشانات کے ساتھ اس کے چہرے پر زخموں کے بھی آڑے ترچھے نشان تھے۔ جس سے وہ بے حد بھیانک اور خوفناک دکھائی دیتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ہر وقت مکاری اور شیطانیت کی چمک رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اسے عام طور پر بلیک راسکل کہا جاتا تھا اور اسے یہ نام اس قدر پسند تھا کہ اس نے خود کو واقعی بلیک راسکل کہلوانا شروع کر دیا اور بلیک راسکل سچ مچ کا شیطان تھا۔

بلیک راسکل بے حد ہتھ چھٹ، بے رحم اور سفاک ترین انسانوں

میں شمار ہوتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر وہ اپنے مخالف کے ہاتھ
پاؤں توڑ دیتا تھا اور اگر اس کے کلب میں کوئی ناپسندیدہ شخص
آجاتا تو بلیک راسکل اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا۔
وہ ہمیشہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بات کرتا تھا۔

بلیک راسکل کے بھیانک پن، اس کی بے رحمی اور سفاکی کی
وجہ سے بڑے بڑے بدمعاش اور غنڈے بھی اس سے دور رہنا ہی
پسند کرتے تھے۔ اگر غلطی سے کوئی بلیک راسکل کے سامنے آجاتا تو
وہ فوراً اس سے کنی کترا جاتا تھا۔ بلیک راسکل کا نام شہر میں کسی
ہوّے کی طرح مشہور تھا۔ لیکن اس نے چونکہ بے حد معیاری کلب
بنا رکھا تھا اور وہاں آسانی سے ہر قسم کی منشیات کے ساتھ ساتھ
نایاب اور پرانی سے پرانی شراب بھی مل جاتی تھی۔ اس لئے
غنڈوں اور بدمعاشوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ طبقے کے لوگ بھی اس
کلب میں آتے جاتے رہتے تھے۔ اس کلب کا اعلیٰ معیار اور رکھ
رکھاؤ ہی لوگوں کو اپنی طرف راغب کرتا تھا اور ہر قسم کے لوگ
وہاں صرف اپنے مطلب کے لیے ہی آتے تھے اور ان کی یہی
کوشش ہوتی تھی کہ وہ کلب میں صرف انجوائے کریں اور ان میں
سے کسی سے وہاں ایسی کوئی بات نہ ہو جس سے شیر کو اپنے
پنجرے سے باہر آنا پڑے اور وہ شیر ظاہر ہے بلیک راسکل ہی تھا۔
بلیک راسکل اپنا زیادہ تر وقت اپنے کلب میں ہی گزارتا تھا۔
اس نے کلب کے تہہ خانے میں اپنا ایک بڑا اور شاندار آفس بنا

رکھا تھا۔

دوپہر کا وقت تھا بلیک راسکل اپنے آفس میں ہی موجود تھا۔ وہ
ایک بڑی اور شاندار انداز میں سجی ہوئی میز کے پیچھے آرام دہ کرسی
پر دھنسا بیٹھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ اس نے بات ختم کی
اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی
تھا کہ اچانک فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔" ——— بلیک راسکل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور
اپنے کان سے لگاتے ہوئے اپنے مخصوص پھاڑ کھانے والے لہجے
میں کہا۔

"گورسم بول رہا ہوں باس۔" ——— دوسری طرف سے ایک
سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ گورسم کلب کا کاؤنٹر مین تھا۔

"کیوں فون کیا ہے۔" ——— بلیک راسکل نے اسی لہجے میں
کہا۔

"باس۔ آپ سے ایک لیڈی ملنا چاہتی ہیں۔" ——— دوسری
طرف سے کاؤنٹر مین نے کہا۔

"لیڈی۔ کون ہے وہ۔ کیوں ملنا چاہتی ہے وہ مجھ سے۔"
بلیک راسکل نے چونک کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وہ اپنا نام لیڈی سارہ بتاتی ہیں باس اور کسی ایکس مین کا حوالہ
دے رہی ہیں۔" ——— کاؤنٹر مین نے کہا۔

"ایکس مین۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ۔" ——— بلیک راسکل نے

چونکتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے کاؤنٹر پر موجود ہیں باس۔" ——— کاؤنٹر مین نے کہا۔

"میری بات کراؤ اس سے۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔

"یس باس۔ یہ بات کریں۔" ——— کاؤنٹر مین نے کہا۔

"ہیلو۔" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نہایت مبہم اور سریلی سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بلیک راسکل سپیکنگ۔" ——— بلیک راسکل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیڈی سارتا بول رہی ہوں۔ مجھے تم سے ملنا ہے۔ ابھی۔ فوراً۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکس مین کے حوالے سے تمہاری کیا مراد ہے۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔

"کیا اس کے لئے عام ٹیلی فون پر بات کرنا ضروری ہے۔" دوسری طرف سے اس بار لیڈی سارتا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس۔ ٹھیک ہے۔ فون کاؤنٹر مین کو دو۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔

"یس سر۔" ——— چند لمحوں بعد دوبارہ کاؤنٹر مین کی آواز سنائی دی۔

"اس لیڈی کو میرے پاس بھیج دو۔" ——— بلیک راسکل نے

کہا اور اس نے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون ہو سکتی ہے یہ لیڈی سارتا۔ اور اس نے ایکس مین کا حوالہ کیوں دیا ہے۔ گلاسٹر نے تو کہا تھا کہ وہ جب بھی آئے گا خود میرے پاس آئے گا۔ پھر اس کا اس لیڈی سارتا کو یہاں بھیجنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔" ——— بلیک راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ براس ہوٹل۔" ——— رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر چار چھ سات کے مسٹر برمن سے میری بات کراؤ۔" بلیک راسکل نے کہا۔

"مسٹر برمن۔ میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔ مسٹر برمن اور ان کے تینوں ساتھی ابھی چند لمحے قبل اپنے کمروں سے باہر گئے ہیں۔ آپ مجھے اپنا نام اور اپنا پیغام بتا دیں۔ جیسے ہی وہ واپس آئیں گے میں انہیں بتا دوں گی۔" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"اوکے۔ وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ مسٹر بی آر سے بات کر لیں۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بدمعاش کے ساتھ ایک حسین و جمیل لڑکی اندر آ گئی۔ لڑکی کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ اس کے بال سنہری مائل

تھے۔ آنکھیں بڑی بڑی اور نیلگوں تھیں جن میں ذہانت اور فطانت کی تیز چمک تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔ بلیک راسکل نے حیرت سے اسے دیکھا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

بلیک راسکل نے اشارہ کیا تو لڑکی کے ساتھ آنے والے بدمعاش نے اثبات میں سر ہلایا اور الٹے قدموں کمرے سے باہر نکل گیا اور ساتھ ہی اس نے کمرے کا دروازہ بھی بند کر دیا۔

''تو تم ہو لیڈی سارتا۔'' ___ بلیک راسکل نے حیرت سے اس خوبصورت لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے لیڈی سارتا کا جو ذہن میں نقشہ بنایا تھا۔ اس نقشے کے مطابق اس لڑکی کو تو تیس چالیس سال کے لگ بھگ ہونا چاہیے تھا۔ اور اس کا رنگ و روپ بھی ڈھلکا ہوا ہونا چاہیے تھا۔ مگر لڑکی نہ صرف جوان تھی بلکہ حد سے زیادہ خوبصورت بھی تھی۔

''ہاں۔ کیوں۔ تمہارے خیال میں کیا میں لیڈی سارتا نہیں ہو سکتی۔'' ___ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھا تھا کہ لیڈی سارتا کوئی ادھیڑ عمر خاتون ہو گی مگر تم تو نہ صرف نوجوان ہو بلکہ حد سے زیادہ حسین بھی ہو۔'' ___ بلیک راسکل نے اس کی برملا تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تعریف کا شکریہ۔ کیا مجھے بیٹھنے کو نہیں کہو گے۔'' ___ لیڈی

سارتا نے دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔ بیٹھو۔'' ___ بلیک راسکل نے جلدی سے کہا۔ وہ واقعی لیڈی سارتا کے حسن میں اس قدر کھو گیا تھا کہ اسے خیال ہی نہیں آیا تھا کہ لیڈی سارتا بدستور کھڑی تھی۔

''تھینکس۔'' ___ لیڈی سارتا نے کہا اور پھر وہ اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے تیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

''کیا دیکھ رہی ہو۔'' ___ بلیک راسکل نے کہا اس کی نظریں بدستور لیڈی سارتا پر جمی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھوں میں ہوس کی تیز چمک پیدا ہو گئی تھی۔

''کچھ نہیں۔ تم نے آفس بڑے خوبصورت انداز میں سجا رکھا ہے۔'' ___ لیڈی سارتا نے کہا۔

''یس۔ یہ میرا شوق ہے۔ میں دنیا کی ہر خوبصورت چیز کو اپنے آفس کی زینت بنانا پسند کرتا ہوں۔'' ___ بلیک راسکل نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''تم شاید نہیں جانتے بلیک راسکل۔ بعض خوبصورت چیزیں عذاب بھی بن جایا کرتی ہیں۔'' ___ لیڈی سارتا نے اس کی طرف دیکھ کر تلخ اور قدرے زہریلے لہجے میں کہا۔

''مگر میں ایسا نہیں سمجھتا۔ بہرحال تم بتاؤ۔ ایکس مین سے تمہارا

کیا تعلق ہے اور تم یہاں کیوں آئی ہو۔"۔۔۔ اس کا زہریلا لہجہ سن کر بلیک راسکل نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"گلاسٹر۔ ٹیری۔ سارمن اور جیفرے کہاں ہیں۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ان چاروں کو بھی جانتی ہو۔"۔۔۔ بلیک راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں پوچھ رہی ہو ان کے بارے میں۔ مجھ سے زیادہ ایکس مین جانتا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر تمہیں یہاں ایکس مین نے بھیجا ہے۔ پھر تمہیں ان کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔"۔۔۔ بلیک راسکل نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شکوک کی پرچھائیاں سی نظر آنے لگی تھیں۔

"میں ڈائریکٹ گریٹ لینڈ سے آئی ہوں۔ ایکس مین نے مجھے تمہاری ٹپ دیتے ہوئے کہا تھا کہ تم ان کے بارے میں مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہیں۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ چند روز قبل وہ میرے پاس آئے ضرور تھے۔ مگر پھر چلے گئے تھے۔ کہاں گئے تھے اور وہ اب کہاں ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ دوبارہ ان سے

میرا کوئی رابطہ بھی نہیں ہوا۔"۔۔۔ بلیک راسکل نے کہا۔ لیڈی سارتا نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ بلیک راسکل دروغ گوئی سے کام لے رہا ہے۔ اس کے ہونٹوں پر دھیمی سی مگر انتہائی زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔

"کیوں آئے تھے وہ تمہارے پاس۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو۔ کیا تعلق ہے تمہارا ان سے۔" بلیک راسکل نے بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور اس کے لہجے میں بھی سرد مہری سی ابھر آئی تھی۔

"میرا ان سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ میں ان کے لئے ایکس مین کا ایک اہم پیغام لائی ہوں۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے کہا۔

"کیا پیغام ہے۔"۔۔۔ بلیک راسکل نے پوچھا۔

"یہ میں انہی کو بتاؤں گی۔"۔۔۔ لیڈی سارتا نے کہا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور ایک ہاتھ سے اس سے کھیلنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ تم جہاں رہتی ہو وہاں کا فون نمبر اور ایڈریس دے دو۔ اگر میرا گلاسٹر سے رابطہ ہوا تو میں اسے تمہارے بارے میں بتا دوں گا وہ خود ہی تم سے آ کر مل لیں گے۔"۔۔۔ بلیک راسکل نے کہا۔

"تو کیا تمہیں واقعی نہیں معلوم کہ وہ اب کہاں ہیں۔" لیڈی سارتا نے کہا۔

"نہیں۔" ــــــــ بلیک راسکل نے کہا۔ اور اسی لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر دوسری طرف جا گرا۔ لیڈی سارتا کا ہاتھ اچانک حرکت میں آیا تھا اور اس کے ہاتھ سے پیپر ویٹ نکل کر بلیک راسکل کے عین سر سے ٹکرایا تھا جس سے وہ چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسے یکلخت لیڈی سارتا اپنے سر پر نظر آئی جو فوراً اٹھ کر اس طرف آ گئی تھی۔ قریب پہنچتے ہی لیڈی سارتا کی لات چلی اور بلیک راسکل کو اپنے سر پر قیامت سی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر اندھیرا مسلط ہو گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اسے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑتے دیکھ کر لیڈی سارتا نے جھک کر اس کی گردن کے نیچے ہاتھ ڈالا اور اس کا کالر پکڑ کر اسے کرسی سے دوسری طرف کھینچ لیا۔ پھر اس نے بلیک راسکل کی گردن اور کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھالیا۔ وہ نرم و نازک سی لڑکی ، بھاری بھر کم بلیک راسکل کو یوں اٹھائے ہوئے تھی جیسے بلیک راسکل کا کوئی وزن ہی نہ ہو یا وہ گوشت پوست کی بجائے پلاسٹک کا گڈا ہو۔

لیڈی سارتا اسے اٹھا کر دوسری طرف لائی اور اسے کمرے کے دائیں طرف رکھے ہوئے صوفے پر ڈال دیا۔ پھر وہ تیزی

سے مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کے پاس آ گئی۔ اس نے فوراً دروازے کو لاک لگا دیا۔ دروازے کو لاک لگا کر وہ واپس بلیک راسکل کے پاس آ گئی۔ اس نے جیکٹ کی زپ کھول کر اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر باریک رسی کا گچھا نکالا اور جلدی جلدی اسے کھولنے لگی۔ پھر اس نے اس رسی سے بلیک راسکل کے ہاتھ پیر باندھنے شروع کر دیے۔ لیڈی سارتا نے ایک بار پھر بلیک راسکل کو اٹھایا اور صوفے پر بٹھا کر اسے صوفے پر باندھنا شروع کر دیا۔

اچھی طرح سے باندھ کر وہ پیچھے ہٹی۔ اس نے چند لمحے توقف کیا پھر اس نے بلیک راسکل کی ناک اور منہ پر ہاتھ جما کر اس کا سانس روک دیا۔ چند لمحوں بعد بلیک راسکل کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر لیڈی سارتا نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ خود کو رسیوں سے جکڑا ہوا پا کر بلیک راسکل کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ۔ یہ۔کیا۔یہ تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے۔" بلیک راسکل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا منہ کھلوانے کے لیے۔" ــــــــ لیڈی سارتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ بے حد سفاکانہ اور بے رحمانہ سی تھی۔ جسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے بلیک راسکل جیسے انسان کے چہرے

پر بھی خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''مم۔میری زبان کھلوانے کے لئے۔کیا مطلب۔'' ——— بلیک راسکل نے اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر خوف سے زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ وہ ہراساں نظروں سے لیڈی سارتا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کہاں ہیں۔'' ——— لیڈی سارتا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

''گریٹ لینڈ کے ایجنٹس۔تم۔تم کن ایجنٹس کی بات کر رہی ہو۔'' ——— بلیک راسکل نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کا سن کر ایک لمحے کے لئے اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

''میں گلاسٹر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔'' ——— لیڈی سارتا نے اسی انداز میں کہا۔

''کون گلاسٹر۔ میں کسی گلاسٹر کو نہیں جانتا۔ اور تم۔تم اس طرح مجھ سے کچھ پوچھنے والی کون ہوتی ہو۔تم نے مجھے یہاں جس طرح دھوکے سے باندھا ہے۔یہ حرکت تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔ یہ مت بھولو کہ تم اس وقت بلیک راسکل کے کلب میں ہو جہاں آنے کے تو کئی راستے ہیں مگر باہر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے جسے موت کا راستہ کہا جاتا ہے۔'' ——— بلیک راسکل نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''لیڈی سارتا موت کا دوسرا نام ہے اور موت اپنے راستے بناتا

جانتی ہے بلیک راسکل۔تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ میں تم سے جو پوچھ رہی ہوں۔ مجھے صاف صاف بتا دو ورنہ۔'' ——— لیڈی سارتا نے بھوکی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''ورنہ۔ورنہ کیا۔'' ——— اس بار بلیک راسکل نے بھی جواباً غراتے ہوئے کہا۔ اب اس نے خود کو مکمل طور پر سنبھال لیا تھا۔ اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے تھے اور اس کی آنکھوں میں خون کی سرخی عود کر آئی تھی۔ لیڈی سارتا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے جیکٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکال لی۔ اس بوتل کا منہ لمبوترا سا تھا اور اس کے سرے پر کارک لگا ہوا تھا۔ بوتل میں سبز رنگ کا سیال سا بھرا ہوا تھا۔ لیڈی سارتا نے لمبے ناخنوں سے کارک کو بوتل کے منہ سے نکال لیا۔

''یہ کیا ہے۔'' ——— بلیک راسکل نے کہا جو آنکھیں پھاڑے حیرت سے اس بوتل میں موجود سیال کو دیکھ رہا تھا۔

''تیزاب۔'' ——— لیڈی سارتا نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تیزاب۔'' ——— بلیک راسکل نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''ہاں۔یہ ایک ایسا تیزاب ہے جس سے فولاد بھی ایک لمحے میں موم کی طرح پگھل جاتا ہے۔'' ——— لیڈی سارتا نے کہا۔

"اوہ۔ مگر۔" ——— بلیک راسکل نے خوف سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"جس تیزاب سے فولاد کو پگھلایا جاسکتا ہو اسے اگر کسی انسانی جسم پر ڈال دیا جائے تو خود ہی سوچو اس انسان کا کیا حشر ہوگا۔" لیڈی سارتا نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"آخر تم ہو کون اور یہ سب کیوں کر رہی ہو۔" ——— بلیک راسکل نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اپنے بارے میں بتا چکی ہوں۔ اور میں تم سے صرف گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ مجھے ان کا پتہ بتا دو۔ تو میں یہاں سے چپ چاپ واپس چلی جاؤں گی۔ دوسری صورت میں اس تیزاب کو میں تمہارے جسم پر اس وقت تک ڈالتی رہوں گی جب تک تم اپنی زبان نہیں کھول دیتے۔" ——— لیڈی سارتا نے کہا۔

"مگر تم ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا تعلق ایکس مین سے ہے۔ تم اگر ایکس مین کے توسط سے آئی ہو تو تمہیں ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہونا چاہیے۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔

"میرا تعلق گریٹ لینڈ سے نہیں اولینڈ سے ہے اور میں ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم سے وابستہ ہوں۔ جس کا نام ریڈ فاکس ہے۔" ——— لیڈی سارتا نے کہا تو ریڈ فاکس کا نام سن کر بلیک

راسکل کی آنکھیں خوف سے اور زیادہ پھیل گئیں۔

"ریڈ فاکس گروپ۔ تت۔ تم ریڈ فاکس گروپ سے تعلق رکھتی ہو۔" ——— بلیک راسکل نے کہا۔

"تعلق۔ ہونہہ۔ صرف تعلق نہیں۔ میں خود ہوں ریڈ فاکس۔" لیڈی سارتا تو میرا فرضی نام ہے۔ اصل نام ریڈ فاکس ہے۔ ریڈ فاکس نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ تم۔ تم ریڈ فاکس نہیں ہوسکتی۔ ریڈ فاکس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ انسانوں کو بھوکی شیرنیوں کی طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ وہ لومڑیوں کی طرح چالاک اور انتہائی خونخوار، درندہ صفت اور بھیانک ہیں۔ مگر تم تو بے حد معصوم اور عام سی لڑکی نظر آرہی ہو۔" ——— بلیک راسکل نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی یقین نہ آرہا ہو کہ اس قدر حسین اور معصوم نظر آنے والی لڑکی ریڈ فاکس ہوسکتی ہے۔ جس کی درندہ صفتی کی شہرت اولینڈ کے ساتھ ساتھ گریٹ لینڈ سمیت یورپ کے تمام ممالک میں پھیلی ہوئی تھی۔

"تمہیں شاید میرا جملہ یاد نہیں۔" ——— ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا جملہ۔" ——— بلیک راسکل نے چونک کر کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ بعض خوبصورت چیزیں عذاب کا

باعث بھی بن سکتی ہیں۔" ـــــ ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ کہا تھا تم نے۔" ـــــ بلیک راسکل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر اس سے پہلے کہ میں تمہارے لئے مصیبت اور عذاب کا باعث بن جاؤں۔ اپنی زبان کھول دو۔" ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

"مگر تم ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو۔" ـــــ بلیک راسکل نے کہا۔

"بس بلیک راسکل تم بہت بول چکے۔ اب بس۔ اب مجھے ان کے بارے میں بتاؤ۔ ورنہ میں یہ سارا تیزاب تمہارے جسم پر ڈال دوں گی۔" ـــــ ریڈ فاکس نے سر جھٹک کر اس بار بڑے غصیلے لہجے میں کہا جیسے وہ بلیک راسکل سے مسلسل باتیں کر کے زچ ہو گئی ہو۔

"میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" ـــــ بلیک راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی۔" ریڈ فاکس نے کہا۔ اس نے اچانک ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ٹیڑھی کر دی۔ بلیک راسکل نے بوکھلا کر اپنا سر پیچھے کر لیا مگر بوتل سے نکلنے والا قطرہ اس کے گھٹنے پر پڑا۔ ایک لمحے کے لئے قطرہ پتلون میں

جذب ہوا پھر وہاں سے دھواں سا نکلا۔ دوسرے لمحے بلیک راسکل کی آنکھیں پھٹ پڑیں۔ اس کا منہ کھلا اور پھر اس کے منہ سے جیسے چیخوں کا طوفان سا بہہ نکلا۔ اس کی پتلون کے ساتھ ساتھ اس کا گھٹنا بھی جھلس گیا تھا۔ وہاں سے مسلسل دھواں اٹھ رہا تھا اور بلیک راسکل کے گھٹنے سے بلبلے سے اٹھنے لگے تھے۔

"تیزاب کا یہ قطرہ تمہارے گھٹنے کی ہڈی میں سوراخ بناتا ہوا تمہارے پیر کی ہڈی کے آخری سرے تک پہنچ جائے گا بلیک [illegible]ل۔" ـــــ ریڈ فاکس نے کہا اور اس نے اس کے دوسرے [illegible] بھی تیزاب ڈال دیا اور بلیک راسکل کی چیخوں سے [illegible] کی چھت اڑنے لگی۔ ریڈ فاکس نے آتے ہی یہ دیکھ لیا تھا کہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ بلیک راسکل جتنا مرضی چیخے چلائے مگر اس کی آوازیں کمرے سے باہر نہیں جا سکتی تھیں۔ اس لئے ریڈ فاس کو اس کی چیخیں سن کر کوئی تردد نہیں ہو رہا تھا۔

"ابھی تو میں نے تمہارے دونوں پاؤں جلائے ہیں بلیک راسکل۔ سوچو اگر اس تیزاب کا ایک قطرہ میں تمہارے سر پر ڈال دوں تو تمہارا کیا حشر ہوگا۔" ـــــ ریڈ فاکس نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی سفاکی اور خوفناک پن آ گیا تھا۔

"رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مم۔ میں۔ میں۔"

بلیک راسکل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم خوف اور تکلیف کی شدت سے بری طرح سے کانپ رہا تھا اور کمرے میں انسانی گوشت کے جلنے کی سرانڈ سی پھیلتی جا رہی تھی۔

''ارے۔بس۔ابھی تو میں نے صرف دو قطرے ڈالے ہیں اور تمہارا یہ حال ہو رہا ہے۔ میں تو سوچ رہی تھی جب تک میں تمہارے جسم پر ساری بوتل نہیں انڈیل دوں گی تم کچھ نہیں بولو گے۔'' ——— ریڈ فاکس نے انتہائی طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ خوفناک عذاب ہے۔ تیزاب آگ بن کر میری ہڈیوں میں اترتا جا رہا ہے۔مم۔ میں اس تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تم واقعی ظالم ہو بے حد ظالم۔'' ——— بلیک راسکل نے خوف سے تھرتھراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو ابتدا ہے۔تم نے میرا ظلم دیکھا کہاں ہے۔ دیکھ لو تو تمہاری روح تک کانپ اٹھے۔'' ——— ریڈ فاکس نے سفاکی سے مسکرا کر کہا۔

''نن۔نہیں۔نہیں۔ میرے لئے یہی بہت ہے۔ میں۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔'' ——— بلیک راسکل نے کہا۔

''گڈ۔ عقلمند ہو۔ بولو۔'' ——— ریڈ فاکس نے کہا۔ اس نے بوتل بدستور ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔

''گلاسٹر اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ براس ہوٹل میں ہے۔'' بلیک راسکل نے کہا۔ وہ بمشکل اپنی تکلیف برداشت کرتے ہوئے

بول رہا تھا۔

''کمرہ نمبر۔'' ——— ریڈ فاکس نے پوچھا۔

''گلاسٹر کا کمرہ نمبر چار سو سرسٹھ ہے۔باقیوں کا میں نہیں جانتا۔'' بلیک راسکل نے کہا۔

''ان کے حلیے بتاؤ۔'' ——— ریڈ فاکس نے کہا تو بلیک راسکل اسے گلاسٹر اور اس کے ساتھیوں کے حلیے بتانے لگا۔ اس دوران ریڈ فاکس نے بوتل پر کارک لگا کر اسے دوبارہ جیب میں رکھ لیا تھا۔

''تھینک یو۔ بلیک راسکل۔میرے لئے بہت ہے یہ سب۔ اب میں خود ہی ان تک پہنچ جاؤں گی۔تم نے سب کچھ سچ سچ بتا کر اپنی موت آسان بنالی ہے۔'' ——— ریڈ فاکس نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک راسکل بری طرح سے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کک۔کیا مطلب۔تت تم نے تو کہا تھا کہ تم سب کچھ بتانے پر مجھے چھوڑ دو گی۔'' ——— بلیک راسکل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے بلیک راسکل۔ ریڈ فاکس جو کہتی ہے ہمیشہ اس کا الٹ کرتی ہے۔'' ——— ریڈ فاکس نے کہا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل نظر آیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک راسکل کچھ کہتا ریڈ فاکس نے اچانک ٹریگر

دبادیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ بلیک راسکل کے جسم کو
یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے لگے اور پھر اس کا جسم ساکت اور آنکھیں
بے نور ہوتی چلی گئیں۔

جولیا اور اس کے ساتھ اس کے چار ساتھی ایک جمبو جیٹ
طیارے میں سوار تھے اور یہ طیارہ برق رفتاری سے اولینڈ کی طرف
اڑا جا رہا تھا۔

جولیا نے ممبران کے ساتھ میٹنگ کر کے اس مشن پر کام کرنے
کے لئے چار ساتھیوں کو چن لیا تھا جو اس مشن پر کام کرنے کے
لئے اس کے صحیح طور پر معاون ثابت ہو سکتے تھے۔ ان میں صفدر،
تنویر، کیپٹن شکیل اور کراسٹی شامل تھے۔ اس نے باقی ممبران کو
صرف اس لئے ڈراپ کیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ زیادہ بھیڑ بھاڑ
نہیں رکھنا چاہتی۔ اس کا کہنا تھا کہ تیز رفتار اور خطرناک مشن میں
جتنے کم افراد ہوں گے بہتر ہوں گے کیونکہ وہ کام زیادہ تیزی اور
لگن سے کرتے ہیں۔ زیادہ افراد کی صورت میں انہیں باقاعدہ
پلاننگ اور دیکھ بھال کرنا پڑتی تھی اور پھر جب ساتھی ادھر ادھر بکھر

جاتے تھے یا زخمی ہو جاتے تھے تو ان کی پریشانی سے الگ دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اس لئے جولیا چاہتی تھی کہ وہ کم سے کم ساتھی ساتھ لے جائے گی اور تیز رفتاری سے جلد سے جلد اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس پر صالحہ، خاور، نعمانی اور چوہان نے اعتراض کیا تھا لیکن عمران کو ٹیم سے الگ کرنے کے بعد جولیا کے لہجے میں خاصا روکھا پن آ گیا تھا۔ اس نے ڈپٹی چیف بن کر انہیں اپنے مشن سے الگ کیا تھا جس پر تھوڑی سی بحث و تکرار کے بعد وہ خاموش ہو گئے تھے۔ پھر جولیا نے چیف کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔ چیف نے چونکہ سارا اختیار پہلے ہی جولیا کو دے دیا تھا اس لئے اسے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا پھر چیف نے انہیں واپس جانے کا کہا اور کہا کہ وہ جلد سارے انتظامات کر کے انہیں مطلع کر دے گا پھر وہ اپنی ٹیم کے ساتھ اولینڈ جا سکتی ہے۔

اگلے دو روز بعد چیف نے جولیا کو ایئر پورٹ پہنچنے کی ہدایات دیں۔ چیف کے کہنے پر جولیا اپنی مخصوص ٹیم کے ہمراہ ائیر پورٹ پہنچ گئی اور پھر اگلے چند گھنٹوں بعد وہ اولینڈ جانے والی مخصوص فلائیٹ میں سوار تھے اور فلائیٹ انہیں اولینڈ کی طرف لئے رواں دواں تھی۔

جولیا کے ساتھ والی سیٹ پر کراسٹی تھی۔ اس کے پیچھے تنویر اور صفدر تھے جبکہ کیپٹن شکیل دوسری رو میں سب سے آخری سیٹ پر بیٹھا تھا۔

مختصر سی ٹیم لے جانے اور خاص طور پر عمران کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے صفدر، کیپٹن شکیل اور کراسٹی خاموش تھے جبکہ عمران کے ساتھ نہ ہونے سے تنویر خاصا مسرور دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ کراسٹی کو اس کی سیٹ سے اٹھا کر خود جولیا کے ساتھ والی سیٹ پر آ بیٹھتا۔

کراسٹی کی شکل چونکہ جولیا سے ملتی جلتی تھی۔ اس لئے جولیا کے کہنے پر اس نے ہلکا پھلکا میک اپ کر لیا تھا اور خود جولیا اور اس کے باقی ساتھی بھی میک اپ میں تھے۔

''مس جولیا۔ کیا میں آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہوں۔'' اچانک کراسٹی نے جولیا سے کوڈ زبان میں مخاطب ہو کر کہا جو نہ جانے کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

''پوچھو۔ اور یہ تم نے مجھے مس جولیا کیوں کہا ہے۔ تم تو مجھے صرف جولیا کہتی ہو۔'' ـــــ جولیا نے چونک کر کہا۔

''اس وقت آپ ہماری ٹیم کی لیڈر ہیں مس جولیا۔ دوسروں کی طرح آپ کی عزت اور تکریم میرا بھی فرض ہے۔'' ـــــ کراسٹی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے لہجے میں روکھا پن اور قدرے سرد مہری بھی ہے۔ کیا یہ بھی میری عزت اور تکریم ہے۔'' ـــــ جولیا نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ سے نارمل انداز میں بات

کر رہی ہوں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے اسی انداز میں کہا۔

"بہرحال۔ کہو۔ کیا پوچھنا ہے تمہیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ کراسٹی کے بدلے ہوئے لہجے اور انداز کو بخوبی سمجھ رہی ہو۔ جولیا نے عمران کو جس طرح ٹیم کی لیڈری سے نکالا تھا اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کو اس مشن سے ڈراپ کیا تھا۔ اس وقت اس کے لہجے میں جو سرد اور روکھا پن تھا اس لئے شاید کراسٹی نے بھی اپنا انداز بدل لیا تھا اور اب وہ جولیا کو محض ایک ٹیم لیڈر کے طور پر قبول کر رہی تھی۔

"ٹیم میں زیادہ بھیڑ بھاڑ نہ ہونے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن آپ نے اس بار خاص طور پر عمران صاحب کو کیوں اس مشن پر ساتھ نہیں لیا۔ آپ جانتی ہیں نا کہ عمران صاحب کے ساتھ ہونے سے نہ صرف ٹیم کا مورال بلند رہتا ہے بلکہ کسی بھی مشن میں کامیابی کے چانس کئی گنا بڑھ جاتے ہیں بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گی کہ عمران صاحب کے ساتھ ہونے سے کامیابی سو فیصد ہمارا مقدر بن جاتی ہے۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"اچھا تو تم نے اور باقی سب نے عمران کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح منہ بنا رکھے ہیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ایسی بات نہیں ہے۔ عمران صاحب کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے یہ سفر اور مشن پھیکا پھیکا سا اور بدمزہ سا لگ رہا ہے۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کھلے دل سے کہا۔

"کہیں تمہارے کہنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ عمران کے ساتھ نہ ہونے سے ہم اس مشن پر کام ہی نہیں کر سکیں گے۔"۔۔۔۔ جولیا نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ جب عمران صاحب ہمارے ساتھ ہوتے ہیں تو وہ ہنسی مذاق سے ہمارا دل بہلاتے رہتے ہیں۔ کسی بھی مشن پر کام کرتے ہوئے وہ ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہونے دیتے کہ ہم کسی خطرناک مشن کو پورا کرنے جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"یعنی تم اس کی احمقانہ حرکتوں سے خوش ہوتی ہو۔"۔۔۔۔ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"میں ہی کیا۔ سب ہی ان سے خوش ہوتے ہیں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے فوراً کہا۔

"سوائے میرے۔"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ خوش نہیں ہوتیں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ تم صرف اس لئے ناخوش ہو کہ ہمارے درمیان مزاحیہ باتیں کرنے والا عمران نہیں ہے۔ یا کوئی اور بات ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ایک بات اور بھی ہے۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

''کیا۔ وہ بھی کہہ دو۔''______ جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ بے حد ذہین انسان ہیں۔ وہ ہر قسم کی سچوئیشن کو کنٹرول کرنے کی خداداد صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ مشن مکمل کرنے کے لئے وہ جو پلاننگ کرتے ہیں وہ بے داغ اور انتہائی فول پروف ہوتی ہے۔ اور بے شمار ایسے مواقع آئے ہیں جب انہوں نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو یقینی موت سے بچا لیا تھا۔''______ کراسٹی نے کہا۔

''غلط کہہ رہی ہو۔ عمران ہمیں بچانے والا کون ہوتا ہے۔ ہمیں بچانے والی اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے۔ جب تک اللہ کو ہماری زندگی مقصود رہے گی ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔ زندگی کے ساتھ کامیابی سے بھی ہمکنار کرنے والی وہی ذات ہے۔''______ جولیا نے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر۔''______ کراسٹی نے کہنا چاہا۔

''بس۔ میں اور کچھ نہیں سننا چاہتی۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔''______ جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو کراسٹی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہوگئی۔ اسی لمحے جہاز کے سپیکر آن ہو گئے اور جہاز کے کیپٹن کی آواز سنائی دینے لگی۔

''محترم خواتین و حضرات، فلائیٹ تھری تھری سکس کا کیپٹن یوسک آپ سے مخاطب ہے۔ براہ کرم توجہ سے میری بات سنیں۔ ہماری فلائیٹ اس وقت اٹھارہ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے اور ہم اس

وقت اولینڈ سے تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر ہیں۔ لیکن ہمیں ابھی ابھی اولینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ اولینڈ کا موسم بے حد خراب ہے۔ ہر طرف گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بجلیوں کے کڑکنے کے ساتھ ساتھ تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ جس سے ہم فلائیٹ اولینڈ کے کسی بھی شہر کے ایئر پورٹ کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ اس لئے بہ امر مجبوری ہم فلائیٹ گیاسن جزیرے کی طرف لے جارہے ہیں۔ ہمیں چند گھنٹے گیاسن جزیرے پر ٹھہرنا پڑے گا اس کے بعد موسم کے بہتر ہوتے ہی ہم آپ سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیں گے۔ امید ہے آپ اس غیر متوقع صورتحال میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ شکریہ۔''______ ان الفاظ کے ساتھ ہی سپیکر آف ہو گئے۔ یہ اعلان سنتے ہی جہاز میں موجود مسافر آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا کہتی ہیں مس جولیا۔ کیا یہ اعلان غیر متوقع نہیں۔'' کراسٹی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔''______ جولیا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''آپ بڑے مبہم سے انداز میں جواب دے رہی ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ۔''______ کراسٹی نے کہا۔

''ابھی بتاتی ہوں۔''______ جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

جیسے ہی وہ اٹھی اسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس تیز تیز چلتی ہوئی اس کے پاس آ گئی۔

"مس پلیز۔ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ جہاز چند ہی لمحوں میں لینڈ کرنے والا ہے۔"____ ایئر ہوسٹس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سوری ایمرجنسی ہے۔ میں واش روم میں جانا چاہتی ہوں۔" جولیا نے کہا اور سیٹ سے نکل کر جہاز کے پچھلے حصے کی طرف چل پڑی۔ ایمرجنسی کا سن کر ایئر ہوسٹس خاموش ہو گئی تھی۔ پھر جولیا اگلے دس منٹوں بعد واپس آ گئی۔ کیپٹن شکیل اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جولیا نے آئی کوڈ میں اسے اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر جولیا نے صفدر اور تنویر کو بھی آئی کوڈ میں کچھ بتایا اور واپس اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"کیا کہا ہے چیف نے۔"____ اس کے بیٹھتے ہی کراسٹی نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں چیف سے بات کرنے گئی تھی۔" جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے آپ لوگوں کے ساتھ زیادہ تو کام نہیں کیا مگر پھر بھی میں آپ کی عادات سے کافی حد تک واقف ہو چکی ہوں۔ آپ کسی بھی صورت میں ایمرجنسی کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو آپ پہلے اٹھ جاتیں۔ کیپٹن کے اعلان کے بعد اٹھنے

کا مطلب صاف ہے کہ آپ چیف کو صورتحال سے آگاہ کرنے جا رہی تھیں۔"____ کراسٹی نے کہا تو اس کی ذہانت پر جولیا بے اختیار دل ہی دل میں اسے داد دینے لگی۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ میں چیف سے بات کرنے گئی تھی۔"____ جولیا نے کہا۔

"جہاز میں کوئی ٹرانسمیٹر کام نہیں کرتا۔ پھر آپ نے چیف سے بات کیسے کر لی۔"____ کراسٹی نے کہا۔

"میں اپنے ساتھ آر ٹی ایس مائیک لائی ہوں۔ اس مائیک اور اس کے سسٹم سے کی جانے والی کال سے جہاز کے کسی فنی سسٹم پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی اس کال کو کسی طرح روکا اور چیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ خصوصی آلہ چیف نے مجھے خاص طور پر دیا تھا جسے میں نے اپنی واچ کے پچھلے حصے میں چھپا رکھا ہے۔"____ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کہا ہے چیف نے۔"____ کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میری کال کے دوران چیف نے اولینڈ میں بات کی تھی۔ اولینڈ کا موسم خراب نہیں ہے۔"____ جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کراسٹی کے چہرے پر شدید حیرانی لہرانے لگی۔

"مطلب۔ جہاز کو جان بوجھ کر گیاسن کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔"____ کراسٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" ـــــ جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اور ایسا شاید ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔" کراسٹی نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یقینی بات ہے۔ کسی اور وجہ سے صاف موسم کے باوجود اولینڈ کے بجائے جہاز کو گیاسن جزیرے کی طرف لے جانے کا اور کیا مقصد ہوسکتا ہے۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کہا ہے چیف نے۔" ـــــ کراسٹی نے پوچھا۔

"میں نے چیف سے صرف اولینڈ کے موسم کے بارے میں جاننے کے لئے کال کی تھی۔ آگے جو کرنا ہے وہ ہم خود کریں گے۔ اس کے لئے چیف نے ہمیں پہلے ہی فری ہینڈ دے رکھا ہے۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے۔ گیاسن جزیرے پر ہمارے ساتھ کیا ہوسکتا ہے۔کیا ہم پر حملہ کیا جائے گا یا ہمیں پکڑنے کی کوشش کی جائے گی۔" ـــــ کراسٹی نے پوچھا۔

"دونوں ہی باتیں ممکن ہیں۔ میں نے دوسرے ساتھیوں کو محتاط رہنے کا اشارہ کر دیا ہے۔تم بھی احتیاط کرنا۔ جو ہوگا ہم اس وقت حالات کے تحت اقدام کریں گے۔" ـــــ جولیا نے کہا تو کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ائیر ہوسٹس نے انہیں سیٹ بیلٹس باندھنے کے لئے کہا اور پھر جہاز کے کیپٹن کی طرف سے گیاسن ائیر پورٹ پر جہاز کے لینڈنگ کے بارے میں بتایا جانے

لگا۔

اگلے آدھے گھنٹے بعد ان کا جہاز نہ صرف ایک عارضی انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر لینڈ کر چکا تھا بلکہ جہاز کے دروازے بھی کھول دیئے گئے تھے اور جہاز کے دروازوں پر سیڑھیاں بھی لگا دی گئیں۔ پھر تمام پسنجر کو باہر لایا گیا اور ان کو بڑی بڑی بسوں میں بٹھا کر ٹرمینل کی طرف پہنچا دیا گیا۔

ٹرمینل لاؤنج سے ان میں سے کسی کو بھی باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ ٹرمینل لاؤنج کے ساتھ ہی ایک خوبصورت اعلیٰ ریسٹورنٹ تھا مگر جولیا نے ان سب کو ریسٹورنٹ میں جانے سے روک دیا تھا۔ زیادہ تر مسافر کھانے پینے کے لئے ریسٹورنٹ میں چلے گئے تھے مگر سیکرٹ سروس کے ممبران سمیت کئی مسافر ٹرمینل میں ہی رک گئے تھے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک جولیا کو اپنی ناک میں ناگوار سی بو کا احساس ہوا۔ اس نے فوراً اپنا سانس روک لیا مگر شاید دیر ہو چکی تھی۔ اسی لمحے اس کا سر زور سے چکرایا اور پھر اس کے دماغ پر اندھیرے کی چادریں سی تنتی چلی گئیں۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے۔ ایسا ہی ایک جگنو جولیا کے دماغ میں چمکا اور بتدریج بڑا ہوتا چلا گیا۔

چند ہی لمحوں میں جولیا کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آ کر چند لمحے وہ خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا۔

وہ یہ دیکھ کر پریشان سی ہوگئی کہ نہ صرف وہ بلکہ اس کے سارے ساتھی ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے اور وہ سب راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ شاید انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ جولیا کے دائیں طرف کراسٹی تھی جبکہ اس کے بائیں طرف صفدر اس سے آگے تنویر اور سب سے آخر میں کیپٹن شکیل تھا۔ وہاں ایسی اور بھی کرسیاں موجود تھیں جو خالی تھیں۔ ان کے ہاتھوں کے ساتھ پیروں کو بھی کرسی کے ساتھ کلپڈ کر دیا گیا تھا۔ وہ سوائے سر کے اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہیں دے سکتے تھے۔

ہوش میں آتے ہی جولیا کو یاد آگیا کہ کیا ہوا تھا۔ جس طرح جہاز کو ہنگامی طور پر اولینڈ کی بجائے جزیرہ گیاسن میں لینڈ کیا گیا تھا۔ وہیں سے اس کا ماتھا ٹھنک گیا تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا ہے۔ اس نے ایک سپیشل ڈیوائس سے واش روم میں جا کر چیف سے بات کی تھی جس نے اسے فوراً بتا دیا تھا کہ اولینڈ کا موسم صاف ہے۔ اس جہاز کو یقینی طور پر انہیں ٹریپ کرنے کے لئے جزیرہ گیاسن کی طرف لے جایا گیا ہے جو اولینڈ کا ہی مقبوضہ تھا۔ اس جزیرے پر بھی ایک شہر آباد تھا۔ چیف نے انہیں محتاط رہنے کا حکم دیا تھا۔ جہاز کی لینڈنگ تک کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ٹرمینل تک تمام معاملات اور حالات بالکل کلیئر دکھائی دے رہے تھے۔ لوگ ٹرمینل لاؤنج سے ملحقہ ریسٹورنٹ

میں جا رہے تھے لیکن جولیا نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ریسٹورنٹ میں جانے سے روک دیا تھا۔ جہاز کو اگر واقعی خاص طور پر ان کے لیے جزیرہ گیاسن میں لینڈ کیا گیا تھا تو انہیں وہاں ہر طرح سے احتیاط برتنا تھی۔ ریسٹورنٹ میں جا کر لامحالہ وہ مشروب یا کافی منگواتے جن میں بے ہوشی کی دوا بھی ملائی جا سکتی تھی۔ اسے کسی بھی طرف سے حملے کا خدشہ تھا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ ٹرمینل لاؤنج میں شاید کوئی زود اثر گیس پھینکی گئی تھی جس نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو آن واحد میں بے ہوش کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ سب یہاں موجود تھے۔

وہ اب کہاں تھے۔ اور انہیں کون یہاں لایا تھا اور اس طرح ان سب کو راڈز والی کرسیوں پر کیوں جکڑا گیا تھا جولیا اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ لیکن وہاں صرف وہ اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس سے جولیا کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ان سب کو پہچان لیا گیا تھا۔ لیکن انہیں کیسے پہچانا گیا تھا۔ ان کا میک اپ چیک کیا گیا تھا یا پھر ان کے بارے میں انہیں پہلے سے ہی انفارمیشن حاصل تھی۔ جولیا نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بدستور میک اپ تھا۔

ابھی جولیا یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اس نے صفدر کی کراہ سنی۔ دوسرے لمحے صفدر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ خود کو بدلے ہوئے ماحول میں دیکھ کر چونک پڑا۔

"ارے۔ یہ کیا۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ اور یہ سب۔ یہ سب کیا ہے۔" ____ صفدر نے ہوش میں آکر بوکھلانے کی جاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ اسے اداکاری کرتے دیکھ کر جولیا کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

"مم۔ میں بھی پریشان ہوں مسٹر۔ نہ جانے ہمیں یہاں کون لایا ہے اور ہمیں اس طرح یہاں لا کر کیوں جکڑا گیا ہے۔" جولیا نے عام لڑکیوں کی طرح انتہائی خوفزدہ اور پریشان کن لہجے میں کہا۔ چند ہی لمحوں میں دوسرے ممبران کو بھی ہوش آ گیا۔ ہوش میں آکر انہیں بھی ساری سچویشن سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی۔ وہ سب ایک دوسرے سے لاتعلق ڈرے ڈرے سے اور بے حد پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

"مم۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے جہاز کو ہائی جیک کر لیا گیا ہے اور ہمیں ہائی جیکروں نے یہاں لا کر باندھ دیا ہے۔" ____ کراسٹی نے بھی خوفزدہ ہونے کی بھرپور اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"ہائی جیک۔ لیکن ہم تو ٹرمینل میں تھے۔" ____ تنویر نے کہا۔

"شاید وہاں سے ہمیں اغوا کیا گیا ہو۔" ____ صفدر نے کہا۔

"لیکن ہم یہاں پانچ کیوں ہیں۔ جہاز کے باقی مسافر کہاں گئے۔" ____ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شاید دوسرے مسافروں کو الگ الگ مقامات پر رکھا گیا ہو۔" ____ جولیا نے کہا۔

"لیکن ہمیں اغوا کرنے والے کون ہو سکتے ہیں۔ جہاز کو ہائی جیک کیا جاتا تو اور بات تھی مگر ٹرمینل اور وہ بھی ایئر پورٹ سے بھلا اغوا کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ایئر پورٹ کی انتظامیہ اور سکیورٹی فورس نے ہمیں بچانے کی کوشش کیوں نہیں کی۔" ____ صفدر نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ سب بظاہر اپنا اپنا راگ الاپ رہے تھے مگر وہ آئی کوڈ میں ایک دوسرے سے باتیں بھی کر رہے تھے۔

"ہم سب کو باقاعدہ ٹریپ کر کے یہاں لایا گیا ہے۔" جولیا نے ان سے آئی کوڈ میں کہا۔

"لیکن ہمیں انہوں نے پہچان کیسے لیا۔ ہم سب میک اپ میں ہیں اور ہمارے میک اپ بدستور قائم ہیں۔" ____ کراسٹی نے کہا۔

"کیٹ سینڈیکیٹ کوئی معمولی سینڈیکیٹ نہیں ہے۔ اگر وہ اولینڈ کے ایک پورے شہر پر قبضہ کر سکتے ہیں تو پھر ان کے پاس جدید سائنسی نظام ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے انہوں نے کسی سائنسی طریقے سے ہمارے میک اپ چیک کر لئے ہوں۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہماری اور کوئی انفارمیشن ان کے پاس ہونا ناممکن سی

بات لگتی ہے۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا اگر کیٹ سینڈیکیٹ نے ہمیں مارک کر لیا تھا تو وہ ہمیں جزیرہ گیاسن میں کیوں لائے تھے اور پھر اس طرح ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لا کر باندھنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ایسا دو ہی صورتوں میں ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سی صورتوں میں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ممکن ہے انہوں نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے ہوں۔ لیکن شاید ان کے لئے ابھی یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے بھی یا نہیں۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ ہمیں جان بوجھ کر یہاں لا کر اور زندہ رکھ کر ہمارے مزید ساتھیوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہوں۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مزید ساتھی۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ انہیں یہ تو کنفرم نہیں ہوگا کہ ان کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا کے صرف پانچ ایجنٹس ہی آئے ہوں گے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ لیکن ابھی تو یہ طے ہونا باقی ہے کہ ہمیں یہاں کیٹ سینڈیکیٹ کی ایماء پر لایا گیا ہے یا ہمیں یہاں لانے

والے کوئی اور ہیں۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیٹ سینڈیکیٹ کے سوا یہ کام اور کون کر سکتا ہے۔ جس طرح ہمیں یہاں لایا گیا ہے اس سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ کیٹ سینڈیکیٹ کے ہاتھ کس قدر لمبے ہیں۔ طیارے کو اولینڈ سے جزیرہ گیاسن کی طرف لے جانا اور پھر گیاسن جزیرے کے ائیر پورٹ، انتظامیہ اور سکیورٹی فورسز کی موجودگی میں ہمیں وہاں سے نکال لانا۔ یہ اس قدر آسان کام نہیں ہے۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ان کے ہاتھ واقعی بہت لمبے ہیں۔ بہرحال ہم سب اسی طرح پریشان ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہیں۔ جب تک ساری صورتحال واضح نہیں ہو جاتی۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر وہ اسی طرح پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد اچانک کمرہ کا اکلوتا دروازہ کھلا جو ان کے بالکل سامنے تھا۔ دروازے سے ایک خوبصورت لڑکی اندر آ گئی۔ اس نے نیلے رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے بال اخروٹی اور کاندھوں تک تراشیدہ تھے۔ اس کی آنکھیں نیلی تھیں جن کی چمک سے انہوں نے صاف اندازہ لگا لیا تھا کہ اس نے لینز لگا رکھے ہیں۔ البتہ اس کے چہرے پر میک اپ نہیں تھا۔ اس کے دونوں کاندھوں پر نیلے رنگ کی بلیوں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں جو اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ سب واقعی کیٹ سینڈیکیٹ کی ہی قید

میں ہیں۔ لڑکی اکیلی ہی اندر آئی تھی۔ اس کے ہاتھ خالی تھے اور اس کے پہلوؤں میں بھی کوئی ہولسٹر یا اسلحہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تو تم سب کو ہوش آ گیا۔" ____ لڑکی نے ان کے سامنے آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور ہمیں اس طرح یہاں لا کر کیوں باندھا گیا ہے۔ ہم اولینڈ کے معزز شہری ہیں۔ ہمارے پاس پاسپورٹ اور سارے کاغذات بھی ہیں۔" ____ کراسٹی نے خوف اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہارے کاغذات اور پاسپورٹ دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم سب کون ہو اور یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو۔" ____ لڑکی نے بڑے پراسرار انداز میں مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا جانتی ہو تم۔" ____ تنویر نے کہا۔

"یہی کہ تم تنویر ہو۔ تمہارے ساتھ صفدر ہے۔ یہ کیپٹن شکیل۔ یہ لڑکی کراسٹی سینڈیکیٹ کی کراسٹی ہے جو اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتی ہے اور یہ جولیا ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔" ____ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تم کس سروس کی بات کر رہی ہو۔ میرا

نام تنویر نہیں احسن بیگ ہے اور میں اولینڈ کے اوسٹن سٹی کا ایک معزز شہری ہوں۔" ____ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سب کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نہیں ایکٹر ہونا چاہیے تھا۔ تم جس طرح ایک دوسرے سے لاتعلق ہو کر جاندار اداکاری کر رہے تھے۔ واقعی کوئی اور ہوتا تو مغالطہ کھا جاتا مگر تم سب کو میں بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں کیٹ سینڈیکیٹ کی سپریم چیف مادام بلیک ہوں۔ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں نے تم سب کو آئی کوڈ میں باتیں کرتے دیکھ لیا تھا۔ اگر کہو تو میں وہ سب بتا دوں جو عام باتوں کے دوران آئی کوڈ میں تم نے ایک دوسرے سے کہا تھا۔" ____ اس نے کہا۔ تو اس کی بات سن کر وہ سب ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گئے۔ البتہ یہ سن کر ان کے اعصاب تن گئے تھے کہ ان کے سامنے مادام بلیک موجود ہے۔

"تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مادام بلیک۔ نہ ہمارا تعلق کسی سیکرٹ سروس سے ہے۔ نہ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور نہ ہی ہم نے ایک دوسرے سے آئی کوڈ میں کوئی بات کی تھی۔" کراسٹی نے کہا تو مادام بلیک ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اور پھر اس نے انہیں وہ باتیں بتانا شروع کر دیں جو واقعی انہوں نے آئی کوڈز میں کی تھیں۔

"یہ سب باتیں تم اپنے طور پر کر رہی ہو۔ ہم نے ایسی کوئی

بات نہیں کی۔" ــــــــ جولیا نے منہ بنا کر کہا مگر وہ دل ہی دل میں مادام بلیک کی ذہانت پر حیران ہو رہی تھی۔ جس نے واقعی ان کے آئی کوڈز کو اس قدر حیران کن طریقے سے جان لیا تھا جیسے وہ انہی کی ساتھی ہو اور آئی کوڈز میں بات کرنے کی ایکسپرٹ ہو۔

"جو چاہے کہہ لو۔ بہر حال۔ میں نے تمہیں اپنی طاقت کا ابھی ایک چھوٹا سا نمونہ دکھایا ہے۔ تمہیں اولینڈ کے بجائے جزیرہ گیاسن میں لانا۔ ایئر پورٹ سے اغوا کرنا اور اپنے اس مخصوص اڈے تک لانا یہ صرف میرا ہی کام ہے۔ مادام بلیک کا۔ تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی جان سکتے ہو۔ میں چاہتی تو تمہارے جہاز کو راستے میں ہی تباہ کر سکتی تھی۔ جس طرح تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اسی بے ہوشی کی حالت میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھی پھینک سکتی تھی۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ جانتے ہو کیوں۔" ــــــــ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہم پر اپنی دھاک بٹھانا چاہتی ہو۔" ــــــــ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"بالکل ٹھیک سمجھ رہی ہو تم۔ تم سب کو زندہ رکھنے کی میرے پاس دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہارے ساتھ عمران نہیں ہے۔ اگر عمران ہوتا تو تم سب اس وقت تک قبر میں پہنچ چکے ہوتے۔ دوسری وجہ تمہیں زندہ رکھ کر میں تمہیں لمحہ بہ لمحہ اپنی طاقت اور اپنی ذہانت سے روشناس کرانا چاہتی ہو۔ تم یہاں کیٹ سینڈیکیٹ کو ختم

کرنے آئے ہو اور تمہارا ٹارگٹ مادام بلیک یعنی میں ہوں۔ مگر تم مجھ تک تو کیا کرائم سٹی تک کسی بھی طرح رسائی حاصل نہیں کر سکو گے۔ تمہارا اٹھا ہوا ہر قدم تمہیں موت کی طرف لے جائے گا۔ دنیا سے جو دوسرے ایجنٹس اولینڈ میں کیٹ سینڈیکیٹ کا مشن لے کر آتے ہیں ان کا کیٹ سینڈیکیٹ خاتمہ کر دیتا ہے۔

مگر میں تم سب کو زندہ چھوڑ رہی ہوں۔ تمہاری زندگی اس وقت تک ہے جب تک عمران میرے ہاتھ نہیں لگ جاتا۔ یا تم کرائم سٹی کی سرحد کراس نہیں کر جاتے۔ تم جو مرضی پلاننگ کر لو۔ جو مرضی راستہ اپنا لو مگر میں تمہیں کسی بھی صورت میں کرائم سٹی نہیں پہنچنے دوں گی۔ تم اولینڈ میں جا کر جہاں مرضی چھپ جاؤ۔ جیسا مرضی میک اپ کر لو۔ تم خود کو سات پردوں میں بھی چھپا لو گے تو میں تم تک پہنچ جاؤں گی۔ تمہاری ایک ایک حرکت پر میری نظر رہے گی۔ تم سب لاکھ ٹکریں مار لو مگر تمہیں کرائم سٹی میں آتے ہی یقینی اور انتہائی بھیانک موت کا سامنا کرنے پڑے گا۔ ایسی موت جس سے بچ نکلنا تمہارے لئے ناممکن ہوگا۔ قطعی ناممکن۔" مادام بلیک کہتی چلی گئی۔

"موت سے ٹکرانا ہمیں آتا ہے مادام بلیک۔ تم اگر یہ سب کچھ ہمیں چیلنج کے طور پر کہہ رہی ہو تو میرا چیلنج بھی جان لو۔ ہم یہاں واقعی کیٹ سینڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے آئے ہیں اور ہمارا مین ٹارگٹ تم ہی ہو۔ تم ہمارے راستے میں لاکھ موت کے جال

پھیلا دو۔ ہم ہر جال کو توڑ کر کرائم سٹی میں داخل ہو کر رہیں گے اور جیسے ہی ہم کرائم سٹی میں آئیں گے پھر نہ کیٹ ہینڈ کیٹ رہے گا اور نہ تم۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے اسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ تم میرا یہ چیلنج قبول کر لو۔ تم لوگوں کے ساتھ موت کا کھیل کھیلنے میں مجھے بے حد لطف آئے گا۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میک اپ میں ہو مادام بلیک۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تم سب کے لئے اعزاز ہے کہ میں تمہارے سامنے اصلی شکل میں ہوں۔ ویسے میرے ہزاروں روپ ہیں۔ میں جان بوجھ کر تمہارے سامنے اصلی روپ میں آئی ہوں۔ تم میرا یہ روپ پہلی اور آخری بار دیکھ رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"تمہیں اپنی ذہانت اور اپنی طاقت پر ضرورت سے زیادہ ہی گھمنڈ معلوم ہو رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے پاس طاقت بھی ہے اور میں ذہین بھی ہوں۔ آنے والے وقت میں تمہیں اس بات کا خود پتہ چل جائے گا۔" مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سامنے اصلی روپ میں کیوں آئی ہو۔ اس کی کوئی خاص وجہ۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"چیلنج۔ صرف چیلنج کے طور پر۔ میں نے تم سب کے بہت کارنامے سنے ہیں۔ تم سب کی ذہانت وفطانت کا ہر طرف لوہا مانا جاتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میرا اصلی چہرہ دیکھ لو۔ اس کے بعد میں ہزار بار بھی تمہارے سامنے آؤں گی مگر تم مجھے نہیں پہچان سکو گے۔ یہ میرا چیلنج ہے۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"چیلنج مت کرو مادام بلیک۔ چیلنج کرنے والے بہت جلد منوں مٹی تلے دفن ہو جاتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کراسٹی نے غرا کر کہا۔

"مادام بلیک دفن نہیں ہوگی۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کہہ رہی ہو کہ تم ہمارے سامنے اصلی روپ میں ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو تم نے آنکھوں میں لینز کیوں لگا رکھے ہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری آنکھوں کا دھوکہ ہے مس جولیا۔ غور سے دیکھو میں نے کوئی لینز نہیں لگا رکھے۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر جولیا کو اپنی آنکھیں دکھائیں۔ جولیا نے دیکھا واقعی اس کی آنکھوں میں لینز نہیں تھے۔ اس کی آنکھیں قدرتی طور پر اس قدر چمکدار تھیں جنہیں دیکھ کر لینز کا گمان ہوتا تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ اور تم ہمیں یہاں کس حالت میں چھوڑ کر جاؤ گی۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"تم سب اس وقت جزیرہ گیاسن میں ہی ہو۔ یہ میرا عارضی ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں تمہیں یہاں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ ایئر پورٹ

پر اولینڈ جانے والا طیارہ تیار کھڑا ہے۔ تم جس حالت میں یہاں لائے گئے تھے اسی حالت میں تمہیں اس طیارے میں پہنچا دیا جائے گا۔ تم اطمینان سے اولینڈ تک کا سفر کرنا۔ طیارہ اولینڈ کے دارالحکومت روسٹن میں ہی جا کر لینڈ کرے گا۔ جہاں تمہارے اور میرے درمیان زندگی اور موت کا انوکھا کھیل شروع ہو جائے گا۔ یاد رکھنا۔ اس کھیل کو شروع بھی میں نے کیا ہے اور اسے ختم بھی میں ہی کروں گی۔'' ـــــ مادام بلیک نے کہا۔

''یہ تو تمہیں وقت بتائے گا مادام بلیک کہ کھیل شروع کس نے کیا ہے اور اسے ختم کون کرتا ہے۔ تم نے ہمارے سامنے آ کر اور وہ بھی اصلی صورت میں بہت بڑی غلطی کی ہے۔ تمہاری یہی غلطی تمہیں لے ڈوبے گی۔ میں نے تمہارے چیلنج کو نیست و نابود نہ کر دیا تو میرا نام بھی جولیا نہیں۔'' ـــــ جولیا نے کرخت اور انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

''کاش تمہارے ساتھ عمران ہوتا۔ ایسا چیلنج میں اس کے ساتھ کرتی اور تم نے جو مجھ سے کہا ہے ویسا وہ کہتا تو میرے اس موت کے کھیل کا لطف دوبالا ہو جاتا۔ لیکن بہرحال کوئی بات نہیں۔ چلو ایسا کر لیتے ہیں کھیل کا آغاز میں تم سے کرتی ہوں اس کا اختتام عمران اور تم سب کی موت پر ہوگا۔ کیا خیال ہے۔'' ـــــ مادام بلیک نے اس انداز میں کہا جیسے وہ دوستوں کے درمیان کھڑی ہو اور ان سے عام کھیل کود کے بارے میں بات کر رہی ہو۔

''عمران ہمارے درمیان آئے یا نہ آئے مگر میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ بہت جلد میرا ہاتھ تمہاری شہ رگ پر ہوگا۔ تم جسے کھیل کہہ رہی ہو۔ اس کھیل کو میں تمہاری موت کے ساتھ ہی ختم کروں گی۔'' ـــــ جولیا نے اسی لہجے میں کہا۔

''بس اب تمہاری باتوں کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ میں نے تمہیں واپس تمہاری فلائیٹ میں بھی پہنچانا ہے۔'' ـــــ مادام بلیک نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''ایک منٹ۔ میں بھی تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مادام بلیک۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پوچھو۔ تم بھی پوچھو۔ کیپٹن شکیل۔'' ـــــ مادام بلیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں ہماری پہچان کیسے ہوئی۔ کیا تمہیں پہلے سے ہی اس بات کا علم تھا کہ ہم اس فلائیٹ سے آ رہے ہیں۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اور دوسری بات۔'' ـــــ مادام بلیک نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

''یہ کہ تم ہمارے نام کیسے جانتی ہو۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ اولینڈ اور اس کے اردگرد کے ممالک سے جو بھی فلائٹس آتی ہیں ہم ان تمام فلائٹس کو

جدید سائنسی طریقوں سے باقاعدہ چیک کرتے ہیں۔ ہم ہر فلائیٹ میں ڈی ایس ریز پھیلا دیتے ہیں جس سے ہمیں ایک ورچوئل سکرین پر فلائیٹ کا ایک ایک مسافر آسانی سے نظر آجاتا ہے۔ وہ بھی میک اپ کے بغیر۔

یہ درست ہے کہ تم سب نے جدید میک اپ کر رکھے ہیں جنہیں کسی عام طریقے سے صاف نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی عام کیمرے سے چیک کیا جاسکتا ہے لیکن ڈی ایس ریز ایسی ریز ہیں جس سے جدید سے جدید اور نئے سے نئے میک اپ کی تہوں میں چھپے ہوئے اصلی چہرے کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ رہی تمہارے اصلی ناموں کی بات تو میں اور میرے سینڈیکیٹ کو یقین تھا کہ ریڈ کیٹ گروپ کو ختم کرنے کے بعد عمران اپنی ٹیم کو لے کر یقیناً اولینڈ آئے گا اور تم کسی نہ کسی طریقے سے کوسٹن میں گھسنے کی کوشش کرو گے۔ اس لئے میں نے انٹرنیشنل سیکرٹ ایجنسیز سے تم سب کی نہ صرف تفصیلات بلکہ فوٹو گرافس بھی منگوا لئے تھے۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک کہتی چلی گئی۔

"اچھا کیا جو تم نے خود ہی ساری تفصیل بتلا دی۔ ورنہ یہ سب میں تمہارے حلق میں ہاتھ ڈال کر اگلوا لیتا۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ یہ کی ہے تم نے سیکرٹ ایجنٹوں والی بات۔ بہر حال اب تیار ہو جاؤ۔"۔۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا پھر جیسے ہی اس کے

الفاظ ختم ہوئے اچانک چٹ چٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ چھت سے نیلے رنگ کی دھاریں سی نکل کر ان پر پڑیں۔ ایک لمحے کے لئے جولیا کے دل و دماغ پر نیلا رنگ سا چھا گیا مگر دوسرے لمحے نیلا رنگ سیاہ اندھیرے میں تبدیل ہو گیا اور وہ ایک بار پھر بے ہوشی کی دنیا میں پہنچ گئی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر عمران چونک پڑا۔ وہ اس وقت اولینڈ کے شہر روسٹن کے ایک تھری سٹار ہوٹل میں تھا۔

سیکرٹ سروس کے روانہ ہونے سے پہلے ہی وہ روسٹن آ گیا تھا۔ روسٹن پہنچنے کے لیے اس نے اپنا ایجاد کردہ تین تہوں والا مخصوص میک اپ کیا تھا۔ وہ مادام بلیک اور اس کے سینڈیکیٹ کے بارے میں خاصی معلومات رکھتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کیٹ سینڈیکیٹ اولینڈ آنے والی پروازوں کو لازماً سائنسی ریز سے چیک کرتے ہیں اور ان ریز کی مدد سے انہیں اس بات کا فوراً پتہ چل جاتا تھا کہ کون میک اپ میں ہے اور کون نہیں۔ اولینڈ میں دوسرے ممالک کے ایجنٹس نے بھی میک اپ میں جانے کی کوشش کی تھی مگر ان ایجنٹس کو یا تو جہاز میں ہی قتل کر دیا جاتا تھا یا پھر اولینڈ پہنچتے ہی غائب کر دیا جاتا تھا۔ پھر ان کی وہاں سے

لاشیں ہی دستیاب ہوتی تھیں۔ عمران کو یہ ساری معلومات اولینڈ کے ایک شخص نے دی تھیں جو مجرم تنظیموں کی خفیہ مخبری کا کام کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے تہرا میک اپ کیا تھا اور ان میں ایسے کیمیکلز اور لوشنز کا استعمال کیا تھا جسے کسی بھی گیس یا ریز سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر اولینڈ پہنچنے سے ایک گھنٹہ قبل اس نے جہاز میں ہلکی سی نیلی روشنی دیکھی تھی جسے دیکھتے ہی عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ ڈی ایس ریز تھی جو ایکسرے کی طرح کام کرتی تھی اور اس سے واقعی میک اپ کی تہوں میں چھپے ہوئے چہروں کو آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اس ریز کو دیکھ کر عمران مطمئن ہو گیا تھا کہ اس نے جو لوشنز اور کیمیکلز استعمال کیے تھے انہیں کم از کم اس ریز سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر وہی ہوا۔ عمران اطمینان سے اولینڈ پہنچ گیا۔

روسٹن سٹی میں آ کر اس نے اپنا پہلا میک اپ صاف کیا اور شہر کے وسط میں ایک تھری سٹار ہوٹل میں پہنچ گیا۔ ہوٹل کا نام براس ہوٹل تھا۔ چوتھے فلور پر اسے کمرہ نمبر چار سو ستر دیا گیا تھا۔ عمران کے پاس مختصر سا سامان تھا جو ایک بریف کیس میں تھا۔ وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔

سیکرٹ سروس کے وہاں پہنچنے سے پہلے عمران کیٹ سینڈیکیٹ کے کرائم سٹی میں داخل ہونے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی کر لینا چاہتا تھا۔ اس نے جولیا کو ایک جدید ٹرانسمیٹر

ڈیوائس دے رکھی تھی جس سے وہ عمران یعنی ایکسٹو کو کبھی بھی اور
کہیں بھی کال کر سکتی تھی۔ عمران جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اس
معاملے میں آگے رکھنا چاہتا تھا مگر کور کے طور پر اسے ان کے
ساتھ رہنا ضروری تھا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں تھا کہ ممبران کو موت کے
منہ میں جانے کا کہہ کر عمران آرام سے بیٹھا رہتا۔ اس لئے وہ
اکیلا ہی ان سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔

عمران نے سب سے پہلے کرائم سٹی میں آمد و رفت کے ذرائع
کا پتہ لگایا تھا۔ کرائم سٹی سے باقاعدہ طیارے بھی آتے تھے۔
موٹریں بھی چلتی تھیں اور نجی ٹرانسپورٹ بھی آتی جاتی تھیں۔ یہ
الگ بات تھی کہ اس شہر کا قانون ایسا تھا کہ جو بھی اس شہر میں جاتا
تھا اسے روک کر اس کے بارے میں باقاعدہ امیگریشن کیا جاتا
تھا۔ کرائم سٹی سے تعلق رکھنے والے شخص کو چند سائنسی طریقوں
سے گزار کر فوراً کلیئر کر دیا جاتا تھا جبکہ جن افراد کا تعلق کسی دوسرے
شہر یا سرکاری ایجنسی سے ہوتا تھا اسے یا تو ہلاک کر دیا جاتا تھا یا
پھر اسے واپس ڈی پورٹ کر دیا جاتا تھا۔ آمد و رفت کے ذرائع
کے ساتھ ساتھ عمران ان کے چیکنگ سسٹم کے بارے میں بھی
معلومات حاصل کر رہا تھا۔ اس لئے وہ ہوٹل میں بہت کم ٹھہرتا
تھا۔ سارا دن بھاگ دوڑ کے بعد وہ رات گئے لوٹتا تھا۔ اس وقت
اس پر شدید تھکاوٹ طاری ہوتی تھی۔ لہٰذا وہ فوراً بستر پر گر جاتا اور
لمبی تان کر سو جاتا تھا۔

اب بھی وہ صبح سو کر اٹھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز
سنائی دی۔ عمران کی نظریں فوراً دیوار گیر کلاک کی طرف اٹھ گئیں
جہاں دن کے آٹھ بج رہے تھے۔

"کون ہو سکتا ہے اس وقت۔" ——— عمران نے حیران ہو کر
کہا۔ وہ یہاں مکمل طور پر خاموشی سے کام کر رہا تھا۔ اس کے
بارے میں وہاں کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ وہ صبح کا ناشتہ اور کھانا باہر
ہی کھاتا تھا۔ ہوٹل سے باہر جانے سے پہلے وہ کمرے کی چابی
کاؤنٹر پر دے جاتا تھا تاکہ اس کی غیر موجودگی میں کمرے کی
صفائی ستھرائی کا کام کیا جا سکے۔ پھر وہ واپس آ کر کاؤنٹر سے چابی
لیتا تھا اس لئے اس کے کمرے میں آنے کی کوئی ویٹر زحمت گوارا
نہیں کرتا تھا۔

دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی تو عمران بستر سے اٹھ گیا۔

"کون ہے۔" ——— عمران نے دروازے کی طرف دیکھتے
ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔

"پولیس۔ دروازہ کھولو۔" ——— باہر سے ایک کڑک دار آواز
سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"پولیس۔ کیا مطلب۔ پولیس کا یہاں کیا کام۔" ——— عمران
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بستر سے اتر آیا۔

"دو منٹ۔ میں لباس بدل کر آ رہا ہوں۔" ——— عمران نے
کہا اور پھر باہر سے جواب سنے بغیر وہ جوتے پہن کر سیدھا واش

روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر دو منٹوں بعد وہ لباس بدل کر باہر آیا اور بیرونی دروازے کے پاس آ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ باہر واقعی ایک بھاری جسم اور بڑے چہرے والا پولیس آفیسر اور اس کے ساتھ چار سپاہی کھڑے تھے۔

''بہت دیر لگا دی تم نے دروازہ کھولنے میں۔''۔۔۔ پولیس آفیسر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''واش روم میں پانی نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی۔'' عمران نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

''دروازے سے ہٹو اندر آنے دو ہمیں۔''۔۔۔ پولیس آفیسر نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ کیا آپ کو بھی واش روم جانا ہے۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''بکو مت۔ ہم تمہارے کمرے کا جائزہ لینے آئے ہیں۔'' پولیس آفیسر نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ جائزہ لینا ہے تو سب سے پہلے واش روم کا جائزہ لیں۔ یہاں کا سارا انتظام ہی الٹا ہے۔ نہانے کے لئے شاور کا لیور گھماتا ہوں تو بیسن کا پانی کھل جاتا ہے۔ بیسن میں پانی بہانے لگتا ہوں تو شاور کھل جاتا ہے اور واش روم کی لائٹ آن کرنے کا بٹن پریس کرتا ہوں تو واش روم کے سارے نل کھل جاتے ہیں۔ یہی حال اس کمرے کا ہے۔ اے سی چلاتا ہوں تو

کمرے کی لائٹس آف ہو جاتی ہیں۔ پنکھا چلاتا ہوں تو کمرے کی لائٹس جلنے بجھنے لگتی ہیں اور لائٹس آن کرتا ہوں تو۔''۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار چل پڑے تو پھر بھلا آسانی سے رکنے کا کہاں نام لیتی تھی۔

''بس بس۔ ہم یہاں تمہاری بک بک سننے نہیں آئے۔'' پولیس آفیسر نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روکتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کیا کرنے آئے ہیں۔''۔۔۔ عمران نے حیرانی سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا تو پولیس آفیسر اور اس کے چار ساتھی اندر آ گئے۔

''کمرے کی اچھی طرح سے تلاشی لو۔''۔۔۔ پولیس آفیسر نے عمران کی بات پر توجہ دیئے بغیر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''تلاشی۔ کیا مطلب۔ آپ میرے کمرے کی تلاشی کیوں لینا چاہتے ہیں۔''۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''ابھی بتاتا ہوں۔ پہلے تم بتاؤ۔ تمہارا نام کیا ہے۔ کہاں سے آئے ہو۔''۔۔۔ پولیس آفیسر نے اس کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔ سپاہی فوراً کمرے میں بکھر کر اپنے کام میں جت گئے تھے۔

''میرا نام اوسلو جانسن ہے۔ میں کریس ٹان سے آیا ہوں۔'' عمران نے کہا۔

''اوسلو۔ جانسن۔ کریس ٹان۔ اپنے کاغذات دکھاؤ۔'' پولیس

آفیسر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مگر۔" ——— عمران نے احتجاجی لہجے میں کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو مسٹر۔ میرا نام انسپکٹر بوگراس ہے اور انسپکٹر بوگراس کے سامنے اچھے اچھوں کو پسینہ آجاتا ہے۔" انسپکٹر بوگراس نے کہا۔

"لیکن۔ مجھے تو نہیں آرہا پسینہ۔" ——— عمران نے کہا تو انسپکٹر بوگراس اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"کل رات دس بجے سے صبح چار بجے تک تم کہاں تھے۔" انسپکٹر بوگراس نے کہا۔

"واش روم میں۔" ——— عمران نے بڑے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا صحیح صحیح جواب دو۔" ——— پولیس آفیسر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صحیح صحیح تو کہہ رہا ہوں۔" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم کہنا چاہتا ہو کہ تم چھ گھنٹے واش روم میں تھے۔" پولیس آفیسر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نہانے کے لئے ٹھیک دس بجے واش روم میں گیا تھا۔ میں نے اپنے سارے جسم پر صابن لگا لیا تھا۔ جب صابن دھونے کے لئے میں نے شاور کھولا تو پتہ چلا کہ اس میں پانی ہی

نہیں ہے۔ میں نے باری باری سارے نل چیک کر لئے مگر کسی ایک نل میں بھی پانی نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اسی طرح رہنا پڑا پھر ٹھیک چھ گھنٹے بعد نہ صرف شاور بلکہ دوسرے نلکوں میں بھی پانی آگیا۔ تب میں نے اپنے جسم سے رگڑ رگڑ کر صابن صاف کیا جو ان چھ گھنٹوں میں سوکھ چکا تھا۔" ——— عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس اس بات کا کوئی گواہ ہے کہ تم کل رات اپنے کمرے میں ہی تھے۔" ——— پولیس آفیسر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"کمرے میں نہیں واش روم میں۔ اور کوئی نہیں البتہ واش روم اس بات کی گواہی ضرور دے سکتا ہے کہ میں وہیں تھا۔" عمران نے کہا اور پولیس آفیسر اسے ایسی نظروں سے گھورنے لگا جیسے اسے عمران کی صحیح الدماغی پر شک ہو۔

"اس کا مطلب ہے۔ رات کے وقت تم اپنے کمرے سے باہر نہیں گئے تھے۔" ——— پولیس آفیسر نے کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔" ——— عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باہر راہداری میں تم نے کسی قسم کی کوئی آواز سنی ہو۔" پولیس آفیسر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے کچھ نہیں سنا۔ لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔" ——— عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں قدرے

سنجیدگی سی آ گئی تھی۔

''تمہارے ساتھ والے کمرے اور اس سے دو اگلے کمروں میں چار افراد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ انہیں رات کو کسی نے گولیاں مار کر ہلاک کیا ہے۔ اب سوچ کر بتاؤ کیا رات کے کسی پہر تم نے فائرنگ کی آواز سنی تھی۔''—— پولیس آفیسر نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے فائرنگ کی کوئی آواز نہیں سنی۔ کن کو قتل کیا گیا ہے۔''—— عمران نے کہا۔ وہ واقعی رات اپنے کمرے میں ہی تھا مگر اس نے ایسی کوئی آواز نہیں سنی تھی جس سے اسے شائبہ ہو کہ رات اس کے ساتھ والے کمروں میں فائرنگ کی گئی ہو۔

''وہ غیر ملکی سیاح تھے۔ چار افراد۔ دو ایک کمرے میں اور دو الگ الگ دوسرے کمروں میں۔ انہیں باقاعدہ برسٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔''—— پولیس آفیسر نے کہا۔

''اور آپ یہاں قاتل اور آلہ قتل ڈھونڈنے آئے ہیں۔'' عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے طنز بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ سپاہی کمرے کی جس طرح ایک ایک چیز الٹ پلٹ رہے تھے۔ اس سے یہی لگ رہا تھا جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش ہو۔

''ہاں۔ ایک قتل تمہارے بغل والے کمرے میں ہوا ہے۔ بے تحاشہ فائرنگ کے نتیجے میں بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ تم نے کوئی

آواز ہی نہ سنی ہو۔''—— پولیس آفیسر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے۔ فائرنگ کرنے والے یا والوں نے اپنی گنوں پر سائلنسر لگا رکھے ہوں۔''—— عمران نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے۔ مگر ان میں سے کوئی ایک تو چیخا ہوگا مگر یہاں کسی نے بھی چیخنے کی آواز نہیں سنی۔''—— پولیس آفیسر نے کہا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ مرنے والوں نے بھی گلوں میں سائلنسر لگا رکھے ہوں۔ سائلنسر لگے گلوں میں سے کسی کی چیخ کیا نکلے گی۔''—— عمران نے اپنی دانست میں کہا تو پولیس آفیسر اسے گھور کر رہ گیا۔ اس وقت تک سپاہی اپنے کاموں سے فارغ ہو چکے تھے اور انہوں نے پولیس آفیسر کو بتا دیا تھا کہ انہیں اس کمرے سے بھی کچھ نہیں ملا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ دوسرے کمروں کی بھی تلاشیاں لے چکے ہیں۔ البتہ ایک سپاہی نے عمران کا بریف کیس اٹھا لیا تھا جو بند تھا۔ اس نے بریف کیس پولیس آفیسر کو دے دیا۔

''اس میں کیا ہے۔''—— پولیس آفیسر نے عمران سے پوچھا۔

''میرے چند کپڑے شیو کا سامان اور ضرورت کا دوسرا سامان۔''—— عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کھولو اسے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"۔۔۔ پولیس آفیسر نے بریف کیس قریب پڑی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ یقین کریں جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بریف کیس میں آپ کے مطلب کا کوئی سامان نہیں ہے۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کھولو اسے۔ ابھی۔ فوراً۔"۔۔۔ پولیس آفیسر نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"یہ۔ یہ بریف کیس چابی سے کھلتا ہے۔"۔۔۔ عمران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ کہاں ہے اس کی چابی۔"۔۔۔ پولیس آفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جیسے وہ عمران کی باتوں سے زچ ہوگیا ہو۔

"وا۔ وا۔ واش روم میں۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو پولیس آفیسر غرا کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ چابی کا واش روم میں کیا کام۔ دیکھو مسٹر اوسلو یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ میرے ساتھ اڑنے کی کوشش چھوڑ دو۔ میں تم سے بے حد شرافت سے پیش آرہا ہوں۔ اگر میں نے شرافت چھوڑ دی تو تمہیں لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔"۔۔۔ پولیس آفیسر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ شرافت نہ چھوڑیں۔ آپ یہیں رکیں

میں واش روم سے ابھی جا کر چابی لے آتا ہوں۔ جو وہاں میرے کل کے اتارے ہوئے کپڑوں کی جیب میں ہے۔"۔۔۔ عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں چند چابیاں تھیں۔

"یہ دیکھیں۔ میں نے سچ کہا تھا نا کہ چابی واش روم میں پرانے کپڑوں کی جیب میں ہے۔"۔۔۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے ایسے انداز میں کہا جیسے واش روم سے چابی لا کر اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ بریف کیس کھولو۔"۔۔۔ پولیس آفیسر نے سر جھٹک کر کہا تو عمران میز کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس کے لاک میں چابی گھمائی اور اسے گھما کر اس کا لاک کھول دیا۔ وہ دوسرے لاک میں چابی لگانے لگا تو پولیس آفیسر نے اسے روک دیا۔

"راسنگ دوسرے لاک میں تم چابی لگا کر بریف کیس کھولو۔" پولیس آفیسر نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ اس کا انداز شکی تھا جیسے عمران بریف کیس کھول کر اچانک اس میں سے کوئی بم نکال کر ان پر پھینک دے گا۔ عمران نے سر ہلایا اور بریف کیس میز پر آگے دھکیل دیا۔ ایک سپاہی آگے بڑھا اور اس نے جھک کر دوسرے لاک میں چابی گھمائی اور پھر اس نے بریف کیس کھول دیا۔ جیسے ہی بریف کیس کھلا نہ صرف وہ سپاہی بلکہ پولیس آفیسر

اور عمران بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

بریف کیس میں تہہ کئے ہوئے کپڑوں پر ایک مشین پسٹل چند میگزین اور چار فوٹو گرافس پڑے تھے۔ مشین پسٹل پر باقاعدہ سائلنسر فٹ تھا۔ یہ دیکھ کر پولیس آفیسر نے فوراً ہولسٹر سے اپنا ریوالور نکال کر عمران کی طرف کر دیا۔

''یہ سب کیا ہے۔''۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے غراتے ہوئے کہا۔ عمران بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مشین پسٹل اور فوٹو گرافس کو دیکھ رہا تھا جو یقیناً اس کے نہیں تھے۔ ایسی تمام چیزیں بریف کیس کی دوسری تہہ میں تھیں۔ اسی لئے عمران نے اتنے اطمینان سے ان کے سامنے بریف کیس کھول دیا تھا۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ پولیس آفیسر موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ اسے کم از کم اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ عام نظر آنے والا بریف کیس اصل میں دوہرے ٹائپ کا ہے جسے ایک خاص طریقے سے کھولا جا سکتا تھا۔ مگر سائلنسر لگا مشین پسٹل، فالتو میگزین اور فوٹو گرافس اس کے نہیں تھے اور وہ اس کے بریف کیس میں کہاں سے آ گئے تھے۔ یہ سوچ کر عمران کا ذہن قلابازیاں کھانا شروع ہو گیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ میرے بریف کیس میں کہاں سے آ گئے۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

''یہ تو تم ہی بتاؤ گے نا۔''۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فوٹو گرافس اٹھا لئے تھے اور انہیں

دیکھتا ہوا اس انداز میں سر ہلانے لگا جیسے وہ انہیں پہچانتا ہو۔

''حیرت ہے کوئی میرے کمرے میں آیا۔ اس نے میرے بریف کیس کو بھی کھول لیا اور اس میں مشین پسٹل اور تصویریں بھی رکھ دیں اور اس کا مجھے پتہ بھی نہیں چلا۔''۔۔۔۔ عمران نے حیرت کی شدت سے کہا۔

''میرے سامنے ڈرامہ بازی مت کرو مسٹر اوسلو۔ تمہاری حقیقت کھل گئی ہے۔''۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے غراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیسی حقیقت۔''۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''ہوٹل میں جن چار افراد کو قتل کیا گیا ہے یہ انہی کی تصویریں ہیں۔''۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران کو ایک اور ذہنی جھٹکا لگا۔

''یہ چاروں وہی ہیں۔''۔۔۔۔ عمران کے منہ سے غیر ارادی طور پر نکلا۔

''ہاں۔ اور یہ مشین پسٹل بھی وہی ہے جس سے ان چاروں کو قتل کیا گیا ہے۔ ان چیزوں کا تمہارے پاس سے ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تم نے ہی رات کو ان چاروں کو ان کے کمروں میں جا کر ہلاک کیا ہے۔ مسٹر اوسلو جانسن۔ میں تمہیں چار غیر ملکی سیاحوں کے قتل کے جرم میں گرفتار کرتا ہوں۔ ارسٹ ہم۔''
پولیس آفیسر نے پہلے عمران اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے

ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا اور عمران پولیس آفیسر کی جانب یوں
دیکھنے لگا جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں یا پھر وہ کوئی
خواب دیکھ رہا ہو۔

ریڈ فاکس عرف لیڈی سارتا اپنے ایس ون کلب کے
تہہ خانے میں اپنے مخصوص بڑے اور شاندار انداز میں سجے ہوئے
آفس میں بیٹھی تھی۔ اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا رکھا تھا
اور اس کی تیز اور چمکدار آنکھوں میں گہری سوچ کے سائے تیرتے
دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے میز پر پڑے مختلف رنگوں کے ٹیلی
فونوں میں سے نیلے رنگ کے ایک فون کی گھنٹی بجی تو ریڈ فاکس
چونک کر اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر آ گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر
فوراً فون کا رسیور اٹھالیا۔

''یس۔ ریڈ فاکس ہیئر۔'' ____ ریڈ فاکس نے اپنے مخصوص
لہجے میں کہا۔

''مادام بلیو وس اینڈ۔'' ____ دوسری طرف سے ایک غراتی
ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس مادام۔ میں لیڈی سارتا بول رہی ہوں۔'' مادام بلیو کی آواز سن کر ریڈ فاکس نے یکلخت مودبانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کے بارے میں مجھے ابھی تک رپورٹ نہیں دی۔'' ـــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے بدستور غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام مجھے مادام بلیک نے ایک اور کام پر مامور کر دیا تھا اس لئے میں آپ کو بروقت رپورٹ نہیں دے سکی تھی۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''مادام بلیک۔ کیا مطلب۔ کیا مادام نے تم سے خود رابطہ کیا تھا۔'' ـــــ دوسری طرف سے مادام بلیو کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس مادام۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کا خاتمہ ہوا کہ نہیں۔'' ـــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔ میں نے ان چاروں ایجنٹس کو ہلاک کر دیا ہے۔'' ریڈ فاکس نے کہا۔

''تفصیلات بتاؤ۔'' ـــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''ان کے بارے میں مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ ان ایجنٹس کا

تعلق سٹار کلب کے بلیک راسکل سے ہے۔ وہ ان ایجنٹس کو کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں خفیہ معلومات مہیا کر رہا تھا۔ بلیک راسکل کا چونکہ کوسٹن میں آنا جانا تھا اور وہ آپ کے ساتھ ڈرگز کی ڈیلنگ کرتا تھا۔ اس لئے شاید اسی کے بارے میں گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کو علم ہو گیا تھا۔ گریٹ لینڈ کے ایجنٹس نے اسے بھاری رقم دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اس نے ان ایجنٹس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں ہر ممکن طریقے سے کوسٹن میں داخل کرا دے گا۔ جس کے لئے وہ آج یا کل ایک بڑی ڈیل لے کر آپ کے پاس آنے والا تھا اور اس کے ساتھ وہ چاروں ایجنٹس بھی ہوتے جو آپ اور آپ کے ذریعے مادام بلیک تک پہنچنا چاہتے تھے۔ بہرحال مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا تو میں فوراً اس کے کلب پہنچ گئی۔

میں نے اس سے اپنے طریقے سے ان ایجنٹس کے بارے میں حقیقت اگلوائی۔ وہ چاروں ایجنٹس دارالحکومت کے براس ہوٹل میں مختلف ناموں سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے میک اپ کر کے اسی ہوٹل میں ایک کمرہ کرائے پر حاصل کیا اور رات کو ان کے کمروں میں جا کر انہیں سائلنسر لگے مشین پسٹل سے ہلاک کر دیا۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ وہاں تم نے اپنا کوئی نشان تو نہیں چھوڑا۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

''نہیں مادام۔ میں نے انتہائی محتاط انداز میں کام کیا تھا۔'' ریڈ فاکس نے کہا۔

''گڈ۔ان ایجنٹس کی ہلاکت کا الزام لازمی طور پر کیٹ سینڈیکیٹ پر ہی ڈالا جائے گا مگر کوئی یہ ثابت نہیں کر سکے گا کہ یہ کام ہمارا ہے۔ ابھی ہمیں ہاتھ پیر بچا کر بہت کام کرنا ہے۔'' مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔ میں سمجھتی ہوں۔'' —— ریڈ فاکس نے کہا۔

''اچھا۔ مادام بلیک نے تم سے کیا کہا تھا۔'' —— دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''سوری مادام۔ مادام کا ذاتی معاملہ ہے اس کے بارے میں میں آپ کو نہیں بتا سکتی۔'' —— ریڈ فاکس نے صاف لہجے میں انکار کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے۔'' —— دوسری طرف سے مادام بلیو نے بغیر کسی عذر کے کہا۔

''مادام۔ ابھی تک میرے اکاؤنٹ میں۔'' —— ریڈ فاکس نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو۔ میں آج ہی ساری رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دوں گی۔'' —— دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''تھینک یو۔تھینک یو مادام۔'' —— ریڈ فاکس نے خوش ہو کر کہا۔

''اوکے۔'' —— دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا اور اس نے ریڈ فاکس کا جواب سنے بغیر دوسری طرف رسیور رکھ دیا۔ ریڈ فاکس نے رابطہ منقطع ہوتے ہی ایک طویل سانس لی اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور رکھا۔ اسی لمحے ایک بار پھر اسی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس۔'' —— ریڈ فاکس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''ہاورڈ بول رہا ہوں مادام۔'' —— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ہاورڈ۔کوئی رپورٹ۔'' —— ریڈ فاکس نے کہا۔

''یس مادام۔'' —— دوسری طرف سے ہاورڈ نے کہا۔

''بولو۔'' —— مادام ریڈ فاکس نے کہا تو دوسری طرف سے ہاورڈ اسے ایک رپورٹ دینے لگا۔

''اوکے۔ تمہیں پتہ ہے نا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔'' ساری رپورٹ سن کر ریڈ فاکس نے کہا۔

''یس مادام۔'' —— دوسری طرف سے ہاورڈ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ کام پورا کرنے کے بعد مجھے دوبارہ کال کرنا۔'' ریڈ فاکس نے کہا۔

''یس مادام۔'' —— دوسری طرف سے ہاورڈ نے جواب دیا

اور ریڈ فاکس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''تو کھیل شروع ہو گیا ہے۔ گڈ۔ اب آئے گا مزہ۔'' ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر آنے والی مسکراہٹ بے حد زہریلی اور طنز آمیز تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر سوچ کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں اور پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے میں مترنم موسیقی کی آواز ابھری تو ریڈ فاکس ایک بار پھر اپنے خیالوں سے باہر آ گئی۔ اس نے فوراً میز کی دراز کھولی۔ موسیقی کی آواز اسی دراز میں سے آ رہی تھی۔ ریڈ فاکس نے دراز سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب سپارک کر رہا تھا اور اس میں سے موسیقی کی آواز ابھر رہی تھی۔ ریڈ فاکس نے ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔

''ہیلو۔ ہیلو سکس ون کالنگ۔ ہیلو۔ ہیلو اوور۔'' ـــــ دوسری طرف سے مسلسل کہا جا رہا تھا۔

''یس ۔ ریڈ فاکس اٹنڈنگ یو۔ اوور۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مادام۔ میں نے آپ کو ایک اہم اطلاع دینے کے لئے کال کی ہے۔ اوور۔'' ـــــ دوسری طرف سے سکس ون نے کہا۔

''بولو۔ میں سن رہی ہوں۔ اوور۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے

کہا۔

''مادام۔ کمرہ نمبر فور سیون زیرو میں رہنے والے مسٹر اوسلو جانسن ہی وہ انسان ہے جس نے ہوٹل براس میں چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا تھا۔ اوور۔'' ـــــ دوسری طرف سے سکس ون نے کہا۔

''اور کچھ ۔ اوور۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے اسی انداز میں کہا۔ جیسے اس اطلاع میں اس کی دلچسپی کا کوئی خاص عنصر نہ ہو۔

''یس مادام۔ پولیس نے اس کے بریف کیس سے وہ مشین پسٹل بھی برآمد کر لیا ہے جس سے چاروں غیر ملکیوں کو قتل کیا گیا تھا اور اس کے بریف کیس سے ان چار غیر ملکیوں کی تصویریں بھی نکلی تھیں۔ اوور۔'' ـــــ سکس ون نے کہا۔

''کیا پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ اوور۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''نہیں مادام۔ اس سے پہلے کہ پولیس اسے گرفتار کرتی وہ انہیں بے ہوش کر کے نکل گیا ہے۔ اوور۔'' ـــــ دوسری طرف سے سکس ون نے کہا تو اس بار ریڈ فاکس بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ کیا یہ کنفرم ہے کہ وہ پولیس کو چکمہ دے کر نکل گیا ہے۔ اوور۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ پولیس اس کے کمرے میں ہی تھی۔ اوسلو جانسن نے وہاں اچانک ایسی گیس پھینک دی تھی جس سے وہاں موجود

ایک پولیس انسپکٹر اور اس کے ساتھ چار سپاہی فوراً بے ہوش ہو گئے تھے جس کا فائدہ اٹھا کر اوسلو جانسن وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اوور۔" ـــــــ سکس ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینکس میں دیکھ لیتی ہوں۔ اوور اینڈ آل۔" ریڈ فاکس نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے فوراً ٹرانسمیٹر کو دوبارہ آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے ایک بٹن مسلسل پریس کرنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر ایک سبز بلب جل اٹھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام کالنگ۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور۔" ـــــــ اس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ برکلے اٹنڈنگ یو۔ اوور۔" ـــــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"برکلے۔ عمران ہوٹل براس سے پولیس کو چکمہ دے کر نکل گیا ہے۔ اوور۔" ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

"یس مادام۔ میں جانتا ہوں۔ اوور۔" ـــــــ دوسری طرف سے برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جانتے ہو تو تم نے مجھے رپورٹ کیوں نہیں کی۔ اوور۔" ریڈ فاکس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری مادام۔ میں بدستور اسے مانیٹر کر رہا ہوں۔ وہ عجیب

وغریب کام کر رہا ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ وہ اپنا کام مکمل کر لے تب میں آپ کو کال کروں۔ اوور۔" ـــــــ دوسری طرف سے برکلے نے کہا۔

"عجیب وغریب کام سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اوور۔" ریڈ فاکس نے کہا۔

"مادام۔ اس نے پولیس کی موجودگی میں بڑی صفائی سے اپنی جیب سے ایک کیپسول نکالا اور جب پولیس اسے گرفتار کرنے لگی تو اس نے کیپسول انگلیوں سے توڑ دیا۔ کیپسول ٹوٹتے ہی پولیس آفیسر اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو کر وہیں گر گئے تھے۔ انہیں بے ہوش کر کے اس نے کمرے سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی۔ کمرے سے نکلنے سے پہلے اس نے اپنے چہرے پر سے ایک ماسک اتار لیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر ایک اور میک اپ تھا۔ وہ نئے میک اپ میں ہوٹل کے فائر ڈور سے باہر نکل گیا۔ پھر وہ مین ڈور سے واپس اسی ہوٹل میں آیا اور اس نے ایک نئے نام سے اسی ہوٹل کا ایک اور کمرہ بک کرایا اور اس کمرے میں آ گیا۔

ادھر ہوش میں آ کر پولیس بڑی شد ومد سے اوسلو جانسن کو ڈھونڈ رہی تھی۔ عمران نے کچھ دیر دوسرے کمرے میں انتظار کیا۔ پھر وہ ایک اور میک اپ کر کے کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے ان کمروں میں گیا جن میں چار غیر ملکی قتل

ہوئے تھے۔ وہاں جا کر اس نے کمروں کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا اور اس کے بعد وہ اس کمرے میں بھی گیا جس میں وہ خود اوسلو جانسن کے نام سے ٹھہرا ہوا تھا۔ پھر وہ اس کمرے سے بھی نکل آیا۔ اس کمرے سے اس نے ایک خفیہ جگہ سے چھوٹی سی مشین نکالی تھی۔ مشین لے کر وہ واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔ پھر اس نے بریف کیس کے ایک خفیہ خانے سے نیلے شیشوں والا ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگایا اور اس مشین کا ایک تار نکال کر اس نے چشمے کے سرے سے لگا دیا۔

چند لمحے وہ اس انداز میں بیٹھا رہا جیسے وہ چشمے کے شیشوں میں کوئی فلم دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے مشین اور چشمہ بریف کیس میں رکھ دیئے اور کمرے کو لاک لگا کر ہوٹل سے باہر آ گیا۔ اب وہ ایک ٹیکسی میں ہے اور اس کی ٹیکسی شہر کے مختلف علاقوں سے گزر رہی ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ جیسے ہی وہ اپنی منزل پر پہنچتا میں آپ کو کال کر کے اس کے بارے میں بتا دیتا۔ اور ہاں مادام اس نے ایک سڑک پر ٹیکسی سے اتر کر ایک پبلک بوتھ سے کسی کو فون بھی کیا تھا۔ فون کرتے ہوئے شاید اس نے بے خیالی میں اپنی مٹھی بند کر لی تھی۔ اس کے مٹھی بند کرنے کی وجہ سے ایس ایس سسٹم اس کی آوازیں مجھ تک نہیں پہنچا رہا تھا۔ جس سے میں یہ نہیں جان سکا کہ اس نے کہاں فون کیا تھا اور کیا بات کی تھی ۔اوور ۔"——— دوسری طرف سے برکلے نے ریڈ فاکس کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مشین۔ چشمہ۔ اوہ۔ کہیں وہ چشمہ بلیو ویژن تو نہیں تھا۔ اوور۔"——— ریڈ فاکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بلیو ویژن۔ سوری مادام۔ میں اس چشمے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اوور۔"——— دوسری طرف سے برکلے نے کہا۔

"ہونہہ۔ جب اس نے مشین کا تار چشمے سے منسلک کیا تھا تو کیا تم نے چشمے کے گلاسز کو ڈارک بلیو ہوتے دیکھا تھا۔ اوور۔" ریڈ فاکس نے کہا۔

"یس مادام۔ گلاسز ڈارک بلیو ہو گئے تھے اور اس کے فریم پر ہلکی ہلکی سرخ روشنی بھی چمک رہی تھی۔ اوور۔"——— برکلے نے کہا تو ریڈ فاکس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ تو عمران نے اپنے کمرے میں نائٹ ویو کیمرہ لگا رکھا تھا تاکہ وہ اپنے کمرے پر نظر رکھ سکے ۔ اوور ۔"——— ریڈ فاکس نے کہا۔

"ہوسکتا ہے مادام۔ مگر اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔ کیا اسے معلوم تھا کہ آپ اس کے کمرے میں جانے والی ہیں۔ اوور۔" دوسری طرف سے برکلے نے کہا۔

"یہی میں سوچ رہی ہوں۔ اپنے کمرے میں اس طرح نائٹ ویو کیمرہ لگانے کا اس کا کیا مقصد ہوسکتا ہے۔ اوور ۔" ریڈ فاکس نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔'' ـــــــ اچانک دوسری طرف سے برکلے کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ برکلے۔ کیا ہوا ہے۔ اوور۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے برکلے کی اوہ اوہ سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''مادام۔ عمران جس ٹیکسی میں سفر کر رہا تھا۔ وہ ٹیکسی ایس ون کلب کے سامنے رک گئی ہے۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

''ایس ون کلب۔ کیا مطلب۔ اوور۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ وہ آپ کے کلب کی طرف آ رہا ہے۔ اوور۔'' برکلے نے جواب دیا تو ریڈ فاکس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں آ گئیں۔

''ہونہہ۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں ایس ون کلب میں ہوں۔ اوور۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں نہیں جانتا مادام۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے برکلے نے کہا۔

''او کے۔ ایس ون کلب میں داخل ہوتے ہی وہ تمہاری سکرین سے آؤٹ ہو جائے گا۔ بہرحال وہ یہاں آ رہا ہے۔ اب میں اسے خود ہی سنبھال لوں گی۔ اوور۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''او کے مادام۔ اوور۔'' ـــــــ برکلے نے کہا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آؤ عمران ۔آؤ۔ تم یہاں میرے پاس آ کر بہت بڑی حماقت کر رہے ہو۔ میں چاہتی تو تمہیں تمہارے اسی ہوٹل میں تم کو اسی طرح ہلاک کر سکتی تھی جیسے میں نے گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کو ہلاک کیا تھا۔ مگر خیر کوئی بات نہیں جو کام میں نے وہاں نہیں کیا وہ کام میں یہاں ضرور کروں گی۔ تم بہت چالاک اور خطرناک انسان ہو۔ اس لئے میں تمہیں زندہ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتی۔ اس لئے تمہیں مرنا ہوگا۔ ہر صورت میں۔ ہر حال میں۔'' ـــــــ ریڈ فاکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت خونخوار بلیوں جیسا ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں خون کی سرخی ابھر آئی تھی اور غصے سے اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکنے لگیں۔

جولیا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو بھوسے کے ڈھیر پر پڑے پایا۔ چند لمحے وہ خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی رہی ۔ پھر فوراً ہی اس کا شعور جاگ اٹھا۔

شعور کے جاگتے ہی اس نے دیکھا وہ ایک پرانے فارم ہاؤس جیسے بنے ہوئے ایک لکڑی کے کیبن میں پڑی تھی۔ جہاں بھوسے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ جولیا وہاں اکیلی نہیں تھی ۔ بھوسے کے ڈھیر پر اس کے باقی ساتھی بھی تھے جو الٹے سیدھے اور ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

جولیا کی آنکھوں کے سامنے فوراً وہ منظر کسی فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا جب اس نے خود کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ہال نما کمرے میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے پایا تھا۔ پھر ان کے سامنے ایک خوبصورت اور چمکدار آنکھوں والی لڑکی آئی تھی۔ جس

نے ان سے اپنا تعارف مادام بلیک کے طور پر کرایا تھا۔ مادام بلیک نے ان پر واضح کر دیا تھا کہ اس نے ان سب کو گیاسن ایئر پورٹ کے ٹرمینل لاؤنج سے اغوا کیا تھا۔ وہ چاہتی تو ان سب کو وہیں ہلاک کر سکتی تھی لیکن اس نے جان بوجھ کر ان سب کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ پہلی اور آخری بار ان کے سامنے اپنے اصلی روپ میں آئی ہے اور وہ ان کے ساتھ کوئی خوفناک اور حیرت انگیز کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔ یہی نہیں مادام بلیک نے ان کے سامنے دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ انہیں کسی بھی صورت میں کرائم سٹی میں داخل نہیں ہونے دے گی۔ اور اگر وہ کسی بھی طرح کرائم سٹی میں داخل ہو گئے تو وہ لمحہ ان کی زندگی کا آخری لمحہ ہوگا۔

جولیا ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے صفدر کو ہوش آ گیا۔

''مس جولیا۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ ہم یہاں کیسے آ گئے۔'' ہوش میں آتے ہی صفدر نے اٹھ کر حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی ۔ تنویر نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور کراسٹی کو بھی ہوش آ گیا۔ ان سب کی حالت بھی صفدر سے مختلف نہیں ہوئی تھی اور انہوں نے بھی صفدر کی طرح ملے جلے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔

''میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ مادام بلیک نے تو کہا تھا کہ وہ ہمیں واپس ایئر پورٹ یا اس جہاز میں پہنچائے گی جس میں ہم

سوار تھے۔ مگر یہ بھوسے کا ڈھیر اور فارم ہاؤس۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس نے ہمیں یہاں کیوں پہنچایا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ جگہ ہے کہاں۔ کیا ہم ابھی تک جزیرہ گیاسن میں ہی ہیں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"یہ تو باہر نکلنے پر ہی پتہ چلے گا۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں سب سے پہلے باہر نکل کر دیکھنا چاہیے کہ ہم کہاں ہیں۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"آپ سب یہیں رکیں۔ میں دیکھ کر آتا ہوں۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر دائیں طرف موجود کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا لیکن اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ باہر کی طرف کھل گیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ مادام بلیک ہم سے کیا چاہتی ہے۔" کراسٹی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا چاہتی ہے سے تمہاری کیا مراد ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ ہم سے کوئی انوکھا اور حیرت انگیز اور خوفناک کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔ ایسا کون سا کھیل ہو سکتا ہے جو انوکھا بھی ہو حیرت انگیز بھی اور خوفناک بھی۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"وہ جو بھی کھیل کھیلے گی میں اس کا کھیل الٹا اس پر پلٹ دوں گی۔ اس نے مجھ سے چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ہمیں کسی بھی صورت میں کرائم سٹی میں داخل نہیں ہونے دے گی۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو اس نے بڑے دعوے کے ساتھ کی تھی۔" کراسٹی نے کہا۔

"یاد ہے مجھے۔ میں اسی چیلنج کے بارے میں ہی سوچ رہی ہوں۔ ہمیں ہر حال میں اس کے چیلنج کا جواب دینا ہے اور اس کے چیلنج کا جواب اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے کہ ہم راستے کی ہر دیوار توڑتے ہوئے کرائم سٹی پہنچ جائیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن پہلے ہمیں یہ تو معلوم کرنا چاہیے کہ ہم کہاں ہیں اور کرائم سٹی سے کتنی دور ہیں۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"طیارے میں سے جب ہم گیاسن ایئر پورٹ کے ٹرمینل لاؤنج میں گئے تھے اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے اور میری گھڑی کے مطابق ہمیں اس جگہ سے نکلے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے ہیں۔"۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"اٹھارہ گھنٹے۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس دوران ہمیں اغوا کرنے مادام بلیک کے ٹھکانے

تک پہنچنے اور پھر بے ہوش ہو کر یہاں تک لانے میں واقعی اٹھارہ گھنٹے لگے ہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کراسٹی کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور تنویر واپس آ گیا۔ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم اولینڈ کے تیسرے بڑے شہر اوکم میں ہیں۔ یہ اوکم کا شمالی علاقہ ہے جہاں چاروں طرف کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ فارم ہاؤس ہے جہاں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ شہر یہاں سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے آتے ہی کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"اس فارم ہاؤس کے اردگرد تو کوئی نہیں تھا اس لئے میں تھوڑا سا آگے چلا گیا تھا۔ جنوب کی طرف ایک پکی سڑک ہے۔ وہاں سے ایک ٹرالر گزر رہا تھا جس پر کسان شہر میں اپنے اجناس بیچ کر واپس آ رہے تھے۔ مجھے ان سے یہ سب معلوم ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب صبح کے پانچ بج رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"کیا تم نے اردگرد کا جائزہ لیا ہے۔ ہمیں یہاں کن ذرائع سے لایا گیا تھا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہاں سے تھوڑی دور کھیتوں میں ہیلی کاپٹر کے پیڈوں کے نشان ہیں۔ ہمیں یہاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے لایا گیا تھا۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"آؤ۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ سب فارم ہاؤس سے باہر آ گئے۔ باہر واقعی دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ وہاں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ دور کھیتوں میں کسان کام کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا ہم پیدل جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"تنویر نے کہا تھا کہ یہاں اس نے ٹرالر وغیرہ دیکھے ہیں۔ کسی سے بات کرتے ہیں۔ اگر کوئی سواری مل گئی تو ٹھیک ہے ورنہ مین سڑک پر جا کر ہمیں کوئی بس مل ہی جائے گی۔" صفدر نے کہا تو کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمارا سارا سامان جہاز میں رہ گیا ہے اور مادام بلیک نے ہماری جیبیں بھی خالی کر دی ہیں۔ اب ہم کریں تو کریں کیا۔" کراسٹی نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ اس بار ہمارا سابقہ بلیک کیٹ جیسی چالاک اور شاطر دماغ لڑکی سے پڑا ہے۔ ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوگا۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم یہاں سے نکلیں گے تب ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ ابھی تو ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم کرائم سٹی سے کتنی دور ہیں۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کچھ دور جا کر انہوں نے چند کسانوں سے بات کی۔ ایک کسان کی ٹریکٹر ٹرالی گندم کی بوریاں لے کر شہر جانے والی تھی۔

اس لئے انہوں نے ان سب کو شہر لے جانے کی حامی بھر لی۔ پھر آدھے گھنٹے بعد وہ ٹرالی پر گندم کی بوریوں پر بیٹھے شہر کی طرف جا رہے تھے۔ شہر تک پہنچتے پہنچتے انہیں چار گھنٹے لگ گئے۔

''کسی ہوٹل میں قیام کرنے کے لیے ہمیں پہلے کہیں سے رقم کا بندوبست کرنا پڑے گا۔'' ـــــ کراسٹی نے کہا۔ اس وقت وہ تمام ایک بارونق علاقے میں تھے۔

''صرف رقم سے کام نہیں چلے گا۔ ہوٹل میں رہنے کے لیے ہمیں اپنی شناخت بھی کرانی پڑے گی۔ اس کا کیا کریں گے۔ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ کی ریسٹ واچ میں چیف نے جو ڈیوائس لگا رکھی ہے کیا اس کی مدد سے آپ چیف سے بات کر سکتی ہیں۔'' کراسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ کر تو سکتی ہوں۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''تو پھر کسی جگہ جا کر چیف سے بات کریں۔ ہو سکتا ہے وہ اس مسئلے میں ہماری کوئی رہنمائی کر دیں۔'' ـــــ کراسٹی نے کہا۔

''نہیں۔ میں چیف سے بات نہیں کروں گی۔ چیف نے ہمیں فری ہینڈ دے رکھا ہے۔ ویسے بھی ہمیں مادام بلیک نے چیلنج کیا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اس کے چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے اور ہم جو بھی

کریں گے اپنے بل بوتے پر کریں گے۔'' ـــــ جولیا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''بالکل ٹھیک ہے۔ ہم سب کچھ اپنی مرضی سے کریں گے۔'' تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''یہاں رکنے اور پھر آگے بڑھنے کے لئے ہمیں شاید ایسے کام کرنا پڑیں جو شاید قانون کے دائرے میں نہ آتے ہوں۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا مطلب۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''وہ دیکھیں۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے ایک بھری پری سڑک کے کنارے پر موجود ایک عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سب نے چونک کر دیکھا تو انہیں عمارت پر ایک رین بو نامی کلب کا سائن بورڈ دکھائی دیا۔

''کیا آپ کا اس کلب میں جا کر جوا کھیلنے کا پروگرام ہے۔'' کراسٹی نے مسکرا کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم ایک مجرم تنظیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ کرائم سٹی میں لاقانونیت کا راج ہے اور وہاں اولینڈ کے سرکاری اہلکار نہیں جا سکتے۔ مگر کرائم سٹی کے جرائم پیشہ افراد یقیناً دوسرے شہروں میں آتے جاتے ہوں گے۔ ان کے ذرائع آمدورفت کیا ہیں اور وہ اپنی شناخت آخر کسی طرح چھپاتے ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے شہروں سے بھی جرائم پیشہ افراد کا کرائم سٹی میں آنا

جانا لگا رہتا ہوگا۔ اگر ہمیں ایسے افراد مل جائیں جن کا تعلق کرائم سٹی سے ہو تو ہم آسانی سے کرائم سٹی میں داخل ہو سکتے ہیں۔" کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے۔ ہمیں کسی دوسری مجرم تنظیم کا سہارا لے کر آگے بڑھنا ہوگا۔" ـــــ جولیا نے چونک کر کہا۔

"سہارا لے کر نہیں ۔ ان کے ذریعے اپنا راستہ بنا کر۔ اور ایسے افراد کا تعلق ہوٹلوں اور کلبوں کے بدمعاشوں سے ہی ہو سکتا ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گڈ۔ یہ واقعی اچھا راستہ ہے۔" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اس کلب میں ہمیں ایسے افراد نہ ملے تو۔" ـــــ جولیا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کلب میں ایسے افراد نہ ملے تو کیا ہوا ہمیں یہاں سے کوئی ایسی ٹپ تو مل سکتی ہے جو ہمارے لئے کارآمد ہو۔" ـــــ صفدر نے کہا۔

"لیکن اس کلب میں جا کر ہم کریں گے کیا۔" ـــــ کراسٹی نے کہا۔

"وہی جو ہم ہمیشہ کرتے ہیں۔" ـــــ تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"یعنی ایکشن۔" ـــــ کراسٹی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کیا حل ہو سکتا ہے۔ ایسے افراد سے اور کچھ نہیں تو ہمیں وافر اسلحہ اور اتنی رقم ضرور مل جائے گی جو ہماری

ضروریات پوری کر سکے۔" ـــــ تنویر نے کہا۔

"کیا کہتی ہیں مس جولیا۔" ـــــ کراسٹی نے جولیا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ان حالات میں اس سے بہتر واقعی اور کوئی راستہ نہیں ہے۔" جولیا نے کہا۔

"تو پھر چلیں۔" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔" ـــــ جولیا نے کہا اور پھر وہ عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ رین بو کلب کے ہال میں موجود تھے۔ کلب میں گو زیادہ رش نہیں تھا مگر وہاں میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد شکل وصورت سے ہی چھٹے ہوئے بدمعاش اور غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ کلب کے ویٹر بھی اسی ٹائپ کے تھے۔ ان کے علاوہ کلب کے دروازے اور کاؤنٹر کے پاس دو دو طاقتور اور بھاری بھرکم بدمعاش موجود تھے جن میں سے دو کے پاس مشین گنیں تھیں اور دو کے پہلوؤں کے دونوں جانب ہولسٹروں میں ریوالور موجود تھے۔ ان سب نے ایک دوسرے کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہے ہوں کہ وہ واقعی صحیح جگہ پر آگئے ہوں۔

"آپ سب میزوں پر جا کر بیٹھیں۔ میں کاؤنٹر مین سے بات کرتا ہوں۔" ـــــ تنویر نے کہا۔

"کیا بات کرو گے تم اس سے۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"آپ بیٹھیں تو سہی۔ میں اس سے صرف منیجر کے بارے میں پوچھوں گا۔"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"یہ پوچھنا ہے تو ہم سب چلتے ہیں۔"۔۔۔ کراسٹی نے کہا تو تنویر نے کاندھے اچکا دیے۔ وہ پانچوں کاؤنٹر کے پاس آگئے۔ جہاں کاؤنٹر کے پیچھے ایک بڑے چہرے والا غنڈہ ویٹروں کو شراب کے گلاس بھر بھر کر دے رہا تھا۔ ویٹروں اور ان بدمعاشوں نے ان کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ شاید یہ کلب ہر خاص و عام کے لئے تھا۔ جہاں شہر کے معزز اور غیر معزز افراد آتے جاتے رہتے تھے۔

"بولو۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے انہیں کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر روکھے لہجے میں کہا۔

"ہمیں کلب کے منیجر سے ملنا ہے۔"۔۔۔ جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"منیجر۔ تمہارا مطلب ہے سر ایڈمن سے۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"کیا کام ہے تمہیں اس سے۔ کیوں ملنا چاہتی ہو۔" کاؤنٹر مین نے کہا۔

"جو بھی کام ہے میں اس سے جا کر خود بتاؤں گی۔"۔۔۔ جولیا نے سنجیدگی سے اور سخت لہجے میں کہا۔

"باس اس طرح ہر ایرے غیرے سے نہیں ملتا کبھی تم۔ جاؤ بھاگ جاؤ یہاں سے۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ تمیز سے بات کرو مجھ سے۔ جانتے نہیں میں کون ہوں۔"۔۔۔ جولیا نے غرا کر کہا۔

"کون ہو تم۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے اس کا لہجہ سن کر چونک کر پوچھا۔

"میرا تعلق کرائم سٹی سے ہے۔ براسکی۔ براسکی نام ہے میرا۔" جولیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کرائم سٹی۔ براسکی۔ اوہ۔ کہیں تمہارا تعلق سی سی سے تو نہیں۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بوکھلاہٹ سی آگئی تھی۔

"یس۔ ہمارا تعلق سی سی سے ہی ہے۔"۔۔۔ تنویر نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ میں باس سے بات کرتا ہوں۔ ابھی بات کرتا ہوں۔"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بوکھلاتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر قدرے اطمینان آگیا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ کاؤنٹر مین کا سی سی سے کیٹ سینڈیکیٹ مطلب تھا۔ کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر کے دوسرے کونے پر جا کر کاؤنٹر کے نیچے سے ایک فون سیٹ نکالا اور جلدی جلدی نمبر

پریس کرنے لگا۔ پھر وہ رسیور میں نہایت دھیمی آواز میں بات کرنے لگا۔ جولیا اور اس کے ساتھی اس کے ہونٹوں کے ہلنے سے صاف دیکھ رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ کاؤنٹر مین اپنے باس کو واقعی کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں ہی بتا رہا تھا۔ اس نے فون بند کیا اور پلٹ کر ان کی طرف آ گیا۔

''باس نے آپ کو اپنے کمرے میں بلایا ہے۔'' کاؤنٹر مین نے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے اس کا کمرہ۔''۔۔۔۔ جولیا نے سر ہلا کر کہا۔

''میں ویٹر کو بلاتا ہوں۔ وہ آپ کو باس کے کمرے تک چھوڑ آئے گا۔''۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔ اس کے لہجے میں قدرے خوف کا عنصر شامل تھا۔ اولینڈ میں شاید ہی کوئی ایسا جرائم پیشہ شخص ہو جو کیٹ سینڈیکیٹ سے نہ ڈرتا ہو۔

''او کے۔ بلاؤ۔ جلدی۔''۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کاؤنٹر مین نے فوراً ایک ویٹر کو آواز دے کر بلا لیا۔

''جیکب یہ باس کے مہمان ہیں۔ انہیں باس کے کمرے تک چھوڑ آؤ۔''۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے ویٹر سے کہا۔

''او کے سر۔ آئیں۔''۔۔۔۔ ویٹر نے پہلے کاؤنٹر مین اور پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا اور ایک طرف چل پڑا۔ وہ سب اس کے پیچھے ہو لئے۔ کاؤنٹر کے دائیں طرف ایک راہداری تھی۔ ویٹر انہیں

راہداری میں لایا اور پھر راہداری کے آخری سرے پر آ کر وہ دائیں طرف مڑ گیا۔ کچھ آگے ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ ویٹر نے آگے بڑھ کر دروازے کے پاس رکتے ہوئے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور پھر اس نے دروازے پر انگلی سے تین بار مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس۔''۔۔۔۔ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''جیکب ہوں باس۔ آپ کے مہمانوں کو لایا ہوں۔''۔۔۔۔ ویٹر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اندر سے کھٹک کی آواز سنائی دی جیسے آٹو میٹک لاک کھلا ہو۔ ساتھ ہی تھوڑا سا دروازہ کھل گیا۔

''جائیں جناب۔ باس نے دروازہ کھول دیا ہے۔'' جیکب نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ تو جولیا آگے بڑھی اور اس نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے پورا کھول لیا۔

یہ خاصا بڑا اور قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کمرہ تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک دبلا پتلا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں جو بل کھاتی ہوئی اس کی قلموں سے ملی ہوئی تھیں۔ اس کی آواز جتنی بھاری تھی اس کا وجود اس کے بالکل برعکس تھا۔ اس کی آنکھیں بھی چھوٹی چھوٹی اور اندر کو دھنسی نظر آ رہی تھیں۔ وہ ان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

''آؤ۔ بیٹھو۔''۔۔۔۔ اس نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے

ہوئے کہا۔
''ہم یہاں بیٹھنے نہیں۔ تم سے ضروری بات کرنے آئے ہیں۔''
جولیا نے کرخت لہجے میں کہا۔
''بولو۔ کیا کہنا ہے۔'' ـــــ اس نے اپنے مخصوص لہجے میں
کہا۔
''کیا یہ جگہ بات کرنے کے لئے مناسب ہے۔'' ـــــ جولیا
نے آگے آ کر کہا۔
''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو۔ میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔''
اس نے کہا تو وہ سب اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
منیجر ایڈسن نے میز کے نیچے ہاتھ ڈالا اور کوئی بٹن پریس کیا تو کھلا
ہوا دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور اس کا لاک بھی لگ گیا اور ساتھ
ہی دیواروں پر ربڑ کی چادریں سی چڑھ گئیں۔
''لو۔ اب یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہو گیا ہے۔ اب نہ کوئی آواز
باہر سے اندر آ سکتی ہے اور نہ اندر کی آواز باہر جا سکتی ہے۔'' اس
نے کہا۔
''ایڈسن۔ کرائم سٹی سے تمہارا کیا تعلق ہے۔'' ـــــ جولیا
نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ایڈسن بری طرح
سے چونک پڑا۔
''کرائم سٹی سے۔ نہیں۔ میرا کرائم سٹی سے کوئی تعلق نہیں
ہے۔'' ـــــ ایڈسن نے فوراً کہا۔

''دیکھو۔ ہم کرائم سٹی سے آئے ہیں اور ہمارا تعلق کیٹ
سینڈیکیٹ سے ہے۔ تم جانتے ہو کہ کرائم سٹی میں ہمارا مکمل ہولڈ
ہے۔ وہاں ہماری اجازت کے بغیر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔''
جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔
''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو تم سب میرے سامنے
بیٹھے ہو۔ ورنہ میں اپنے سامنے کسی قریبی دوست کو بھی بیٹھنے کی
اجازت نہیں دیتا۔'' ـــــ ایڈسن نے کہا۔
''تم بھی اسے اپنی خوش قسمتی سمجھو کہ ہم تم سے بات کر رہے
ہیں۔ ورنہ ہمارے شک کے زمرے میں جو آتا ہے وہ اگلے ہی
لمحے موت کے بھیانک پنجوں میں پڑا تڑپ رہا ہوتا ہے۔'' جولیا
نے جواباً غرا کر کہا۔
''بہرحال بتاؤ۔ میرے پاس کیوں آئے ہو۔ میں سچ کہہ رہا
ہوں۔ میرا کرائم سٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج
تک سی سی سے کوئی دشمنی مول لینے کی کوشش کی ہے۔'' ـــــ ایڈسن
نے کہا۔
''لیکن کرائم سٹی میں ہم نے دو ایسے آدمیوں کو پکڑا ہے جو
کرائم سٹی کا قانون توڑ رہے تھے۔ ان سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو
انہوں نے رین بو کلب اور خاص طور پر تمہارا نام لیا تھا۔'' جولیا
نے کہا۔ اس کی بات سن کر صفدر اور دیگر ساتھی تحسین بھری نظروں
سے جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔ جولیا واقعی بے حد ذہانت سے کام

لے رہی تھی۔ جولیا کی بات سن کر ایڈسن بری طرح سے اچھل پڑا
تھا۔

''کیا کہا۔ میرا اور میرے کلب کا نام۔''۔۔۔۔ ایڈسن نے
تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ہاں۔ اس سے پہلے کہ ان سے مزید کچھ پوچھا جاتا انہوں
نے دانتوں میں چھپائے ہوئے زہریلے کیپسول چبا کر خودکشی کر
لی۔ تمہارا اور تمہارے کلب کا نام لینے کے بعد ان کا اس طرح خود
کشی کرنے کا مطلب واضح تھا کہ وہ کرائم سٹی کے خلاف کام کر
رہے تھے اور ایسا کام ظاہر ہے کیٹ سینڈیکیٹ کے مخالف ہی
کر سکتے ہیں۔''۔۔۔۔ جولیا نے اپنی ایک ایک بات پر زور دیتے
ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ایڈسن کا رنگ اڑ گیا۔

''نن۔نہیں۔ نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ میرا
ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے بھلا کیا ضرورت ہے کیٹ
سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے کی۔''۔۔۔۔ ایڈسن نے تھر
تھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہوسکتا ہے۔ کسی سرکاری ایجنسی نے تمہیں اس کام کے لئے
مامور کیا ہو۔''۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جلتی پر تیل ڈالتے ہوئے
کہا۔

''کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں بھلا

سرکاری ایجنسیوں کے لئے کیسے کام کر سکتا ہوں۔''۔۔۔۔ ایڈسن
نے اور زیادہ بوکھلا کر کہا۔

''دولت بہت بری چیز ہے مسٹر ایڈسن۔ دولت کے لئے کوئی
بھی کچھ بھی کر سکتا ہے۔''۔۔۔۔ صفدر نے مزید لقمہ دیا۔

''نہیں۔نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں دولت کا لالچی نہیں ہوں۔
میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے کسی کو کرائم سٹی میں نہیں بھیجا۔ وہ جو
کوئی بھی تھے انہوں نے مجھے پھنسانے کے لئے یہ سب کیا ہوگا۔
میں کیٹ سینڈیکیٹ کی طاقت جانتا ہوں۔ یہ بھلا کیسے ممکن ہے کہ
میں دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر لوں۔''۔۔۔۔ ایڈسن نے اسی
لہجے میں کہا۔

''تمہاری باتوں سے سچائی کی جھلک محسوس ہو رہی ہے۔ ایڈسن۔
لیکن۔''۔۔۔۔ جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

''لل۔لیکن۔لیکن کیا۔''۔۔۔۔ ایڈسن نے اس کی طرف خوف
بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمارا تعلق کلر گروپ سے ہے۔ ہم تم جیسے انسانوں کو سسکا
سسکا کر اور تڑپا تڑپا کر مارتے ہیں۔ مادام بلیک نے فی الحال ہمیں
یہاں چھان بین کے لئے بھیجا ہے۔ تمہاری باتوں سے ہم مطمئن
تو ہو گئے ہیں مگر اس کے باوجود ہمیں اپنا کام پورا کرنا پڑے گا۔
ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ ان دو افراد نے تمہارا اور تمہارے کلب کا
نام کیوں لیا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ان دونوں نے تمہارے کلب کے

کسی آدمی کے ساتھ مل کر سرکاری ایجنسیوں کے لئے ایسا کیا ہو۔
جب تک ہم تمہارے ایک ایک آدمی سے مل کر چھان بین نہیں کر
لیتے اس وقت تک ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔“ —— جولیا نے
کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں۔“ —— ایڈسن
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ کیا تمہارے کلب میں ہمارا رہنے کا انتظام
ہو سکتا ہے۔“ —— جولیا نے سکون بھری سانس لیتے ہوئے کہا۔
جیسے اس نے باتوں ہی باتوں میں ایک بہت بڑے جن کو بوتل
میں اتار لیا ہو۔

”ہاں۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ نیچے تہ خانے میں کئی رہائشی کمرے
ہیں۔ تم سب وہاں رہ سکتے ہو۔ میں تم سب کی خاطر مدارت میں
کوئی کمی نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہوگی میں ایک
منٹ سے پہلے تمہیں مہیا کروں گا۔ تم میرے جس آدمی کی طرف
انگلی اٹھاؤ گے میں اسے تمہارے سامنے اسی وقت کاٹ کر پھینک
دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ ایڈسن کا وعدہ۔“ —— ایڈسن نے
چاپلوسانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں اس طرح تعاون دینے کا سن کر
مادام بلیک بے حد خوش ہوں گی اور تم شاید نہیں جانتے مادام بلیک
جس سے خوش ہوتی ہیں اس کو مالا مال کر دیتی ہیں۔“ —— جولیا

نے دھیمی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ مادام بلیک کی خوشی کے لئے
میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔“ —— ایڈسن نے جولیا کی بات سن کر
اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ فی الحال تم ہمیں فوراً اس جگہ پہنچا دو۔ اس کے بعد
ہم تمہیں بتائیں گے کہ تمہیں ہمارے لئے کیا کرنا ہے۔“ —— جولیا
نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ آؤ۔ میں تم سب کو خود
تہ خانے میں لے چلتا ہوں۔“ —— ایڈسن نے کہا اور اٹھ کھڑا
ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر وہ بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران نے ٹیکسی ایک سڑک کے کنارے پر رکوائی اور ٹیکسی ڈرائیور کو وہیں رکنے کا کہہ کر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے سڑک کے کنارے پر ایک فون بوتھ دیکھا تھا۔

اس کے بریف کیس میں ان چار افراد کی تصویروں کا ہونا جنہیں اسی ہوٹل میں قتل کیا گیا تھا سے عمران کا ذہن جھنجھنا کر رہ گیا تھا۔ یہی نہیں اس کے بریف کیس میں مشین پسٹل اور چند فاضل میگزین بھی موجود تھے۔ ان میں سے چار میگزین بالکل خالی تھیں اور مشین پسٹل سے بارود کی باقاعدہ بو بھی آ رہی تھی جو اس بات کا بین ثبوت تھی کہ واقعی فائرنگ اسی سے کی گئی تھی۔

کوئی عمران کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور اس نے اس کا بریف کیس بھی کھول لیا تھا اور عمران کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا تھا۔ وہ ہمیشہ ہوشیار نیند سونے کا عادی تھا۔ ہلکے

سے بھی کھٹکے سے اس کی آنکھ کھل جاتی تھی مگر وہاں یہ سب ہو گیا تھا اس کے باوجود اس کی آنکھیں نہیں کھلی تھیں۔ یہ واقعی اس کے لئے حیرانی کے ساتھ ساتھ بے حد پریشانی کی بھی بات تھی۔ اگر بفرض محال کمرے میں بے ہوشی کی گیس بھی پھینکی جاتی تو اس کا بھی عمران کو فوراً پتہ چل جاتا اور اس کے لاشعور میں کہیں نہیں تھا کہ اس کے کمرے میں کوئی گیس پھیلائی گئی تھی۔

پولیس کے ہاتھ اسے گرفتار کرنے کا مضبوط ثبوت لگ چکا تھا۔ عمران اس الجھن میں پھنس کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے پولیس کو موجودگی میں غیر محسوس انداز میں ہاتھ جیب میں ڈال کر ایک چھوٹا سا کیپسول نکال لیا۔ پھر اس نے کیپسول انگلیوں میں توڑ دیا۔ جس سے نکلنے والی تیز اور زود اثر گیس نے ان پانچوں پولیس والوں کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا تھا۔ ان کے بے ہوش ہوتے ہی عمران نے فوراً مشین پسٹل، خالی میگزین اور وہ تصویریں دوبارہ بریف کیس میں رکھیں جو پولیس آفیسر نے نکال لی تھیں۔ ساری چیزیں رکھ کر اس نے بریف کیس بند کیا اور کمرے کا دروازہ کھول کر احتیاط سے باہر دیکھنے لگا۔

باہر راہداری خالی تھی۔ عمران فوراً کمرے سے نکل آیا۔ پھر وہ ہوٹل کے فائر ڈور کی طرف بڑھا اور پھر وہ اس فائر ڈور کے راستے ہوٹل سے باہر آ گیا۔ اس نے کمرے سے نکلنے سے پہلے اپنے چہرے

پر ماسک میک اپ اتار لیا تھا لیکن اب بھی اس کے چہرے پر
میک اپ تھا۔

ہوٹل سے باہر آ کر وہ دوبارہ مین دروازے سے اسی ہوٹل میں
آیا۔ اس نے کاؤنٹر پر جا کر ایک مختلف نام سے کمرہ حاصل کیا اور
پھر وہ کمرے میں آ گیا۔ عمران اصل میں ان کمروں کا جائزہ لینا
چاہتا تھا جہاں چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ
اسے دوبارہ اپنے کمرے میں بھی جانا تھا۔ کمرے میں اس نے
سونے سے پہلے خفیہ جگہ ایک نائٹ ویو کیمرہ لگایا تھا جو سگریٹ
لائٹر جتنا بڑا تھا۔ عمران چونکہ دوسروں سے مختلف انداز میں کام کرتا
تھا اس لئے وہ جب بھی کسی مشن پر کام کرتا تھا اپنی طرف سے وہ
ہر طرح کی احتیاط کرتا تھا۔ مادام بلیک اور اس کا سینڈیکیٹ جس
طرح سائنسی طریقوں سے غیر ملکیوں کا کھوج لگا رہا تھا۔ عمران کو
خدشہ تھا کہ وہ اس کے بارے میں بھی پتہ لگا سکتی ہے۔ ہو سکتا
ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں یا اس کے سونے کے دوران اس
کے کمرے میں کوئی آ جائے۔ اس سے پہلے کہ آنے والا اسے
جاگتے دیکھ کر وہاں سے فرار ہو جائے کم از کم اس خفیہ کیمرے میں
اس کی تصویر ضرور محفوظ ہو سکتی تھی۔ اب عمران کی یہی احتیاط اس
کے کام آ گئی تھی۔ اسے ان کمروں سے تو کچھ نہیں ملا تھا جہاں چار
غیر ملکیوں کو قتل کیا گیا تھا۔ لیکن عمران جب اپنے سابقہ کمرے
سے اس کیمرے کو نکال کر لایا اور اس نے کیمرے کو چیک کیا تو

اسے پہلے کمرے میں ایک برق سی چمکتی دکھائی دی۔ جس سے وہ
نیند کے عالم میں ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر اس نے کمرے کا
دروازہ کھلتے دیکھا۔ کمرے میں ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی
داخل ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا جس پر سائلنسر
لگا ہوا تھا۔ لڑکی نے سیاہ چست لباس پہن رکھا تھا۔ اس نے
کمرے میں آ کر دروازہ بند کیا اور کمرے کی لائٹ آن کر دی۔
پھر وہ عمران کے قریب آئی اور غور سے اسے دیکھنے لگی۔ اس کی
آنکھوں پر ایک تاریک چشمہ تھا۔ جسے عمران نے ایک نظر میں
پہچان لیا تھا کہ وہ نائٹ ویو گلاسز والا چشمہ ہے جس سے رات کی
تاریکی میں بھی دیکھا جا سکتا تھا۔ پھر عمران نے اس لڑکی کے لب
ہلتے دیکھے۔

"اوہ۔ یہ عمران یہاں کیا کر رہا ہے۔ یہ یہاں کب آ گیا۔ میں
تو یہاں گریٹ لینڈ کے ایجنٹس کو ہلاک کرنے آئی تھی۔ اور میں
نے ان چاروں ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں سی این ٹی گلاسز
سے اگلے کمروں میں جھانک رہی تھی کہ اچانک اس کمرے میں
میری نظر پڑ گئی۔ گلاسز میں اس کا دوہرا میک اپ دیکھ کر میں
حیران رہ گئی۔ اسی لئے میں نے اس کے کمرے میں سانک ایس
ٹی ریز فائر کی تھی تاکہ یہ بے ہوش ہو جائے۔ میں اسے پہچانتی
ہوں۔ میری نظریں دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ یہ سو فیصد عمران ہے۔
مگر۔ مجھے اس کے یہاں آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔"

لڑکی اس کے سامنے کھڑی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ پھر اس نے مزید کہا۔

"ہونہہ۔ یہ عمران خود کو بہت زیادہ ہوشیار اور چالاک سمجھتا ہے۔ ڈبل میک اپ کر کے اگر یہ سمجھتا ہے کہ یہ میری نظروں سے چھپ جائے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ بہت بڑی بھول۔ میں چاہوں تو اسے ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتی ہوں۔ جس طرح میں نے گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ یہ یہاں کیسے اور کیوں آیا ہے۔ مجھے اس پر نظر رکھنی ہوگی۔"..... لڑکی نے کہا۔

پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اسے کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا پنسل نما آلہ نکالا۔ اس نے آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو پنسل کا سرا چمکنے لگا اور اس میں سے ایک باریک سی سوئی نکل آئی۔

لڑکی نے آگے بڑھ کر عمران کا دایاں ہاتھ پکڑا اور پھر اس نے اس ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی پکڑ کر سوئی اس کی انگلی کے ناخن پر رکھ دی۔ اس نے انگوٹھے سے آلے کے پچھلے حصے پر دباؤ ڈالا تو سوئی کسی ڈرل کی طرح گھومنے لگی۔ دوسرے لمحے سوئی عمران کی انگلی کے ناخن میں اترتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ چھوٹی سی سوئی مکمل طور پر عمران کے ناخن میں سوراخ کر کے اس کی جلد میں اتر گئی۔ تب لڑکی نے پنسل نما آلہ ہٹا لیا۔ پھر اس نے اسی پنسل نما

آلے کے ایک اور بٹن کو پریس کیا تو اس بار آلے کے سرے سے لیزر لائٹ کی دھاری سی نکلی جو سوئی کی طرح باریک تھی۔ اس نے لیزر لائٹ عمران کی انگلی کے ناخن پر ادھر ادھر گھمانی شروع کر دی اور پھر اس نے لیزر آف کر کے آلے کو واپس ڈبیہ میں رکھا اور ڈبیہ جیب میں ڈال لی۔

"گڈ۔ میں نے عمران کی انگلی میں سیکو بارٹ پن اتار دی ہے اور اسے بریکر ریز سے لاکڈ بھی کر دیا ہے۔ اب عمران کو ہوش آئے گا تو نہ اسے درد کا احساس ہوگا اور نہ ہی اسے اپنی انگلی میں کسی سوئی کی موجودگی کا پتہ چل سکے گا۔ اس پن کی مدد سے عمران کو میں ایس ایس ویژن پر ہر لمحے اور ہر وقت مانیٹر کر سکتی ہوں۔ اس کی تمام ایکٹویٹیز کا مجھے علم رہے گا اور اگر عمران کسی طرح مجھ تک پہنچ بھی گیا تو میں ریموٹ سے اس پن کو بلاسٹ کر دوں گی۔ اس پن کے بلاسٹ ہوتے ہی عمران کا جسم چیتھڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔"..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے عمران کے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ایک الماری میں اسے عمران کا بریف کیس نظر آیا۔ اس نے بریف کیس باہر نکالا اور پھر وہ اپنے سپیشل چشمے سے بریف کیس کے لاک دیکھنے لگی۔ سپیشل گلاسز والے چشمے سے اسے بریف کیس کے اندرونی لاک کا پتہ چل گیا تھا۔ اس نے فوراً مخصوص نمبر ملا کر عمران کا بریف کیس کھولا اور پھر اس نے اپنا مشین پسٹل اس کے

بریف کیس میں رکھ دیا۔ کچھ سوچ کر اس نے جیبوں سے میگزین اور چار فوٹوگرافس نکال کر اس کے بریف کیس میں رکھے اور بریف کیس بند کر کے اسے دوبارہ لاک لگا دیا۔ پھر اس نے بریف کیس دوبارہ اسی الماری میں رکھا اور پھر اس نے ادھر ادھر اطمینان سے دیکھ کر مطمئن انداز میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس لڑکی نے جو کچھ بھی کیا تھا اس کا عمران کو علم ہو گیا تھا۔ اسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ لڑکی نے اس کے دائیں ہاتھ کی چھنگلی کے ناخن کے نیچے جو پن انجیکٹ کی تھی وہ اب بھی اس کی انگلی میں ہے اور یہ حقیقت تھی کہ عمران کو اس انگلی میں ہلکا سا درد یا اس پن کی چبھن کا احساس تک نہیں ہو رہا تھا۔ عمران اس بات سے پریشان ہو رہا تھا کہ وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی اس پن کی وجہ سے اسے مسلسل مانیٹر کر رہی تھی اور یہ ظاہر ہے عمران کے لئے بے حد خطرناک بات تھی۔ عمران نے اس لڑکی کے بارے میں سوچا۔ اس لڑکی نے ایک بار بھی خود کو ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ کون تھی اور وہ عمران کو کیسے جانتی ہے۔ لیکن اس نے ہوٹل میں جن چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا تھا ان کے بارے میں اس نے کہا تھا کہ اس نے جن چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا تھا ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا اور وہ ایجنٹس تھے۔ ان باتوں کو سامنے رکھ کر عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس لڑکی کا تعلق یقیناً کیٹ سینڈیکیٹ سے ہو گا کیونکہ ان دنوں کئی غیر ملکی ایجنٹس کیٹ سینڈیکیٹ کے خلاف وہاں کام کرنے

آ رہے تھے اور انہیں پراسرار طور پر ہلاک کیا جا رہا تھا۔

عمران کچھ سوچ کر ہوٹل سے نکلا اور پھر ایک ٹیکسی میں آ گیا۔ ٹیکسی میں وہ سارے راستے سوچ میں ڈوبا رہا تھا۔ وہ یونہی بے مقصد ہی ہوٹل سے نکلا تھا۔ پھر اسے ایک سڑک پر ٹیلی فون بوتھ نظر آیا تو اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ٹیکسی روکنے کے لئے کہا۔

ٹیلی فون بوتھ میں آ کر اس نے فون سیٹ کا رسیور اٹھا کر اس میں پے کارڈ ڈال دیا۔ پھر اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچ لی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ سیکو ہارٹ پن کا لنک سیٹلائٹ سے تھا۔ جس کے ذریعے اسے نہ صرف باقاعدہ مانیٹر کیا جا رہا تھا بلکہ اس کی آواز بھی سنی جا رہی تھی۔ لیکن اگر سیکو ہارٹ پن پر اندھیرا کر دیا جائے تو اس سے یہ فائدہ ضرور ہوتا تھا کہ ایس ایس مشین سے اس کی آواز نہیں سنی جا سکتی تھی۔

عمران نے چند نمبر پریس کئے تو فوراً ہی رابطہ ہو گیا۔

"یس۔ ڈارک کلب۔" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر ڈیکوزا سے بات کرنی ہے۔ میں اولینڈ سے بول رہا ہوں۔" ــــــ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن پلیز۔" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر ڈیکوزا بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں کرختگی اور سختی کا عنصر نمایاں تھا۔

"تم سکول ماسٹر سے ہیڈ ماسٹر تو نہیں بن گئے جو اس طرح دھاڑ رہے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"وہی جسے یہ معلوم ہے کہ تم صرف نام کے ماسٹر ہو۔ حقیقت میں تمہیں پوری اے بی سی ڈی بھی نہیں آتی" ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو۔ ایسی باتیں تو وہی کرتا ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے اچانک چونکتے ہوئے کہا گیا۔

"چلو شکر ہے تم نے کم از کم اپنے استاد کو پہچان تو لیا جو روز گن کر تمہارے سر پر سو چپتیں مارتا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم نے کیسے کال کر لی ہے۔ تم تو مجھے یکسر بھول ہی چکے تھے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے یکلخت قہقہہ لگا کر بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے دراصل تمہارے خوفناک چہرے سے ڈر لگتا ہے۔ میں ذہنی اور اعصابی طور پر کمزور واقع ہوا ہوں۔ اس لئے انتظار کر رہا تھا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ تمہارے چہرے پر جھریاں آ جائیں پھر تم

سے بات کروں گا۔ مگر میرے اس انتظار کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تمہاری غراہٹ پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے تم بوڑھے نہیں ہوئے۔ تمہاری غراہٹ سن کر میں مشکل سے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف ماسٹر ڈیکوزا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کیا کروں۔ اب اسی لہجے اور انداز میں بات کرنے کی عادت جو پڑ گئی ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"اسی لیے آج تک تم کسی سے شادی بھی نہیں کر سکے۔ تمہاری غراہٹ سن کر میں تو صرف بے ہوش ہوتے ہوتے بچا ہوں۔ یہی غراہٹ حسین اور نازک اندام لڑکیاں سن لیں تو یقیناً خوف سے ہلاک ہی ہو جاتی ہوں گی" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ماسٹر ڈیکوزا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"بہرحال بتاؤ کس لئے فون کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یقیناً ضروری کام ہوگا ورنہ تم اور مجھے کال کرو۔ ناممکن" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"ناممکن کو ہی ممکن بنانا ہے۔ بہرحال ایک چھوٹا سا کام ہے۔ کرو گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بتاؤ۔ اگر میرے بس میں ہوا تو میں ضرور کروں گا" ۔۔۔۔ ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"ہوٹل براس میں چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا اور وہ کسی سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتے تھے۔" ——— عمران نے کہا۔

"کیا جاننا چاہتے ہو۔" ——— ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"یہ کہ انہیں قتل کس نے کیا ہے۔ البتہ تمہیں میں اس قاتلہ کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ تمہیں صرف مجھے یہ بتانا ہے کہ یہ حلیہ کس کا ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"اوکے۔ حلیہ کیا ہے۔ بتاؤ۔" ——— ماسٹر ڈیکوزا نے کہا تو عمران نے اسے اس لڑکی کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ حلیہ تو ریڈ فاکس کا ہے۔" ——— دوسری طرف سے ماسٹر ڈیکوزا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ریڈ فاکس۔" ——— عمران نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا اصل نام لیڈی سارتا ہے۔ انتہائی زیرک، بے رحم اور سفاک قاتلہ ہے۔ اس کا ایک ذاتی کلب ہے۔ بظاہر تو وہ کلب چلاتی ہے لیکن حقیقت میں وہ اجرت پیشہ قاتلہ ہے۔ اب تک وہ بے شمار ایجنٹس کو ہلاک کر چکی ہے۔ وہ اپنا کام اس قدر صفائی اور چالاکی سے کرتی ہے کہ کسی بھی طرح پیچھے اپنا نشان نہیں چھوڑتی۔" ——— ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا کلب کہاں ہے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"اس کا کلب سٹار روڈ پر ہے۔ وہاں ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے جو سٹار بلڈنگ کہلاتی ہے اور اسی بلڈنگ میں اس کا کلب ہے اور وہ وہیں رہتی ہے۔" ——— ماسٹر ڈیکوزا نے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی اپنے کام میں ماسٹر ہو۔ اتنی جلدی تم مجھے اتنی معلومات دے دو گے مجھے اس کا یقین نہ تھا۔ بہرحال بولو۔ تمہارے اکاؤنٹ میں اس معلومات کے لئے کتنے ڈالر ٹرانسفر کروں۔" ——— عمران نے کہا۔

"جانے دو پرنس۔ ایک دوست دوسرے دوست سے رقم لیتا ہوا اچھا نہیں لگتا۔ ہاں اگر تم نے بعد میں مجھ سے کوئی اور انفارمیشن مانگی تو میں تم سے اس کا ڈبل معاوضہ لوں گا۔" دوسری طرف سے ماسٹر ڈیکوزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا بس تم خواب ہی دیکھتے رہنا کہ پرنس تمہیں ڈبل معاوضہ دے گا۔ گڈ بائی۔" ——— عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے اپنا پے کارڈ نکالا اور ٹیلی فون بوتھ سے باہر آ کر واپس ٹیکسی میں آ گیا۔

"سٹار روڈ چلو۔" ——— عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اگلے ایک گھنٹے میں وہ سٹار روڈ پر تھا۔ سامنے ایک بڑی اور شاندار بلڈنگ تھی۔ عمران نے بلڈنگ پر ایس ون کلب کا سائن بورڈ دیکھا تو وہ ٹیکسی سے باہر آ گیا۔ اس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا

اور پھر وہ قدم بڑھاتا ہوا اس بلڈنگ کی طرف جانے لگا۔

تھوڑی دیر میں وہ کلب کے مین ہال میں داخل ہو رہا تھا۔ ہال انتہائی وسیع اور شاندار تھا۔ اس میں دیواروں کے ساتھ جوا کھیلنے کی انتہائی جدید مشینیں نصب تھیں۔ درمیانی ہال میں بڑی بڑی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جہاں شراب کی محفلیں جمی ہوئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو خوبصورت اولینڈ نژاد لڑکیاں موجود تھیں۔ عمران سیدھا کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

''کیا میری حسن کی دیوی سے ملاقات ہو جائے گی۔'' عمران نے کاؤنٹر پر کھڑی ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حسن کی دیوی۔ کیا مطلب۔'' ـــــ لڑکی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس کی تلاش میں یونان اور یونان سے مصر گیا تھا۔ اہرام مصر سے معلوم ہوا کہ وہاں کی خوبصورت دیوی ہجرت کر کے اولینڈ چلی گئی ہے اور اس نے وہاں ایک کلب کھول لیا ہے۔'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آ گئی۔

''اوہ۔ آپ شاید مادام کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔'' لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب اس نے یہاں آ کر سارتا سے اپنا نام بدل کر مادام رکھ لیا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔'' ـــــ عمران نے جیسے بے چارگی

سے کہا۔

''ان کا اصل نام لیڈی سارتا ہی ہے۔ ہم انہیں عزت سے مادام کہتی ہیں۔ بہرحال وہ اپنے آفس میں موجود ہیں۔ کیا نام بتاؤں انہیں میں آپ کا۔'' ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا'' عمران نے کہا اور اس کی ڈگریاں سن کر لڑکی زور سے چونک پڑی۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں میں حیرت لہرائی پھر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

''مادام۔ کاؤنٹر سے ٹریسی بول رہی ہوں۔ پاکیشیا سے علی عمران آئے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔'' ـــــ لڑکی نے مودبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیس مادام۔'' ـــــ لڑکی نے دوسری طرف سے کچھ سنا اور رسیور رکھ دیا اور کاؤنٹر کے باہر کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کے قریب آنے پر اس نے عمران کو مادام کے آفس پہنچانے کے لیے کہا۔

''آئیں جناب۔'' ـــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس کے ساتھ چل پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ نوجوان نے دستک دی۔

"یس۔ کم ان۔" —— اندر سے مترنم آواز سنائی دی اور عمران کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔ نوجوان نے دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ اندر آفس شاندار انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک طرف میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک نہایت خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی۔ جس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"واہ۔ واہ۔ میں نے سچ ہی کہا تھا۔ اہرام مصر سے نکل کر حسن کی دیوی یہاں آ بیٹھی ہے اور اس بند کمرے میں اپنے حسن کے جلوے بکھیر رہی ہے۔" —— عمران نے اندر داخل ہو کر ڈھیٹ عاشقوں کے سے انداز میں کہا تو سامنے بیٹھی ریڈ فاکس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"آؤ۔ بیٹھو۔" —— ریڈ فاکس نے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا تو عمران احمقانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک نظر میں دیکھ لیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ریڈ فاکس اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"اب ایسی نظروں سے تو مجھے نہ دیکھو۔ اگر مجھے نظر لگ گئی تو۔ اس بار تو میں اپنے ساتھ کسی کالے دیو کو بھی نہیں لایا جو میری نظر اتارنے کا کام دیتا۔" —— عمران نے کنواری دلہنوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

"کس لئے آئے ہو یہاں۔" —— ریڈ فاکس نے کھردرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی آ گئی تھی۔

"اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔" —— عمران نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"جان کی امان۔ کیا مطلب۔" —— ریڈ فاکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اب اتنی بھی انجان نہ بنو۔ میں جانتا ہوں تمہارے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول ہے جس کا ایک بٹن پریس کرتے ہی یہاں میرے جسم کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔ سیکو بارٹ پن جو میری اس چھوٹی انگلی میں چھپی ہوئی ہے اس کو بلاسٹ کرنے کے لئے تمہیں اپنی صرف ایک انگلی کو ہی حرکت دینی پڑے گی۔" —— عمران نے اس کے سامنے چھوٹی انگلی لہراتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ تم کرو گے۔ سوچ کر بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو زندگی یا موت۔" —— ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کو نائٹ ویو کیمرے کی مدد سے سب کچھ پتہ چل چکا ہے اس لئے وہ اس سے ایزی ہو کر بات کر رہی تھی۔

"اندھا کیا چاہے گا دو آنکھیں۔ جس کے سامنے حسن کا اتنا حسین اور دلنشین شاہکار ہو وہ بھلا کبھی مرنے کی خواہش کر سکتا ہے۔" —— عمران نے ڈھیٹ عاشقانہ انداز میں کہا۔

"جس حسن کے شاہکار کی تم بات کر رہے ہو اس میں بجلیاں

بھری ہوئی ہیں جو اپنے مخالف کو ایک لمحے میں جلا کر خاکستر کر سکتی ہیں۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے حسن کے اس مجسمے سے دور ہی رہنا پڑے گا۔'' ـــــ عمران نے بوکھلانے کی شاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم سچ مچ زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ۔ اولینڈ میں تم کس لئے آئے ہو اور اس طرح میک اپ در میک اپ میں تمہارا ہوٹل براس میں رہنے کا کیا مقصد تھا۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کچھ بتانے سے پہلے میں تمہیں ایک چیز دکھانا چاہتا ہوں۔'' عمران نے کہا۔

''کون سی چیز۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے چونک کر کہا۔

''میری جیب میں ہے۔ اگر غلط نہ سمجھو تو نکال کر دکھاؤں۔'' عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ دکھاؤ۔ کیا چیز ہے وہ۔ اگر جیب سے کچھ بھی غلط نکالا تو میری انگلی ریموٹ کے بٹن پر ہی ہے۔ اس کے دبتے ہی یہاں تمہارے ہزاروں ٹکڑے بکھر جائیں گے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈرو نہیں۔ میرے پاس بم نہیں ہے۔ بس ایک چھوٹی سی ڈبیہ ہے۔ جس میں تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔'' ـــــ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سرپرائز۔ کیا مطلب۔ کیسا سرپرائز ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے چونک کر کہا۔ عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ ڈبیہ دیکھ کر ریڈ فاکس کی آنکھوں میں قدرے اطمینان آ گیا۔ عمران نے ڈبیہ اس کے سامنے رکھ دی۔

''کیا ہے اس میں۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے پوچھا۔

''مادام بلیک۔'' ـــــ عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر ریڈ فاکس بری طرح سے چونک پڑی۔

''مادام بلیک۔ کیا مطلب۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس ڈبیہ میں ایک مائیکرو فلم ہے۔ مائیکرو فلم میں ایک ایسا راز چھپا ہوا ہے جو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کیٹ سینڈیکیٹ کی اصل کرتا دھرتا یعنی مادام بلیک کون ہے۔'' ـــــ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا بکواس ہے۔ مادام بلیک ہزار پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں کیٹ سینڈیکیٹ کی بگ کیٹس بھی کچھ نہیں جانتیں۔ پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ مائیکرو فلم میں مادام بلیک کا راز ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا تھا کہ تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آئے گا۔ اسی

لئے میں نے مائیکروفلم تمہارے سامنے رکھ دی ہے۔ خود ہی دیکھ لو۔ پھر تمہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ مادام بلیک اصل میں کون ہے۔'' ——— عمران نے بڑے مضبوط اور ٹھوس لہجے میں کہا۔ ریڈ فاکس کی آنکھوں میں الجھن سی تیرتی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ عمران کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈبیہ کو اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

''کیا تم نے اس فلم کو دیکھا ہے۔'' ——— ریڈ فاکس نے عمران سے پوچھا۔

''ہاں۔'' ——— عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو پھر بتاؤ۔ کون ہے مادام بلیک۔ کہاں ہے وہ۔'' ——— ریڈ فاکس نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور ریڈ فاکس کے ہاتھ میں وہ ڈبیہ کھل گئی۔ ڈبیہ کھلتے ہی ریڈ فاکس کے حلق سے ایک ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت دوسری طرف الٹ گئی۔ اس کے گرتے ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ پھر دروازے پر لاک لگا دیکھ کر وہ تیزی سے میز کے دوسری طرف بڑھا جہاں ریڈ فاکس گری پڑی تھی۔ ریڈ فاکس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس کے ہاتھ یوں اٹھے ہوئے تھے جیسے کسی نے اسے جادو کی چھڑی لگا کر پتھر کی مورتی بنا دیا ہو۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور میز کے پیچھے سے نکل آیا اور پھر

وہ ریڈ فاکس کو لے کر صوفوں کے پاس آ گیا۔ اس نے ریڈ فاکس کو ایک صوفے پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے پلٹ کے میز کے قریب پڑی ہوئی کرسی اٹھائی اور اسے لے کر ریڈ فاکس کے سامنے آ گیا۔ ایک چھوٹا سا ریموٹ اس کے ہاتھ میں تھا جو اس نے ریڈ فاکس کے پاس گرا دیکھ کر اٹھا لیا تھا۔

''ہاں تو میری پیاری حسین چالاک اور مکار لومڑی۔ یہ ہے نا وہ ریموٹ جس کا بٹن پریس کر کے تم میرے جسم کے چیتھڑے اڑانا چاہتی تھی۔'' ——— عمران نے ریموٹ اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔ ریڈ فاکس نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی آنکھیں بدستور کھلی تھیں اور وہ جیسے عمران کو یک ٹک گھورے جا رہی تھی۔

''میں نے ایکٹی بوسٹ گیس کا استعمال کیا ہے ریڈ فاکس۔ یہ گیس صرف اعصابی نظام کو مفلوج کرتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم دیکھ سکتی ہو۔ سن سکتی ہو اور تمہارا ذہن بھی کام کر رہا ہے۔ صرف تمہاری زبان اور تمہارا جسم مفلوج ہے۔ تم نے میرے ساتھ جو کیا تھا میں وہی کچھ تمہارے ساتھ کرنے آیا ہوں۔ تم خود کو بہت چالاک اور عیار سمجھتی ہو نا۔ آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ چالاکی اور عیاری کسے کہتے ہیں۔'' ——— عمران نے کہا اس نے خفیہ جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لائٹر جیسا آلہ نکالا اور اس کا رخ ریڈ فاکس کی طرف کیا۔ پھر اس نے اس لائٹر کا بٹن پش کیا تو لائٹر کے ایک

حصے سے چمک سی نکلی ۔ اور وہ چمک ریڈ فاکس کی گردن میں جا کر گم ہو گئی۔ اس نے لائٹر نما آلہ واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے جیب سے ایک اور ڈبیہ نکالی۔ اس ڈبیہ کو کھول کر اس نے چھوٹے چھوٹے سکرو ڈرائیورز اور مائیکرو ویلڈنگ کرنے والے آلات نکالے اور پھر ایک سکرو ڈرائیور سے ریڈ فاکس کا ریموٹ کنٹرول کھولنے لگا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کا ایک حصہ کھول کر الگ کیا ۔ اور آلات سے اس کی باریک تاریں ایڈجسٹ کرنے لگا۔ تھوڑی سی سیٹنگ تبدیل کر کے اس نے ریموٹ دوبارہ بند کر دیا اور آلات ڈبیہ میں ڈال کر اسے واپس خفیہ جیب میں رکھ لیا۔

"لو ہو گیا کام ۔تم نے میری چھوٹی انگلی میں سیکو ہارٹ پن لگا رکھی ہے۔ میں نے لائٹر نما آلے سے تمہارے جسم میں بھی ایک ایسی ہی پن پیوست کر دی ہے۔ میں تو جانتا ہوں کہ سیکو ہارٹ پن کہاں ہے۔ مگر تمہیں اس بات کا کبھی علم نہیں ہو سکے گا کہ میں نے تمہارے جسم کے کس حصے میں پن پیوست کی ہے۔ اس پن کو عام طور پر مائیکرو پن بلاسٹر کہا جاتا ہے۔ میں اس پن سے یہ تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں مانیٹر کر سکوں مگر وہ پن اگر بلاسٹ ہو گئی تو تمہارا یہ خوبصورت جسم ایک لمحے میں ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا اور میں نے اس پن بلاسٹر کا لنک تمہارے اس ریموٹ کنٹرول سے کر دیا ہے۔ اب اگر تم مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کرو گی تو اس کے ساتھ ہی تمہارے جسم میں موجود پن بھی بلاسٹ ہو

جائے گی۔ یعنی مجھے ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی اپنی موت کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ دوسرے لفظوں میں اب ہم ایک ساتھ جئیں گے اور ایک ساتھ ہی مریں گے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریموٹ کنٹرول اس صوفے پر رکھ دیا جس پر ریڈ فاکس بیٹھی تھی۔

"اور ہاں۔ تمہیں ایک بات اور بتا دوں۔ میرے پاس بھی ایک ریموٹ کنٹرول ہے۔ اس ریموٹ کنٹرول کے کئی فنکشن ہیں جن کے پریس کرنے سے سیکو ہارٹ پن پر تو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ مگر جو پن تمہارے جسم میں ہے۔ اس ریموٹ کنٹرول سے میں اس پن کو بلاسٹ کر کے تمہیں ہلاک بھی کر سکتا ہوں۔ تمہارے جسم کو شاکس بھی دے سکتا ہوں اور تمہیں جب چاہوں اسی طرح ساکت بھی کر سکتا ہوں جیسی تم اب ہو۔ اگر میرا ریموٹ تمہارے پاس ہے تو تمہارا بھی ریموٹ میرے پاس ہے۔ اب ہم دونوں ریموٹ کنٹرولڈ ہیں۔ یہ دیکھو۔" ——— عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ نکالتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا ریڈ فاکس کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر صوفے سے گر پڑی۔ عمران نے اٹھ کر کرسی پیچھے ہٹائی اور ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کے بٹن کو پریس کیا تو ریڈ فاکس کو ایک بار پھر زور دار جھٹکا لگا اور اس بار اس کے منہ سے زور دار چیخ بھی نکل گئی۔ اس کا جسم حرکت میں

آ گیا تھا اور اب وہ زمین پر پڑی بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔

"بس۔ اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔" ——— عمران نے کہا تو ریڈ فاکس آہستہ آہستہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون خشک ہو گیا ہو۔

"تت۔تم۔تم۔" ——— ریڈ فاکس نے عمران کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول دیکھتے ہوئے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے کہتے ہیں جیسے کو تیسا۔ اٹھاؤ اپنا ریموٹ کنٹرول اور کرو اس کا بٹن پریس۔" ——— عمران نے مسکرا کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔ تم۔ تم۔" ——— ریڈ فاکس نے اسی لہجے میں کہا۔

"اب یہ تم تم نہ کرو اور جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ مل بیٹھ کر اطمینان سے باتیں کرتے ہیں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ فاکس چند لمحے اسے غضبناک نظروں سے گھورتی رہی۔ پھر اس نے صوفے سے اپنا ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور دوبارہ میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اپنی کرسی سیدھی کی اور اس پر بیٹھ گئی۔

"کیا اب میں بھی بیٹھ جاؤں۔" ——— عمران نے کہا۔

"بیٹھو۔" ——— ریڈ فاکس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

کہا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول سامنے میز پر رکھ دیا تھا۔ عمران مسکراتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"یہ شاید میری زندگی کی پہلی اور آخری غلطی ہے جو میں نے تمہیں ایک بار نہیں دو بار زندہ چھوڑ دیا تھا۔" ——— ریڈ فاکس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"دوبارہ ایسی غلطی نہ کرنا ورنہ لینے کے دینے اور پھر دینے ہی دینے پڑ جاتے ہیں۔" ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا چاہتے ہو۔" ——— ریڈ فاکس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں کیا جانتی ہو۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔" ——— ریڈ فاکس نے سر جھٹک کر کہا۔

"حیرت ہے۔ کیٹ سینڈیکیٹ کے لیے کام کرتی ہو اور اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔" ——— عمران نے کہا۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میں کیٹ سینڈیکیٹ کے لئے کام کرتی ہوں۔" ——— ریڈ فاکس نے چونک کر کہا۔

"گریٹ لینڈ کے جن چار ایجنٹس کو تم نے ہلاک کیا تھا وہ یہاں کیٹ سینڈیکیٹ کے خلاف ہی کام کرنے آئے تھے۔ لیکن

انہیں تم نے جا کر ہلاک کر دیا۔ اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں یا تو تمہارا تعلق بھی کیٹ سینڈیکیٹ سے ہے یا پھر تم نے یہ کام کیٹ سینڈیکیٹ کے لئے کیا ہے۔'' ـــــ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میرا کیٹ سینڈیکیٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' ریڈ فاکس نے فوراً کہا۔

''تو پھر تم نے یہ کام کیٹ سینڈیکیٹ کے لئے ہی کیا ہے۔'' عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

''یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ میں نے کیا کیا ہے کیا نہیں تم پوچھنے والے کون ہوتے ہو۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب یہ تمہارا ذاتی معاملہ نہیں رہا ریڈ فاکس۔ اب ہم دو ریموٹ یک جان ہو گئے ہیں۔ تم مجھے صرف ہلاک کر سکتی ہو مگر میرے ساتھ تم بھی ماری جاؤ گی۔ جبکہ میں تمہیں جو اذیتیں دے سکتا ہوں اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔'' ـــــ عمران نے اس بار غرا کر کہا۔

''عمران۔ کیا تم میرے جسم سے اس پن بلاسٹر کو نکال سکتے ہو۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے اچانک معصوم سی صورت بنا کر کہا۔

''نہیں۔'' ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''دیکھو۔ اگر تم میرے جسم سے پن بلاسٹر کو نکال دو تو میں

وعدہ کرتی ہوں کہ میں بھی تمہاری انگلی سے سیکو بارٹ پن ابھی نکال دوں گی۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''اس بات کا فیصلہ ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔ تم یہ بتاؤ۔ کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں تم کیا جانتی ہو۔'' ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''پھر ان کے لیے کام کیوں کرتی ہو۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''وہ اپنے کام کے لئے مجھے بھاری معاوضہ دیتے ہیں۔ میرا مطلب صرف معاوضے سے ہوتا ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''ڈیلنگ کون کرتا ہے تمہارے ساتھ۔'' ـــــ عمران نے پوچھا۔

''مادام بلیو۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''اور وہ تمہیں ٹیلی فون پر احکامات دیتی ہوگی۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ میں نے صرف فون پر ہی اس کی آواز سنی ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تمہارا چہرہ صاف بتا رہا ہے کہ تم

مادام بلیو کو بخوبی جانتی ہو اور تم اس سے ملاقات کے لئے کرائم سٹی بھی جاتی رہتی ہو۔'' ____ عمران نے کہا۔

''ہاں میں مادام بلیو کو جانتی ہوں اور کرائم سٹی بھی جاتی ہوں ۔ پھر۔'' ____ ریڈ فاکس نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تم مجھے کرائم سٹی میں لے جا سکتی ہو۔'' ____ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ میں ایسا کیوں کروں ۔'' ____ ریڈ فاکس نے اسے گھور کر کہا۔

''اگر تمہیں اپنی زندگی کی سلامتی چاہیے تو تم ایسا ضرور کرو گی۔ ورنہ۔'' ____ عمران نے کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔'' ____ ریڈ فاکس نے غرا کر کہا۔اسی لمحے عمران نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کیا تو ریڈ فاکس کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح سے چیخنے لگی۔ پھر اس کے جسم کو متواتر جھٹکے لگنے لگے۔ جیسے کرسی میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہو۔ پھر اچانک اسے جھٹکے لگنا رک گئے اور ریڈ فاکس یوں ہانپنے لگی جیسے میلوں دوڑ لگا کر آ رہی ہو۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے اور اس کا رنگ ایک بار پھر زرد ہو گیا تھا۔

''مل گیا ورنہ کا جواب ۔'' ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔تم۔تم ۔'' ____ ریڈ فاکس کے منہ سے نکلا۔

''ابھی میں نے ریموٹ کنٹرول کے بٹن کو صرف ایک بار پریس کیا۔ اگر میں اسے مسلسل پریس کئے رکھوں گا تو خود ہی سوچ لو تمہارا کیا حشر ہو گا۔'' ____ عمران نے کہا۔

''نن۔نہیں۔نہیں۔ بٹن پریس نہ کرنا۔ تت تم جو کہو گے میں وہی کروں گی۔ میں گیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی ۔'' ____ ریڈ فاکس نے کہا۔ عمران کے دیئے ہوئے ایک ہی جھٹکے نے جیسے اس کے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔

''گڈ۔شروع ہو جاؤ ۔'' ____ عمران نے کہا تو ریڈ فاکس چند لمحے اپنے سانس بحال کرتی رہی پھر اس نے عمران کو گیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔اس نے کرائم سٹی کے موجودہ حالات کے بارے میں بھی عمران کو تمام تفصیل بتا دی۔ مادام بلیو اوراس کے کلب کے بارے میں بھی اس نے عمران کو بتایا۔ مگر مادام بلیک کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ البتہ اس سے کام کرنے کے لئے مادام بلیو کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار مادام بلیک بھی اسے کال کر لیتی تھی۔

''کیا مادام بلیو ، مادام بلیک کو جانتی ہے ۔'' ____ عمران نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

’’نہیں۔ وہ بھی نہیں جانتی۔‘‘ ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

’’تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ بھی نہیں جانتی۔‘‘ ـــــــ عمران نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’میری ایک مرتبہ مادام بلیو سے بات ہوئی تھی۔ اس نے خود ہی بتایا تھا کہ مادام بلیک کیٹ کو سوائے خود اس کے اور کوئی نہیں جانتا اور نہ کبھی جان سکتا ہے۔‘‘ ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

’’اچھا۔ اب یہ بتاؤ۔ کرائم سٹی میں مجھے لے جانے کے لئے تم کیا کرو گی۔‘‘ ـــــــ عمران نے پوچھا۔

’’میں مادام بلیو سے بات کروں گی اور ان سے کہوں گی کہ بلیک ڈراپس کی ڈیلنگ کے لئے ایکریمیا یا گریٹ لینڈ کی ایک پارٹی ان سے ملنا چاہتی ہے۔ وہ انکار نہیں کریں گی کیونکہ میں نے کئی غیر ملکی پارٹیاں انہیں دی ہیں جو ان سے بڑے پیمانے پر بلیک ڈراپس کی ڈیلنگ کر رہی ہیں۔‘‘ ـــــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

’’گڈ۔ یہ اچھا طریقہ ہے۔ تو پھر کرو بات۔‘‘ ـــــــ عمران نے کہا۔ ریڈ فاکس چند لمحے اس کی جانب پریشان نظروں سے دیکھتی رہی پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگی۔

ایک بڑی سی فورڈ جیپ روسٹن سٹی کی طویل اور کشادہ سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ جیپ میں موجود جولیا اور اس کے ساتھی مقامی میک اپ میں سوار تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ وہ جس سڑک پر سفر کر رہے تھے وہ سڑک سیدھی کرائم سٹی جاتی تھی۔

جولیا نے رین بوکلب کے مینجر ایڈسن کو مکمل طور پر اس بات کا یقین دلا دیا تھا کہ ان کا تعلق کرائم سٹی کے کیٹ سینڈیکیٹ سے ہے اور ایڈسن ان کے سامنے بھیگی بلی بن کر رہ گیا تھا۔ جولیا نے اس سے کہا کہ روسٹن اور اس کے اردگرد کے علاقوں کا ایک تفصیلی نقشہ منگوا لیا تھا۔ اس نقشے کو دیکھ کر انہیں اس بات کا پتہ چلا تھا کہ شمالی طرف جانے والی سڑک سیدھی کرائم سٹی کی طرف جاتی ہے اور اگر سڑک سے ہٹ کر دس کلومیٹر شمال مغرب کی طرف سفر کیا جائے تو راستے میں ایک بڑا جنگل آتا تھا جو آدھے سے زیادہ

کرائم سٹی کی حدود میں تھا۔

کرائم سٹی کے پیشہ ور مجرموں نے ہر طرف حد بندی کر رکھی تھی۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی بھی کرائم سٹی میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ اس جنگل جس کا نام کورم جنگل تھا اس کا قبضہ بھی انہی کے پاس تھا۔ جرائم پیشہ افراد کرائم سٹی کے ساتھ ساتھ اس جنگل میں بھی پھیلے ہوئے تھے۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ اگر وہ اس جنگل میں جا کر کرائم سٹی میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو زیادہ سے زیادہ ان کا سامنا جرائم پیشہ افراد سے ہی ہوگا۔ سرحد پر انہوں نے جو سائنسی اور چیکنگ کے جدید نظام لگا رکھے تھے وہ ان جنگلوں میں نہیں ہوں گے۔ ویسے بھی کرائم سٹی جرائم کا گڑھ تھا اور وہاں شاید ہی کوئی شریف انسان بستا ہو۔ اس لئے تنویر کا کہنا تھا کہ انہیں اس شہر میں داخل ہونے کے لئے عام انداز سے ہٹ کر کام کرنا چاہیے اور ان کا انداز جارحانہ اور ان ایکشن ہونا چاہیے۔ وہ جب تک تیز رفتاری اور فورس کا مظاہرہ نہیں کریں گے ان کے لئے کرائم سٹی میں داخل ہونا مسئلہ بنا رہے گا۔ کرائم سٹی میں ہی مادام بلیو کا کلب تھا اور وہ لیبارٹری اور وہ سائنس دان بھی وہیں تھا جو بلیک ڈراپس اور اس جیسے زہریلے ڈرگز کو تیار کرتا تھا۔ ان کا خاتمہ کرنے کے لئے اگر انہیں سارے شہر کو بھی تباہ کرنا پڑے اور وہاں موجود ایک ایک آدمی کو بھی ہلاک کرنا پڑے تو انہیں کوئی تردد

اور افسوس نہیں ہونا چاہیے۔

ایسے افراد اور ایسے عناصر جو انسانیت کی تباہی کے لئے کام کرتے ہوں ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ جو کام اولینڈ کی حکومت اور غیر ملکی ایجنٹ نہیں کر سکے وہ کام انہیں کرنا ہے۔ ویسے بھی اس شہر میں ان سے تعاون کرنے والا اور ان کا خیر خواہ کوئی نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے ان پر رحم کرنا یا ان سے کسی تعاون کی توقع رکھنا سوائے حماقت کے کچھ نہیں تھا۔

کراسٹی نے بھی تنویر کی حمایت کی تھی اور اس نے بھی یہی کہا تھا کہ انہیں وہاں صرف کیٹ سینڈیکیٹ ہی نہیں بلکہ اس پورے شہر کو تباہ کر دینا چاہیے ورنہ ایک کیٹ سینڈیکیٹ کے ختم ہوتے ہی دوسرا کوئی سینڈیکیٹ معرض وجود میں آسکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کب تک یہاں آتے رہیں گے اور کس کس سینڈیکیٹ کا خاتمہ کرتے رہیں گے۔

ان دونوں کی دلیلیں سن کر جولیا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرائم سٹی میں بجائے پلاننگ اور حکمت عملی کا مظاہرہ کرنے کے فل فورس سے داخل ہوں گے۔ ان کے راستے میں جو بھی آئے گا وہ اسے نیست و نابود کر دیں گے۔ ان کا مقصد کیٹ کلب اور مادام بلیو تک پہنچنا ہے۔ انہیں مادام بلیو سے ہی مادام بلیک کا پتہ چل سکتا ہے اور وہ مادام بلیک کو اس کے سارے سینڈیکیٹ کے ساتھ

سبوتاژ کر دیں گے۔ اس کے بعد وہ ایسی کوششیں کریں گے کہ اس شہر کا کنٹرول دوبارہ ہولینڈ کو مل جائے پھر وہ اپنے قانون کے تحت انکے ساتھ جو بھی سلوک کرنا چاہیں کرتے رہیں۔

چنانچہ جولیا نے ایڈسن سے بھاری اسلحہ اور اپنی ضرورت کا سامان منگوالیا۔ اس قدر اسلحہ اور ان کی ضرورت کا سامان لانے پر ایڈسن کو حیرت تو ہو رہی تھی مگر جولیا نے اسے یہ کہہ کر سمجھا دیا تھا کہ انہیں ایک ایسے گروپ کا پتہ چلا ہے جو کیٹ سینڈ یکیٹ کے اصولوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور وہ کروم جنگل کے راستے کراٹم سٹی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کراٹم سٹی میں داخل ہو اسے ہر حال میں آگے بڑھنے سے روکنا ہے۔ جولیا نے ایڈسن کو یقین دلایا تھا کہ مادام بلیک اس کے تمام اخراجات پورے کر دے گی بلکہ وہ ان اخراجات سے کہیں زیادہ اسے مراعات دے گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر ایڈسن خوش ہو گیا تھا۔

جولیا نے اس سے بڑی رقم بھی حاصل کر لی تھی۔ پھر ایڈسن نے انہیں ذاتی کاروں میں روسٹن پہنچا دیا۔ یہاں انہوں نے ایڈسن کی مدد سے ایک فورڈ جیپ حاصل کی اور پھر وہ کراٹم سٹی کی طرف جانے والے راستے کی طرف جیپ دوڑانے لگے۔

”مس جولیا۔ آپ نے ابھی تک چیف سے رابطہ نہیں کیا۔ کیا چیف نے بھی ابھی تک آپ سے رپورٹ نہیں لی۔“۔۔۔۔ کراسٹی

نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ چیف نے مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہے۔ اور میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں چیف سے اپنا مشن مکمل ہونے کے بعد ہی بات کروں گی۔“۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کراسٹی اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔

”میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی ہے۔“۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”کون سی بات۔“۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

”مادام بلیک کی اس انوکھے، حیرت انگیز اور پراسرار کھیل کی بات۔ آخر وہ ہم سے کون سا کھیل کھیلنا چاہتی ہے اور اگر اس نے ہمارے ساتھ کوئی کھیل ہی کھیلنا تھا تو وہ اس طرح ہمارے سامنے کیوں آئی تھی۔“۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”اب یہ تو وقت آنے پر ہی پتہ چلے گا کہ وہ ہمارے ساتھ کون سا کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔ رہی بات سامنے آنے کی تو وہ خود کو بہت زیادہ چالاک ہوشیار اور عقلمند سمجھتی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ہمیں اپنا اصلی روپ دکھا رہی ہے۔ اگلی بار جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو ہم لاکھ کوششیں کریں تب بھی ہم اسے نہیں پہچان سکیں گے۔“۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہی تو میں پوچھ رہا ہوں۔ اسے ایسا کہنے کی کیا ضرورت

تھی۔" ـــــ تنویر نے کہا۔

"اگلی بار جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو اس سے خود ہی پوچھ لینا۔" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں کیوں مگر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے مادام بلیک اب بھی ہمارے آس پاس ہی ہے اور وہ ہمیں مسلسل دیکھ رہی ہے۔" تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ ایسا احساس کیوں ہو رہا ہے۔ تمہیں۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"مجھے اپنے اندر شدید بے چینی اور پریشانی کا احساس ہو رہا ہے اور میری چھٹی حس مجھے یہی احساس دلا رہی ہے کہ کوئی نہ صرف ہمیں دیکھ رہا ہے بلکہ وہ ہماری باتیں بھی سن رہا ہے۔" تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے مس جولیا۔" ـــــ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں بھی یہی احساس ہو رہا ہے۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ تنویر کو تو شاید یہ احساس اب ہوا ہے۔ لیکن جب مجھے فارم ہاؤس میں ہوش آیا تھا۔ اسی وقت مجھے ایسا لگا تھا جیسے کوئی خفیہ آنکھ ہمیں دیکھ رہی ہے۔" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"میرے پاس اپنی بات کو پروف کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اسی لئے میں نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اب کیا تمہیں ایسا کوئی ثبوت مل گیا ہے جو تمہیں یقین دلا رہا ہو کہ ہم کسی کی نظروں میں ہیں۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک ثبوت تو بہرحال مجھے مل گیا ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کیا۔" ـــــ ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

"ہمیں بذریعہ سیٹلائٹ چیک کیا جا رہا ہے اور ہماری ایک ایک حرکت پر باقاعدہ نظریں رکھی جا رہی ہیں۔" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیسے۔ یہ بات تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو۔" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری جیپ کا رنگ سلیٹی تھا۔ اب ذرا غور سے دیکھیں۔ کیا آپ کو اس رنگ میں کوئی تبدیلی نظر آ رہی ہے۔" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ چونک کر جیپ کا رنگ دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ اس کا رنگ تو اب براؤن براؤن سا لگ رہا ہے۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہی رنگ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمیں سیلائٹ سے براہ راست کرامک ویوز سے چیک کیا جا رہا ہے۔“ ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کرامک ویوز۔“ ——— ان کے منہ سے نکلا۔

”جی ہاں۔ آج کل سیلائٹ کی دنیا میں نئی اور جدید تبدیلی لائی گئی ہے۔ اگر کسی انسان یا خاص طور پر کسی اہم جگہ کو مسلسل مانیٹر کیا جانا مقصود ہو تو اس جگہ یا اس انسان کے پاس ایک خاص قسم کا آلہ رکھ دیا جاتا ہے جسے سیکو بارٹ سسٹم کہتے ہیں۔ جس جگہ سیکو بارٹ سسٹم کا آلہ رکھا گیا ہو۔ سیلائٹ سے نکلنے والی کرامک ریز فوراً اس کا احاطہ کر لیتی ہیں اور پھر انہی ریز سے دور کسی ویژول رسیور پر اسے آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ آلہ کسی انسان کے پاس ہو تو وہ جہاں جائے گا کرامک ریز اس کے ساتھ ساتھ ہی سفر کرتی ہیں اور وہ انسان مسلسل مانیٹر ہوتا رہتا ہے۔

کرامک ریز دوسری ریزوں کی طرح دکھائی نہیں دیتیں مگر ان ریز کا اثر سلیٹی اور سرخ رنگ پر ضرور پڑتا ہے۔ سلیٹی رنگ بدل کر براؤن نظر آنے لگتا ہے جبکہ سرخ رنگ سیاہ رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیپ کے رنگ کو تو آپ نے دیکھ لیا ہے۔ اب ذرا اپنی جیب سے اپنے سرخ رومال کو نکال کر دیکھیں۔ وہ اب آپ کو سیاہ دکھائی دے گا۔“ ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو

جولیا نے فوراً جیکٹ کی جیب سے رومال نکال لیا۔ اس کا رومال واقعی سیاہ سا دکھائی دے رہا تھا۔

”اوہ۔ تو ہم سب کرامک ریز کی زد میں ہیں اور وہ خفیہ آنکھیں جو ظاہر ہے مادام بلیک کی ہیں۔ وہ ہمیں مسلسل دیکھ رہی ہیں۔“ ——— کراسٹی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ ——— صفدر نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

”کیا کیسے ہو سکتا ہے۔“ ——— کراسٹی نے کہا۔

”کیپٹن شکیل نے کہا ہے کہ کرامک ریز صرف ایک خاص آلے کے استعمال سے احاطہ کرتی ہیں۔ اگر مادام بلیک نے بفرض محال ہمارے لباسوں میں کوئی خفیہ آلہ چھپا بھی دیا ہو تو ہم نے تو وہ لباس پہلے ہی تبدیل کر دیئے تھے۔ یہ تو وہ لباس ہیں جو مس جولیا نے ایڈسن سے منگوائے تھے۔ اور ہمارا سارا سامان اور جیپ بھی ہم نے ایڈسن سے لئے تھے۔“ ——— صفدر نے کہا۔

”ہو سکتا ہے۔ مادام بلیک نے ایسا آلہ ہمارے سامان یا پھر اسی جیپ میں ہی چھپا دیا ہو۔ ایڈسن بھی جرائم پیشہ انسان ہے اسے بھی تو وہ اس کام کے لئے مامور کر سکتی ہے۔“ ——— تنویر نے کہا۔

”تب ہمیں پھر فوراً یہیں رک جانا چاہیے۔ اگر ہم اسی طرح مادام بلیک کی نظروں میں رہے تو آگے جا کر ہم نہ جانے کن

خطرات میں گھر جائیں اور ہمارے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہ رہے۔'' ——— کراسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ ہمیں سب سے پہلے اس آلے کو ڈھونڈنا چاہیے۔ جو ہمارے سامان یا پھر اس جیپ میں ہے۔'' ——— تنویر نے کہا۔

''لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کس طرح کا آلہ ہے۔'' جولیا نے کہا۔

''وہ آلہ ہماری جیپ یا سامان میں نہیں ہے۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا تم اس آلے کے بارے میں جانتے ہو۔'' جولیا نے کہا۔

''بہت زیادہ تو نہیں جانتا مس جولیا مگر میں نے اس آلے اور اس سسٹم کے بارے میں ایک سائنسی میگزین میں پڑھا تھا۔ پھر اسی سلسلے میں ایک مرتبہ میری عمران صاحب سے بھی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بھی مجھے بتایا تھا کہ سیکو بارٹ آلہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مثلاً۔'' ——— جولیا نے پوچھا۔

''مثلاً۔ اس آلے کی شکل کسی ڈبیہ جیسی بھی ہو سکتی ہے۔ عام پن جیسی بھی اور چند ملی میٹر پن جتنی بھی جسے آسانی کے ساتھ انسانی جسم کے کسی بھی حصے میں اتارا جا سکتا ہو۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ مادام بلیک نے ہم میں سے کسی کے جسم میں وہ پن اتار دی ہے۔'' ——— صفدر نے کہا۔

''ہم میں سے کسی ایک کے جسم میں نہیں بلکہ ہم سب کے جسموں میں اس نے سیکو بارٹ پن انجیکٹ کر رکھی ہے۔'' کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہروں پر شدید حیرت لہرانے لگی تو اس نے جیپ سڑک کے کنارے پر روک دی۔

''آپ سب نیچے آ جائیں۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو ان سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر جیپ سے اتر آئے۔

''جیپ سے ذرا فاصلے پر آ جائیں۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب جیپ سے فاصلے پر آ گئے۔

''یہاں سے اب جیپ کو دیکھیں۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور انہوں نے جیپ کو دیکھا تو ان کے دور ہٹتے ہی جیپ کا براؤن نظر آنے والا رنگ دوبارہ سلیٹی ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ واقعی ہمارے دور ہٹتے ہی جیپ اصل رنگ میں واپس آ گئی ہے۔'' ——— کراسٹی نے کہا۔

''یہ صورتحال تو واقعی بے حد خراب ہے۔ مادام بلیک اگر اس طرح ہمیں دیکھتی رہی تو ہم اس کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔'' ——— صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”کیپٹن شکیل۔ تم بتاؤ۔ وہ آلہ ہمارے جسموں میں کہاں ہے۔“ جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں کو غور سے دیکھیں آپ کو خود ہی علم ہو جائے گا۔“ ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب اپنی اپنی انگلیوں کے ناخن دیکھنے لگے اور پھر انہیں اپنی مختلف انگلیوں کے ناخنوں پر نیلے رنگ کا ایک چھوٹا سا سپاٹ دکھائی دے گیا۔ یہ سپاٹ بہت ہلکا تھا مگر وہ سب چونکہ سیکرٹ ایجنٹس تھے اس لئے وہ سپاٹ ان کی نظروں سے کیسے چھپا رہ سکتا تھا۔

”اوہ۔ تو مادام بلیک نے سیکو ہارٹ پنیں ہمارے ناخنوں میں اتاری ہیں۔“ ـــــ جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سارے جسم میں بجلی سی سرایت کر گئی ہو۔ اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر یوں تڑپنے لگی جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ جولیا کو اس طرح گرتے اور تڑپتے دیکھ کر اس کے ساتھی بری طرح سے اچھل پڑے۔ مگر پھر اچانک ان کے منہ سے بھی تیز چیخیں نکلیں اور وہ بھی اچھل اچھل کر گرے اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔

جولیا کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بار پھر بھوسے کے ڈھیر پر پایا۔ خود کو بھوسے کے ڈھیر اور لکڑی کے اس کیبن میں پا کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی بھی وہیں موجود تھے۔ جولیا نے پریشانی سے ان کو دیکھا پھر وہ اٹھی اور تیزی سے کیبن سے باہر نکل گئی اور پھر دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کیونکہ یہ وہی جگہ تھی جہاں سے وہ پہلی بار نکلے تھے۔

”تو یہ ہے مادام بلیک کا کھیل۔ اس نے ہمیں بے ہوش کر کے پھر اسی جگہ پہنچا دیا ہے جہاں سے ہم چلے تھے۔“ ـــــ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ کرائم سٹی کی طرف بڑھے جا رہے تھے کہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے ان سے کہا تھا کہ انہیں باقاعدہ مانیٹر کیا جا رہا ہے۔ جس کا کیپٹن شکیل نے انہیں

ثبوت بھی دے دیا تھا۔ جولیا نے بے اختیار اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا۔ اس کے انگوٹھے کے ناخن پر نیلے رنگ کا سپاٹ بدستور موجود تھا۔ شاید مادام بلیک جان چکی تھی کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے ہماری انگلیوں کے ناخنوں میں سیکو بارٹ پنیں لگا رکھی ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھتے اس نے انہی پنوں کو چارج کر کے ہمیں بے ہوش کر دیا اور دوبارہ اسی فارم ہاؤس میں لا پھینکا۔ جولیا کا ذہن تیزی سے سوچتا چلا گیا۔

''مس جولیا۔'' ـــــ اچانک عقب سے جولیا نے کیپٹن شکیل کی آواز سنی تو وہ پلٹ پڑی۔ فارم ہاؤس سے کیپٹن شکیل، تنویر، صفدر اور کراسٹی باہر آ رہے تھے۔ شاید اس دوران انہیں بھی ہوش آ گیا تھا۔

''مادام بلیک نے واقعی ہمارے ساتھ زبردست کھیل کھیلا ہے۔ اس نے ہماری انگلیوں میں سیکو بارٹ پنیں انجیکٹ کر کے ہمیں جیسے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں دیکھ سکتی ہے، سن سکتی ہے بلکہ جب چاہے ہمیں ان پنوں کے ذریعے نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔'' ـــــ کراسٹی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور جس طرح اس نے ہمیں یہاں واپس لا پھینکا ہے۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ واقعی ہمارے ساتھ بلی چوہے کا کھیل کھیل رہی ہے۔'' ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہمیں جلد سے جلد ان پنوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ ورنہ ہم جہاں بھی جانے کی کوشش کریں گے وہ ہمیں ہر بار اسی طرح بے ہوش کر کے واپس یہیں لا پھینکے گی۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''لیکن ہم ان پنوں کو کیسے نکال سکتے ہیں۔ یہ ناخنوں کے اوپری حصے سے گزر کر شاید ہماری انگلیوں کی ہڈیوں میں اتری ہوئی ہیں۔'' ـــــ کراسٹی نے کہا۔ اس بار وہ سب پاکیشیا کے ایک ایسے علاقے کی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ جس پر انہیں سو فیصد یقین تھا کہ مادام بلیک ان کی باتوں کو نہیں سمجھ سکے گی۔

''لیکن ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ سیکو بارٹ پن کا بارٹ پوائنٹ ہمارے ملئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر مادام بلیک اس کا ڈسٹرکشن بٹن پش کر دے تو وہ ہمیں دور بیٹھی چند لمحوں میں ہلاک کر سکتی ہے۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس سارے سسٹم کے بارے میں تم بہتر طور پر جانتے ہو۔ تم بتاؤ اس پن سے ہم نجات کیسے حاصل کریں۔ کیا اس کے لئے ہم اپنی ایک ایک انگلی کاٹ کر پھینک دیں۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اس سے ایک طریقے سے بچا جا سکتا ہے۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ کیسے۔ جلدی بتاؤ۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''اگر ہم ان انگلیوں پر ربڑ کے سیاہ خول چڑھا لیں تو سیٹلائٹ

کر اسک ریڈ لنگ ان چیوں سے ختم ہو جائے گا۔ پھر مادام بلیک نہ ہمیں مانیٹر کر سکے گی اور نہ ہی وہ ہمارے خلاف کچھ کر سکے گی۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ربڑ کے خول ہم لائیں گے کہاں سے۔ ہم تو شہر سے ایک بار پھر کئی کلومیٹر دور آ گئے ہیں۔ اور کیا مادام بلیک ہمیں آسانی سے انگلیوں پر ربڑ کے خول چڑھانے دے گی۔'' ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مادام بلیک کی آنکھوں میں وقتی طور پر دھول جھونکنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہماری جن انگلیوں میں سکلو بار چپیں لگی ہوئی ہیں۔ ان انگلیوں کو ہم دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں چھپا لیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بھی ان چپوں سے وقتی طور پر ہمیں چھٹکارہ مل جائے گا۔ پھر شہر سے ہم ربڑ کے سیاہ خول حاصل کریں گے اور کسی ڈارک روم میں جا کر ان خولوں کو اپنی انگلیوں پر چڑھا لیں گے۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ آئیڈیا۔ اگر ایسا ممکن ہے تو اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے۔'' ـــــ کراسٹی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''مگر ہم ایک بار پھر اسلحے سے محروم ہو چکے ہیں۔ کیا اب ہمیں دوبارہ جا کر ایڈسن سے ملنا ہوگا۔ اب تک تو شاید اسے بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارا تعلق کیٹ سینڈیکیٹ سے نہیں تھا۔ ہم نے اسے بے وقوف بنایا تھا۔ ایسی صورت میں دوبارہ ہماری مدد تو درکنار وہ تو

ہمیں دیکھتے ہی شوٹ کر دے گا۔'' ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب ہمیں کرائم سٹی میں جانے کا کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔ یہ کام ہم بعد میں کر لیں گے۔ پہلے ہم ان دشمن چپوں سے تو نجات حاصل کر لیں۔'' ـــــ تنویر نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی مٹھیوں میں پکڑ کر ایک بار پھر چل پڑے۔

''مس جولیا۔ شہر میں جانے کے بجائے کیوں نہ ہم ان کسانوں سے جا کر بات کریں۔ ان کے پاس شاید پائپوں کے سیاہ ٹکڑے مل جائیں جنہیں ہم خولوں کی طرح اپنی انگلیوں پر چڑھا لیں۔ ان سے بھی ہمارا کام بن سکتا ہے۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ۔'' ـــــ جولیا نے کہا اور پھر وہ سب کھیتوں کی طرف چل پڑے۔ شام ہو رہی تھی۔ کسان کھیتوں سے اپنا کام ختم کر کے واپس جا رہے تھے۔ ان میں سے کئی کسان انہیں پہچانتے تھے کیونکہ وہ ان کی ہی مدد سے شہر گئے تھے۔ انہیں دوبارہ وہاں دیکھ کر وہ سب حیران ہو رہے تھے۔ صفدر نے ان کسانوں سے بات کی تو ایک کسان نے کہا کہ اس کے گھر میں سیاہ رنگ کا پائپ ہے۔ چنانچہ وہ سب اس کے ساتھ ہو لئے۔

اس کسان نے انہیں سیاہ پائپ دکھایا تو ان کی آنکھیں چمک

انھیں۔ سیاہ پائپ خاصا موٹا اور لمبا تھا۔ انھیں چونکہ پائپ کے چھوٹے چھوٹے پانچ ٹکڑوں کی ضرورت تھی۔ اس لیے ان کے کہنے پر اس کسان نے انہیں وہ ٹکڑے کاٹ دیے۔ ان کے کہنے پر کسان نے ان ٹکڑوں کے ایک ایک سرے آگ جلا کر آپس میں جوڑ دیے۔ اب صرف انہیں ان ٹکڑوں کو کسی ڈارک روم میں جا کر اپنی انگلیوں پر چڑھانا تھا۔ وہ انگلیوں سے ہاتھ نہیں ہٹا رہے تھے کیونکہ مادام بلیک کیٹ سیکو ہارٹ پن سے لنک ختم ہوتے ہی انہیں نقصان بھی پہنچا سکتی تھی۔ پھر اس مسئلے کا بھی انہیں ایک حل مل گیا۔

جولیا کے کہنے پر کسان نے دو تین بوریوں پر بوریاں چڑھا کر انہیں سیاہ کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پائپ کے پانچوں ٹکڑے اس نے ان بوریوں میں ڈال دیے۔ سب سے پہلے جولیا نے اس بوری میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے بوری کے اندر ہی اپنی انگلی پر پائپ کا ایک ٹکڑا چڑھا لیا۔ پائپ کے سیاہ ٹکڑے کو اچھی طرح اپنی انگلی پر ایڈجسٹ کر کے اس نے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے۔ وہ سب جولیا کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔

شاید وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ جولیا کے اس طرح ہاتھ باہر نکالنے پر مادام بلیک کی طرف سے کیا ری ایکشن ہوتا ہے۔ مگر کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر ان سب نے باری باری بوری میں ہاتھ ڈال کر اپنی انگلیوں پر پائپ کے ٹکڑے چڑھا لئے۔ پھر جولیا

نے جیب سے اپنا سرخ رومال نکالا تو رومال سرخ رنگ کا ہی تھا جس کا مطلب تھا کہ سیٹلائٹ سے آنے والی کرامک ریز کا ان پنوں سے رابطہ ختم ہو گیا ہے۔

اب مادام بلیک نہ انہیں دیکھ سکتی تھی۔ نہ ان کی آوازیں سن سکتی تھی اور نہ ہی انہیں نقصان پہنچا سکتی تھی۔ انہوں نے اس کسان کا شکریہ ادا کیا جو انہیں یہ سب کرتے حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ باہر آئے اور ایک بار پھر شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس بار بھی انہیں ایک ٹرالے میں ہی سفر کرنا پڑا تھا۔

شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ ٹرالے سے اتر گئے تھے۔ انہوں نے چونکہ مادام بلیک کی آنکھوں میں دھول جھونک دی تھی اس لئے انہیں خدشہ تھا کہ مادام بلیک اب کوئی گروپ بھیج کر ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے بہتر تھا کہ وہ دوبارہ ان راستوں کا انتخاب نہ کرتے جہاں وہ پہلے گئے تھے۔

اس شہر میں شام ہوتے ہی کئی گیم ہاؤس کھل جاتے تھے۔ اب ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ کسی گیم ہاؤس میں جائیں اور بڑی رقم حاصل کریں۔ چنانچہ صفدر اور تنویر ایک گیم ہاؤس میں گئے اور وہاں سے خاصی بڑی رقم لے آئے۔ اس رقم سے انہوں نے کمرشل پلازہ میں جا کر شاپنگ کی اور پھر ایک ہوٹل میں آ گئے۔ صفدر اور تنویر گیم ہاؤس سے چند افراد کے آئی کارڈ بھی

پار کر لائے تھے۔ انہوں نے بازار سے میک اپ باکس اور ہلکا پھلکا اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ میک اپ کر کے انہیں آئی کارڈ کی شناخت کے مطابق ہوٹلوں میں رہائش بھی مل گئی تھی۔ اگلے دن وہ روشتن میں تھے۔ اس بار انہوں نے سمندری راستے سے کرائم سٹی میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

شہر اور اس کی تعمیرات کا نقشہ حاصل کرنے میں انہیں کوئی مشکلات پیش نہ آئیں۔ اس نقشے کے مطابق انڈر گراؤنڈ جو سیوریج سسٹم بنایا گیا تھا اس کے بڑے بڑے پائپوں کا جال پورے شہر میں پھیلا ہوا تھا اور پھر مین پائپ کو اندر سے گزار کر سمندر کے شمال جنوبی حصے میں نکال دیا گیا تھا جس سے شہر کا سارا گندا پانی وہاں گرتا تھا۔ یہ پائپ دو پہاڑوں کے درمیان بنے ہوئے راستے میں گرتا تھا۔ جہاں سے سمندر گزرتا تھا۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ان پائپوں میں سفر کریں گے اور انہی پائپوں کی مدد سے شہر میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے روشتن سے اپنے مطلب کا سامان خریدا اور پھر ایک لانچ میں آ گئے۔ روشتن سے دور وہ سب غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اترے اور پھر اندر ہی اندر اس طرف تیرنے لگے جس طرف شہر کے گندے پانی کے اخراج کے پائپ لگے ہوئے تھے۔

تقریباً دو گھنٹوں بعد وہ اس پائپ میں تھے۔ گندے پانی سے

بچنے کے لئے انہوں نے غوطہ خوری کے لباس نہیں اتارے تھے اور پائپ میں تعفن اور زہریلی گیس سے بچنے کے لئے انہوں نے گیس ماسک پہن رکھے تھے۔ پائپ میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ہیوی ٹارچیں روشن کر لی تھیں جو پائپوں کے اندھیرے میں ان کی معاون ثابت ہو رہی تھیں۔

سیوریج سسٹم کا نقشہ جولیا کے پاس تھا اور وہ اس نقشے کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے گندے پانی کا اخراج اور دباؤ بڑھتا جا رہا تھا جس سے انہیں آگے قدم بڑھانے میں خاصی مشکل پیش آ رہی تھی مگر وہ چلتے رہے۔ تقریباً چار گھنٹے وہ ان پائپوں میں چلتے رہے۔ پھر ایک جگہ جولیا نے انہیں رکنے کے لئے کہا۔

''کیا ہوا۔ آپ رک کیوں گئی ہیں؟'' ـــــــ صفدر نے آگے بڑھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ جولیا ٹارچ کی روشنی میں نقشے کو دیکھ رہی تھی۔

''ہم کرائم سٹی میں تقریباً دس کلومیٹر آگے بڑھ آئے ہیں۔ یہ دیکھو جس جگہ ہم کھڑے ہیں۔ یہاں اوپر کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں یہیں سے باہر نکل جانا چاہیے۔ اگر ہم شہر میں نکلے تو ہم یقیناً کسی نہ کسی کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اگر ہم کھیتوں سے نکلیں گے تو ہمیں غوطہ خوری کے ان لباسوں سے بھی نجات مل جائے گی اور شہر میں جانے بھی ہمیں کوئی

مسئلہ نہیں ہوگا۔" ---- جولیا نے کہا۔

"بالکل مناسب خیال ہے۔ آپ یہیں رکیں میں اوپر جا کر دیکھتا ہوں۔" ---- تنویر نے کہا۔ پھر اس نے کاندھوں سے بھاری بیگ اتار کر صفدر کو دیا اور ایک دیوار کے پاس آ گیا۔ جہاں آہنی سیڑھیاں اوپر جاتی نظر آ رہی تھیں۔ ان کے سروں پر ایک مین ہول کا بڑا سا فولادی ڈھکن تھا۔ تنویر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر گیا اور پھر اس نے احتیاط سے مین ہول کے آہنی ڈھکن پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ ڈھکن کافی وزنی تھا مگر وہ فکسڈ نہیں تھا۔ تنویر نے ڈھکنا کھسکایا اور وہاں پیدا ہونے والی جھری سے کان لگا دیئے۔ وہ باہر کی سن گن لے رہا تھا۔ باہر خاصا اندھیرا تھا۔ مگر کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ احتیاط کے طور پر ان سب نے اپنی ٹارچیں آف کر دی تھیں۔

باہر خاموشی محسوس کر کے تنویر نے ڈھکنے کو دھکیل کر ہول سے ہٹا دیا۔ پھر اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور ایک اور سیڑھی چڑھ کر ہول سے سر نکال کر باہر دیکھنے لگا۔ وہ کھیتوں سے دور ایک خاموش اور ویران علاقہ تھا۔ دور دور تک کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔ باہر آ جائیں۔" ---- تنویر نے سر نیچے کر کے کہا اور پھر وہ ہول کے کناروں پر ہاتھ جما کر اپنے جسم کو اٹھا کر ہول سے باہر نکل آیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ہول سے

باہر تھے۔ ہول سے باہر نکل کر انہوں نے سانس روک کر غوطہ خوری کے لباس اتار کر اسی ہول میں پھینک دیئے۔ ان کے بیگ بھی گندگی سے بھرے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے بیگوں سے اپنی ضرورت کا سامان اور اسلحہ نکالا اور خالی بیگوں کو بھی ہول میں پھینک کر اس پر ڈھکن رکھ دیا۔

"ہم شہر سے کتنی دور ہیں۔" ---- صفدر نے جولیا سے پوچھا۔ جولیا نے شہر کا نقشہ زمین پر رکھا اور وہ سب جھک کر نقشے کو دیکھنے لگے۔

"ہم شہر سے تقریباً سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ اگر ہم اس طرف پیدل سفر کریں تو شہر تک جاتے جاتے ہمیں کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔" ---- جولیا نے کہا۔

"جانا تو پڑے گا ہی۔ اب بھلا ہمیں یہاں کوئی سواری تو میسر نہیں آ سکتی۔" ---- کراسٹی نے کہا۔

"تو پھر چلو۔" ---- جولیا نے کہا اور پھر وہ نقشے کے مطابق چلنے لگے۔ دور دور تک کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے ٹارچیں روشن کر کے کھیتوں کی پگڈنڈیوں پر چل رہے تھے۔ پھر وہ فصلوں میں آ گئے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک جولیا چلتے چلتے رک گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"میں نے شمال میں کچھ لوگوں کی نقل و حرکت دیکھی ہے۔ کون

لوگ ہو سکتے ہیں۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی روشنیوں کی جھلک دیکھی ہے۔ ہو سکتا ہے مادام بلیک کا کوئی نگران گروپ ہو جو ان اطراف کی حفاظت پر مامور ہو۔" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اگر ہم ان کی نظروں میں آگئے تو ہم بری طرح سے پھنس جائیں گے۔" ـــــ کراسٹی نے کہا۔

"تنویر۔ تم پیچھے ہٹ کر جنوب کی طرف سے چھپ کر جاؤ اور ان کے قریب جا کر دیکھو۔ وہ کون ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے۔" جولیا نے ایک لمحہ سوچتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے جھکے جھکے انداز میں دوڑتا چلا گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ کافی فاصلے سے مڑ کر جنوب کی سمت جائے گا تاکہ وہ ان کے سامنے نہ پہنچ جائے بلکہ عقب میں جا کر ان کا پتہ لگائے۔

"میرا خیال ہے ہمیں ابھی اسی طرح آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔ نہ جانے وہ کون لوگ ہوں اور وہ کس طرح کے اسلحے سے لیس ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم غلط فہمی میں ہی مارے جائیں۔" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں واقعی صحیح اندازہ ہونا چاہیے۔ چلو۔ آگے چلتے ہیں۔" ـــــ جولیا نے کہا اور پھر انہوں نے اپنا اسلحہ سنبھالا اور پھر وہ تیزی سے جھکے جھکے انداز میں فصلوں میں بھاگنے لگے۔ کافی فاصلے پر جا کر انہوں نے اپنا رخ بدلا اور

پھر انہیں وہاں ایک بڑا سا زرعی فارم دکھائی دیا۔ اب وہ محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔ چند ہی لمحوں وہ زرعی فارم کے احاطے کے قریب پہنچ گئے۔ وہ فصلوں میں چھپ کر دیکھ رہے تھے۔ زرعی فارم کے اردگرد بے شمار مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے۔

"تم یہیں رکو۔ میں آگے جا کر دیکھتی ہوں۔ جب تک میں کاشن نہ دوں کوئی آگے نہیں آئے گا۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"لیکن مس جولیا۔ آپ اکیلی۔" ـــــ کراسٹی نے کہنا چاہا۔

"میں جو کہہ رہی ہوں اس پر عمل کرو۔" ـــــ جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو کراسٹی خاموش ہو گئی۔ ان کے سامنے ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جولیا زمین پر لیٹی کراسنگ کرتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ آگے جا کر وہ کمرے کی آڑ لیتی ہوئی فارم کی مرکزی دیوار کے پاس پہنچ گئی۔ اب وہ بے حد محتاط ہو گئی تھی کیونکہ اس کی ذرا سی آہٹ بھی وہاں موجود مسلح افراد کو چوکنا کر سکتی تھی۔

دیوار کے ساتھ لگ کر جولیا چند لمحے دوسری طرف کی آہٹ لیتی رہی پھر وہ دھیرے دھیرے دیوار کے ساتھ چلنے لگی۔

"ہیری۔ ہیری۔ میری بات سنو۔" ـــــ اچانک دائیں طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار وہیں دبک گئی۔

''یس باس۔'' ـــــ چند لمحوں بعد قدموں کی آواز کے ساتھ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا سارا گروپ یہاں پہنچ گیا ہے۔'' ـــــ پہلے آدمی کی آواز سنائی دی۔

''یس باس۔ آرکی ابھی ابھی اپنے ساتھ پچاس مسلح افراد کو لے آیا ہے۔ اب ہماری تعداد سو سے زائد ہو گئی ہے۔'' ـــــ ہیری نامی آدمی نے کہا۔

''بہت خوب۔ ان سب کو تیار کرو۔ ہمیں ان سب کو لے کر سی پوائنٹ کی طرف جانا ہے۔'' ـــــ باس نے کہا۔

''لیکن باس۔ اپنے ساتھ اتنے مسلح افراد کو لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ سمندری راستے سے چار پانچ افراد غوطہ خوری کا لباس پہنے اس طرف آ رہے ہیں۔ ان چار پانچ افراد کو تو ہمارے دو تین ساتھی بھی مار سکتے ہیں۔'' ـــــ ہیری نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے تو مادام بلیو نے حکم دیا تھا کہ پانچ افراد غوطہ خوری اور جدید اسلحے سے بھرے بیگ لے کر سمندر میں اترے ہیں۔ انہیں ہر صورت میں کوسٹن سٹی میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور ان کو روکنے کے لئے میں زیادہ سے زیادہ مسلح افراد اپنے ساتھ لے جاؤں کیونکہ وہ افراد بے حد خطرناک ہیں۔'' باس نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اس مشین کو ہم ساتھ لے کر جائیں گے۔'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس مشین سے ہمیں اس بات کا بھی پتہ چل جائے گا کہ آنے والے کن راستوں سے آ رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کی نشاندہی ہو گی ہم انہیں گھیر لیں گے اور وہیں ان کا خاتمہ کر دیں گے۔'' ـــــ باس نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ ابھی باس نے وہ مشین آن نہیں کی تھی۔ اگر وہ مشین آن ہوتی تو انہیں اب تک یقیناً ان کا پتہ لگ گیا ہوتا۔ اب جولیا سوچ رہی تھی کہ سب سے پہلے اسے اس مشین کو تباہ کرنا ہوگا۔ ورنہ وہ اور اس کے ساتھی کسی بڑی مصیبت میں گھر جائیں گے۔

وہ آہستہ سے اونچی ہوئی تو اچانک اسے ایک درز سی نظر آئی۔ وہ اس درز سے اندر دیکھنے لگی۔ اسے فارم ہاؤس کے اندر کئی مسلح افراد دکھائی دیئے۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس پر ایک مخروطی شکل کی عجیب و غریب مشین پڑی تھی۔ دو افراد اس مشین کے مختلف حصوں کو چیک کر رہے تھے۔ اسی لمحے جولیا نے سرسراہٹ کی آواز سنی تو وہ چونک پڑی۔ اس نے تین سائے دیکھے جو رینگتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔ جولیا نے انہیں پہچان لیا۔ وہ کیپٹن شکیل، کراسٹی اور صفدر تھے۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے تمہیں وہیں رکنے کی

ہدایات دی تھیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے انہیں گھورتے ہوئے دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس طرف آئے کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے ہم نے سوچا کہ کہیں آپ کسی پریشانی میں نہ گھر گئی ہوں۔ اس لئے ہم یہاں آ گئے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس نے ان تینوں کو بھی اس مشین کے بارے میں بتا دیا۔ مشین کے بارے میں سن کر ان سب نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ اس مشین کو فوراً تباہ کر دینا چاہیے۔

"اب تم میرے کسی کام میں مداخلت نہ کرنا۔ اندر صرف میں جاؤں گی۔ تم یہیں رک کر انتظار کرو گے۔ اگر ہم سب ایک ساتھ اندر چلے گئے تو باہر موجود مسلح افراد کو سنبھالنا ہمارے لیے مشکل ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم باہر سنبھال لیں گے۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ تب جولیا دیوار کے ساتھ لگ کر آگے کھسکنے لگی۔ دیوار کے اختتام پر رک کر اس نے ذرا سا سر نکالا اور دیکھنے لگی۔ اب اسے وہاں مسلح افراد صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور بے آواز قدموں سے جھکے جھکے انداز میں یکلخت دروازے کے اندر گھس گئی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے اچانک دیوار سے لگ کر مشین گن کا رخ وہاں موجود افراد کی طرف کر دیا۔ جو اسے

اندر آتے دیکھ کر یکلخت چونک پڑے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گنیں سیدھی کرتے جولیا نے اچانک ٹریگر دبا کر اسے نیم دائرے میں گھما دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ فارم ہاؤس انسانوں کی تیز اور دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جیسے ہی اندر فائرنگ ہوئی باہر موجود مسلح افراد بری طرح سے چونک پڑے اور پھر وہ تیزی سے فارم ہاؤس کی طرف بڑھے۔ مگر اس وقت تک صفدر کراسنی اور کیپٹن شکیل آگے آ چکے تھے۔ انہوں نے فوراً اپنی پوزیشنیں سنبھالیں اور ان پر فائرنگ کرنا شروع کر دی اور باہر افراتفری سی مچ گئی۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے اور مشین گنوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور پھر بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اندر فائرنگ کرو۔ جلدی۔"۔۔۔۔۔ باہر سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا فوراً دائیں طرف دیوار سے لگ گئی۔ باہر سے کھلے ہوئے دروازے سے تڑتڑ گولیاں اندر آ رہی تھیں۔ جولیا نے فوری فیصلہ کرتے ہوئے جیب سے ایک دستی بم نکالا۔ دانتوں سے بم کی سیفٹی پن کھینچی اور پھر ایک لمحے کے توقف کے بعد بم باہر اچھال دیا۔ یکلخت زوردار دھماکہ ہوا اور باہر سے فائرنگ کا سلسلہ ایک لمحے کے لئے رک گیا۔ جولیا نے مزید دو بموں کی سیفٹی پنیں نکال کر انہیں مخروطی مشین کے قریب رکھا اور پھر فوراً مڑی اور ایک اور بم کی سیفٹی پن نکال کر تیزی سے چھلانگ مار کر باہر

آ گئی۔ اسے سامنے چند سائے دوڑ کر اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ جولیا نے فوراً بم ان کی طرف پھینک دیا۔ زور دار دھماکے کے ساتھ اسے انسانی جسموں کے پرخچے اڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جولیا نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹیں بدلتی چلی گئی۔ کیونکہ جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلی بائیں طرف سے بھی اس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ وہ کروٹیں بدلتی ہوئی فصلوں کی طرف آئی اور پھر اس نے فوراً مڑ کر ایک طرف فائرنگ کر دی۔ فصلوں کی دوسری طرف سے اسے تیز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جولیا جھک کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے کیبن میں یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے ہوئے اور زرعی فارم جیسے پھٹ کر تنکوں کی طرح بکھرتا چلا گیا۔ یہ ان بموں کی وجہ سے ہوا تھا جنہیں جولیا تخروبی مشین کے پاس چھوڑ آئی تھی۔

زرعی فارم کے اردگرد زبردست فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں گونج رہی تھیں اور اسی فارم سے ہٹ کر بھی فائرنگ اور دھماکے ہو رہے تھے۔ شاید دوسری طرف سے تنویر بھی ان مسلح افراد پر موت بن کر ٹوٹ پڑا تھا۔

جولیا کو ایک جگہ اپنے ساتھی دکھائی دیئے جو جگہیں بدل بدل کر سامنے آنے والے مسلح افراد پر فائرنگ کر رہے تھے۔

''اوہ مس جولیا۔ آپ آ گئیں۔ ہم سوچ رہے تھے کہ آپ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہوں۔''—— کراسٹی نے جولیا کو دیکھ

کر کہا۔

''ان سب کا خاتمہ کر دو۔ یہاں ان کی جیپیں اور کاریں ہیں جو ہمارے کام آئیں گی۔''—— جولیا نے کہا اور پھر وہ سب مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے ادھر ادھر پھیلے گئے۔ دوسری طرف سے تنویر بھی ان پر فائرنگ کر رہا تھا۔ وہ علاقہ جیسے میدان جنگ کی سی صورت اختیار کر گیا تھا۔ پھر تنویر بھی فائرنگ کرتا ہوا ان کے ساتھ آ ملا۔

وہ فائرنگ کرتے ہوئے فصلوں اور درختوں کی آڑ لیتے ہوئے دشمنوں پر ٹوٹ پڑے تھے کہ اچانک جولیا کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گر پڑی۔ تنویر جو جولیا کے قدرے فاصلے پر تھا اس نے اسے ہٹ کرنے والے کو دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کو ہٹ کرنے والا اس پر فائر کرتا تنویر کی مشین گن نے شعلے اگلے اور وہ آدمی مردہ چھپکلی کی طرح گر گیا۔ تنویر اسے ہلاک کرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے فصل میں گری جولیا کی طرف بڑھا جس نے اپنا دایاں کندھا پکڑ رکھا تھا اور وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''آپ ٹھیک تو ہیں مس جولیا۔''—— تنویر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایک گولی میرے کاندھے سے رگڑ کھاتے ہوئے گزر گئی ہے۔''—— جولیا نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایک گولہ سا اڑتا ہوا ان کے قریب آ گرا۔ یہ دیکھ کر تنویر بجلی کی سی تیزی سے

اس پر جھپٹا اور اس نے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں وہ گولہ جو ہینڈ گرنیڈ تھا اٹھا کر پوری قوت سے اس طرف پھینک دیا جس طرف سے وہ پھینکا گیا تھا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں دائیں طرف فضلوں کے ساتھ کئی انسانی اعضاء اڑتے دکھائی دیئے۔

جولیا نے بائیں طرف دوڑتے قدموں کی آواز سنی تو وہ فوراً پلٹی اور اس نے اس طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ سامنے کئی لاشیں گرتی چلی گئیں پھر جولیا اور تنویر جھکے جھکے انداز میں فائرنگ کرتے ہوئے دوسری طرف بھاگنے لگے جہاں ان کے باقی ساتھی فائرنگ کر رہے تھے۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد فائرنگ اور دھماکوں کا سلسلہ رک گیا اور وہ سب ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ ان کا مقابلہ چونکہ عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے ہوا تھا اور وہ کوئی خاص تربیت یافتہ نہیں تھے۔ اس لئے ان کے مقابلے میں سوائے جولیا کے اور کوئی زخمی نہیں ہوا تھا۔ احتیاط کے طور پر انہوں نے ہر طرف دیکھ لیا تھا مگر وہاں کوئی زندہ نہیں بچا تھا۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ اب دن کا اجالا نمودار ہونے والا تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ انہیں جلد سے جلد شہر کی حدود میں داخل ہو جانا چاہیے ورنہ ان افراد کی ہلاکت کا سن کر مادام بلیو ان کی ہلاکت کے لئے اور فورس بھیج دے گی۔ چنانچہ انہوں نے وہاں موجود ایک جیپ لی

اور اس پر سوار ہو کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

"آپ نے جو مشین تباہ کی ہے۔ ایسی ہی مشینیں نہ جانے اور کتنی تعداد میں یہاں ہوں اور شہر میں جاتے ہی ہم اگر ان مشینوں سے نکلنے والی ریز کی زد میں آ گئے تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی۔" ــــــ کراسٹی نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب ہمیں ایکشن میں ہی رہنا پڑے گا۔ دوسری صورت ہمارے لئے واقعی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔" ــــــ جولیا نے کہا اور صفدر نے جیپ کی رفتار بڑھا دی۔

ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر آسمان کی بلندیوں پر تیزی سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر ریڈ فاکس جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران موجود تھا۔ جس کے چہرے پر ایک خطرناک سا اور وحشت زدہ میک اپ تھا۔

عمران نے ریڈ فاکس کی موجودگی میں ہی وہاں میک اپ کیا تھا اور عمران کو ایسے خوفناک اور وحشت سے بھرپور میک اپ میں دیکھ کر ریڈ فاکس بھی خوف سے جھرجھری لے کر رہ گئی تھی۔ پھر اس نے عمران کے سامنے ہی مادام بلیو کو فون کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ وہ ایکریمیا کے ایک بڑے سینڈیکیٹ سلور راڈز کے چیف کو لا رہی ہے جو اس سے بلیک ڈراپس کی بہت بڑی ڈیلنگ کرنا چاہتا ہے۔ مادام بلیو شاید ریڈ فاکس پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتی تھی لہذا اس نے اسے فوراً کرائم سٹی میں آنے کی اجازت دے

دی تھی۔ چنانچہ ریڈ فاکس عمران کو اپنی کار میں لے کر ایک کھلی عمارت میں آ گئی جہاں اس کا ذاتی ہیلی کاپٹر موجود تھا اور پھر وہ دونوں اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر کرائم سٹی کی طرف پرواز کرنے لگا۔

''مادام بلیو بے حد چالاک اور خطرناک ہے۔ اگر اسے شک ہو گیا تو وہ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گی۔'' ریڈ فاکس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ ہم ساتھ جئیں گے اور ساتھ ہی مریں گے۔'' ــــ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہر وقت کا یہ مذاق اچھا نہیں ہوتا۔'' ــــ ریڈ فاکس نے منہ بنا کر کہا۔

''چلو تم بتا دو کس وقت کا مذاق اچھا ہوتا ہے۔ میں اس وقت کر لیا کروں گا۔'' ــــ عمران نے کہا۔

''تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔'' ــــ ریڈ فاکس نے منہ بنا کر کہا۔

''ایسے ہی منہ بناتی رہا کرو اور زیادہ اچھی لگتی ہو۔'' ــــ عمران نے کہا تو ریڈ فاکس نے برے برے سے منہ بنانے شروع کر دیئے۔ یہ دیکھ کر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ مادام بلیو کو ختم کرنے سے تم کیٹ سینڈیکیٹ کو ختم کر سکو گے۔'' ــــ چند لمحے توقف کے بعد ریڈ

فاکس نے دوبارہ عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں مادام بلیو کو ہلاک کرنے جا رہا ہوں۔'' ـــــ عمران نے کہا تو ریڈ فاکس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''اگر اسے ہلاک نہیں کرنا تو وہاں کس لئے جا رہے ہو۔'' ریڈ فاکس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس سے عشق بگھارنے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''عشق بگھارنے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اپنے ملازم سلیمان پاشا سے عشق بگھارنا سیکھا ہے۔ وہ کمبخت بلا کا عاشق ہے۔ ایسے ایسے انداز میں عشق بگھارتا ہے کہ حسین سے حسین لڑکیاں اس کے قدموں میں آ گرتی ہیں۔ بڑی مشکلوں سے میں نے اس سے عشق بگھارنے کی ایک ترکیب حاصل کی تھی۔ میں نے اس کا نسخہ استعمال کرنے کی کوشش کی مگر پاکیشیا میں بغیر دال روٹی کے کام نہیں چلتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کرائم سٹی میں جا کر مادام بلیو یا مادام بلیک سے عشق بگھارنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کام بن جائے اور میں بھی اپنا جنازہ جائز کرانے میں کامیاب ہو جاؤں۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''جنازہ جائز کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے حیران ہو کر کہا۔

''ہم مسلمانوں کا جب تک نکاح نہ ہو جائے اس وقت تک سنا ہے ہمارا جنازہ ہی جائز نہیں ہوتا۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری یہ بے معنی باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔'' ریڈ فاکس نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر خاموش رہو۔ کیوں بلاوجہ اپنی زبان اور میرے کانوں کو تکلیف دے رہی ہو۔'' ـــــ عمران نے کہا تو ریڈ فاکس اسے ایک بار پھر گھور کر رہ گئی۔

''تم نے یہ خوفناک روپ کیوں بھرا ہے۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''تم نے خود ہی بتایا تھا کہ مادام بلیو بے حد خطرناک ہے۔ میں نے سوچا کہ مجھے بھی ایسا میک اپ کرنا چاہیے جسے دیکھ کر خطرناک مادام بلیو بھی ڈر جائے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اور تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ تم سے ڈر جائے گی۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے طنزیہ انداز میں ہنس کر کہا۔

''میری شکل دیکھ کر تم ڈر سکتی ہو تو وہ کیوں نہیں ڈر سکتی۔'' عمران نے کہا۔

''میں تم سے نہیں ڈرتی۔'' ـــــ ریڈ فاکس نے کہا۔

''اچھا۔ اگر ڈرتی نہیں ہو تو مجھے کرائم سٹی کیوں لے جا رہی ہو۔'' ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا تو ریڈ فاکس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم میرے جسم سے بلاسٹر پن نکال دو اور میں تمہاری انگلی سے سیکلو بارٹ پن نکال دوں۔" ریڈ فاکس نے ایک بار پھر عمران کی جانب دم بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔" ---- عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ریڈ فاکس کی آنکھوں میں یکلخت چمک آ گئی۔

"اوہ۔ تھینک یو۔ عمران۔ اگر تم میرے جسم سے بلاسٹر پن نکال دو تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔" ---- ریڈ فاکس نے کہا۔

"اگر تم مجھے بتا دو کہ بلیک ڈراپس بنانے والی فیکٹری کہاں ہے تو میں تمہیں اس مصیبت سے آزاد کر دوں گا جو بلاسٹر پن کی شکل میں تمہارے جسم میں ہے۔" ---- عمران نے کہا۔

"بلیک ڈراپس کی فیکٹری۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے کیا معلوم کہ ڈاکٹر جورڈن۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ کیٹ سینڈیکیٹ نے فیکٹری کہاں بنا رکھی ہے۔" ---- ریڈ فاکس نے بے خیالی میں ڈاکٹر جورڈن کا نام لیتے ہوئے گڑ بڑا کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے تم اس فیکٹری کے بارے میں جانتی ہو۔" ---- عمران نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتی۔" ---- ریڈ فاکس نے کہا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ بلیک ڈراپس کی فیکٹری میں ڈاکٹر جورڈن ہے۔" ---- عمران نے کہا۔

"ایک مرتبہ مادام بلیو نے اس کا ذکر کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ بلیک ڈراپس کا موجد ڈاکٹر جورڈن ہے۔" ---- ریڈ فاکس نے کہا۔

"حیرت ہے۔ مادام بلیو نے اتنی اہم بات تمہیں بتا دی تھی۔ اس نے تو ڈاکٹر جورڈن کا نام اور اس کا کام ساری دنیا سے خفیہ رکھا ہوا ہے۔" ---- عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں واقعی حیرت کا عنصر تھا۔

"مادام بلیو مجھ پر بہت بھروسہ کرتی ہے۔" ---- ریڈ فاکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ تم پر اتنا ہی بھروسہ کرتی ہے تو اس نے یقیناً تمہیں اس فیکٹری کی بھی سیر کرائی ہوگی جہاں بلیک ڈراپس تیار کئے جاتے ہیں۔" ---- عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہ میں نے کبھی ڈاکٹر جورڈن کو دیکھا ہے اور نہ ہی میں کبھی اس فیکٹری میں گئی ہوں۔" ---- ریڈ فاکس نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا اندازہ ہے۔ کہاں ہو سکتی ہے وہ فیکٹری۔ شہر میں یا شہر سے باہر۔" ---- عمران نے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

"پھر وہی بات۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتی تو تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے۔"------ ریڈ فاکس نے اسے گھور کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے نہ بتاؤ۔ میں خود ہی مادام بلیو سے پوچھ لوں گا۔"------ عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"ضرور پوچھنا۔ اور اگر وہ بتا دے تو مجھے بھی بتا دینا۔" ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تمہیں کیوں بتاؤں۔ تم میری خالہ کی بیٹی کے ماموں کی سالی لگتی ہو کیا۔"------ عمران نے منہ بنا کر کہا تو ریڈ فاکس بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو کیا ہوا۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ ہم ایک جان اور دو ریموٹ کنٹرول ہیں۔"------ ریڈ فاکس نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے اچانک عمران کے ساتھ اپنا رویہ بدل لیا تھا۔

"اوہ ہاں۔ میں بھول گیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ مادام بلیو بتائے گی تو میں تمہیں بھی بتا دوں گا۔ لیکن تم اس فیکٹری کے بارے میں جان کر کرو گی کیا۔ کہیں تمہارا ارادہ اس فیکٹری پر قبضہ کرنے کا تو نہیں۔"------ عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو مجھے اور کیا چاہیے۔ مادام بلیک اور اس کا سینڈیکیٹ بلیک ڈراپس کی بدولت ہی سارے شہر بلکہ پورے ملک کو کنٹرول کر رہا ہے۔ اگر وہ فیکٹری مجھے مل جائے تو میں۔"------ ریڈ

فاکس کہتے کہتے رک گئی۔

"تو میں کیا۔"------ عمران نے اس کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ اب خاموش رہو۔ ہم کوسٹن میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس شہر کی ہواؤں کے بھی کان ہیں جو ہماری آوازیں مادام بلیو یا مادام بلیک تک پہنچا سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہماری باتیں سن لیں تو ہم فضا میں ہی مارے جائیں گے۔"------ ریڈ فاکس نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں منہ پر انگلی رکھ لیتا ہوں۔ تم بھی رکھ لو۔ نہ تمہارے منہ سے کوئی آواز نکلے گی اور نہ میرے منہ سے۔" عمران نے کہا اور اس نے واقعی اپنے منہ پر انگلی رکھ لی۔ ریڈ فاکس نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر وہ نیچے جھانکنے لگی۔ ہیلی کاپٹر وہ خاصا نیچے لے آئی تھی جس سے شہر کی عمارتیں اور سڑکیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران بھی خاموشی سے نیچے دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر شہر کے اوپر سے گزرتا ہوا شہر کے تقریباً وسط میں آ گیا تھا جہاں اوپر سے ایک قلعہ نما بہت بڑی عمارت صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"ارے۔ یہ تو کسی شہنشاہ کا قلعہ دکھائی دیتا ہے۔"------ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں اسی قلعے میں جانا ہے۔"------ ریڈ فاکس نے

اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''قلعے میں۔ کیوں۔ کیا مادام بلیک اسی قلعے میں تخت نشین ہے۔'' عمران نے کہا۔

''مادام بلیک نہیں۔ یہ مادام بلیو کا قلعہ ہے اور تم نے سچ کہا ہے۔ مادام بلیو واقعی اسی قلعے میں تخت نشین ہے۔ وہ یہاں کسی ملکہ کی طرح رہتی ہے۔''۔۔۔۔ ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر تو مادام بلیو بے حد بوڑھی اور لاغر ہو گی۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ یہ کیوں کہا ہے تم نے۔''۔۔۔۔ ریڈ فاکس نے حیران ہو کر کہا۔

''اولینڈ میں بادشاہوں اور ملکاؤں کا دور ختم ہوئے تو کئی صدیاں گزر چکی ہیں۔ ایسی صورت میں کسی کوئین کا اس قلعے میں ہونے کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے یا پھر وہ پرانے دور کی کوئی بدروح ہی ہو گی۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ریڈ فاکس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''یہ بات مادام بلیو کو دیکھ کر کہنا۔''۔۔۔۔ ریڈ فاکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میرا ذوق اتنا بھی برا نہیں کہ میں پرانی اور بوڑھی بدروحوں کو دیکھتا پھروں۔''۔۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر کہا تو ریڈ فاکس ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ ہیلی کاپٹر اب آہستہ آہستہ قلعے

کے احاطے میں داخل ہو رہا تھا۔ نیچے ایک بہت بڑا لان تھا جس پر باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ وہاں بے شمار مسلح افراد گھوم پھر رہے تھے۔ ان میں سے کئی مسلح افراد نے ہیلی پیڈ کا احاطہ کر رکھا تھا۔

''لگتا ہے یہ سب میرے اور تمہارے استقبال کے لئے یہاں موجود ہیں۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب یہاں تمہارے استقبال کے لئے آئے ہیں۔'' ریڈ فاکس نے کہا۔

''صرف میرے۔ کیا مطلب۔''۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''میں ڈیلنگ کے لئے یہاں جسے بھی لاتی ہوں۔ مادام بلیو اس سے علیحدگی میں ملتی ہیں۔ میری موجودگی میں وہ کسی سے ڈیلنگ نہیں کرتیں۔''۔۔۔۔ ریڈ فاکس نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو غلط بات ہے۔ تم علیحدہ اور میں علیحدہ۔ تم نے تو زندگی بھر میرا ساتھ نبھانے کی قسمیں کھائی تھیں۔ پھر یہ علیحدگی کیوں۔''۔۔۔۔ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے انداز میں کہا۔

''مجبوری ہے۔ یہ دوری مادام بلیو کی وجہ سے ہو گی۔'' ریڈ فاکس نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ کے اوپر لا کر اسے نیچے اتارنا شروع کر دیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں ہیلی کاپٹر کے پیڈ نیچے لگ گئے تو ریڈ فاکس نے ہیلی کاپٹر کا انجن

بند کر دیا۔

"چلو اترو نیچے۔" ــــــ ریڈ فاکس نے کہا تو عمران نے اپنی بیلٹس کھول دیں اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر ہیلی کاپٹر سے نیچے آنے لگا۔

"اپنے ہاتھ سر سے بلند کرو اور نیچے آجاؤ۔" ــــــ سامنے کھڑے ایک مسلح شخص نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے مڑ کر ریڈ فاکس کی طرف دیکھا جو ہیلی کاپٹر سے نکل کر گھوم کر اس کے قریب آ گئی تھی۔ اس نے کاندھے اچکائے اور اپنے ہاتھ سر سے بلند کر لئے۔ یہ دیکھ کر عمران نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے آ گیا۔

ان دونوں کو فوراً گھیرے میں لے لیا گیا اور پھر وہ مسلح افراد کے گھیرے میں آگے بڑھنے لگے۔ قلعے کی ایک راہداری میں آ کر مسلح افراد نے ریڈ فاکس کو ایک جگہ روک لیا اور عمران کو اکیلا لے کر آگے چل دیئے۔ پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے محرابی دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔ دروازے پر بڑا سا ریشمی پردہ لٹک رہا تھا۔

"اندر جاؤ۔" ــــــ ایک مسلح شخص نے عمران سے کہا۔

"ہاتھ نیچے کر لوں بڑے بھائی۔" ــــــ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم ہاتھ نیچے کر سکتے ہو۔" ــــــ اس نے کہا تو

عمران نے فوراً ہاتھ نیچے کر لئے۔ پھر وہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کو قدیمی شاہی مہمان خانے کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ لگتا تھا کہ انسان واقعی کسی بادشاہ کے شاہی مہمان خانے میں ہو۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ عمران قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھا اور درمیان میں نیم دائرے میں رکھے ہوئے صوفوں کے قریب آ گیا۔

"لگتا ہے۔ میں پرانے دور کے کسی شہنشاہ کے شاہی مہمان خانے میں آ گیا ہوں۔" ــــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور وہ صوفے پر بیٹھ گیا اور یوں منہ چلانے لگا جیسے جگالی کر رہا ہو۔ اس نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال لیا تھا اور جیب میں موجود ریموٹ کنٹرول اس کے ہاتھ میں تھا جس میں ریڈ فاکس کی جان اٹکی ہوئی تھی۔ ابھی عمران کو وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک چھت سے تیز روشنی کی پھوار سی نکل کر عمران پر پڑی۔ جیسے ہی روشنی اس پر پڑی اس نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکلتی جا رہی ہو اور پھر اس کے ذہن پر یکلخت اندھیرے نے یلغار کر دی۔

مادام بلیو اپنے آفس میں بیٹھی تھی کہ اچانک میز پر پڑے مختلف رنگوں کے فونوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس۔'' ـــــ مادام بلیو نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''مادام۔ سرچنگ سیکشن سے برکلے بول رہا ہوں۔'' دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''برکلے۔ سرچنگ سیکشن۔ کیا مطلب۔'' ـــــ مادام بلیو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مادام میں مادام بلیک گروپ سے ہوں اور سرچنگ سیکشن کا انچارج ہوں۔ میں مادام بلیک کے حکم سے کوسٹن سٹی اور دوسرے شہروں پر کمپیوٹرائزڈ اور سیٹلائٹ سسٹم سے نظر رکھتا ہوں۔'' دوسری طرف سے برکلے نے کہا۔

''اوہ۔ میرے علم میں تو ایسا کوئی سیکشن نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں تمہیں جانتی ہوں۔ بہرحال کہو مجھے کیوں فون کیا ہے۔'' مادام بلیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس سیکشن کے وجود سے قطعی طور پر لاعلم تھی۔

''مادام۔ میں سرچنگ رپورٹ صرف مادام بلیک کو ہی دیتا ہوں۔ مگر پھر انہوں نے مجھ سے رپورٹ لینے کا سلسلہ ترک کر دیا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کے بجائے اپنی تمام رپورٹس لیڈی سارتا یعنی ریڈ فاکس کو دیا کروں۔ میں ان کی ہدایات کی بالکل اسی طرح سے تعمیل کروں جیسی میں مادام بلیک کی کرتا ہوں۔'' ـــــ دوسری طرف سے برکلے نے کہا تو اس کی بات سن کر مادام بلیو بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا کہا۔ ریڈ فاکس۔ مادام بلیک نے تمہارا سیکشن ریڈ فاکس کے سپرد کر دیا تھا۔ کیوں۔'' ـــــ مادام بلیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا مادام۔ میں تو صرف حکم کا غلام ہوں۔ جیسا مادام بلیک مجھے حکم دیتی تھیں میں صرف ان کے حکم کی تعمیل کرتا تھا۔'' دوسری طرف سے برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ مادام بلیک کا حکم تھا تو تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"مادام ریڈ فاکس نے مجھے دو ٹاسک دیئے تھے۔ میں ان پر نظر رکھ رہا تھا۔ ان دونوں ٹاسکس کی رپورٹ میں مادام ریڈ فاکس کو دیتا تھا مگر اب میں کافی دیر سے کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن میرا مادام ریڈ فاکس سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا۔ میرے پاس ایک اہم رپورٹ تھی جس کے بارے میں میں مادام ریڈ فاکس کو بتانا چاہتا تھا مگر۔" ——— دوسری طرف سے برکلے نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے وہ۔" ——— مادام بلیو نے کہا۔

"میرے پاس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں چند اہم معلومات ہیں مادام۔" ——— دوسری طرف سے برکلے نے کہا تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سن کر مادام بلیو بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔" ——— مادام بلیو کے منہ سے نکلا۔

"یس مادام۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پانچ ممبران اولینڈ میں آ چکے ہیں۔ مادام ریڈ فاکس نے ان کے جسموں میں سیکو بارٹ چپس انجیکٹ کر دی تھیں جن سے میں ان سب کو آسانی سے مانیٹر کر رہا تھا۔ مگر۔" ——— برکلے ایک بار پھر کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر۔ مگر کیا۔" ——— مادام بلیو نے بے چینی سے پوچھا۔

"مادام۔ مادام ریڈ فاکس نے کہا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہر وقت فالو کروں۔ وہ جہاں بھی جائیں میں انہیں اطلاع دیتا رہوں اور اگر وہ مجھے کرائم سٹی کی طرف پیش قدمی کرتے نظر آئیں تو میں ان کو کرائمک ریز کی رینج میں لا کر ان کے سیکو بارٹ سسٹم چارج کر دوں جس سے وہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ مادام ریڈ فاکس نے انہیں گیاسن ایئر پورٹ سے اغوا کرایا تھا اور پھر ان سب کو بے ہوش کر کے کرائم سٹی کے ایک دیہی علاقے کے ایک فارم ہاؤس میں پھینک دیا تھا۔ ان سب کو وہاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچایا گیا تھا۔ جہاں سے ہوش میں آ کر وہ نکل گئے۔

انہوں نے کرائم سٹی میں جا کر رین بو کلب کے مینجر ایڈین کو بے وقوف بنایا اور انہیں کیٹ سینڈیکیٹ کا حوالہ دے کر اسے اپنے بس میں کر لیا۔ ایڈین نے کیٹ سینڈیکیٹ کے خوف سے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ انہیں اس نے نہ صرف روسٹن شہر میں پہنچا دیا بلکہ انہیں ہر قسم کا اسلحہ بھی مہیا کر دیا تھا جسے لے کر وہ کروسم جنگل کی طرف جا رہے تھے۔

ان کا ارادہ تھا کہ وہ کروسم جنگل میں اسلحے کا بھرپور استعمال کریں گے اور وہاں تباہی و بربادی پھیلاتے ہوئے کوسٹن سٹی میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان سے جو ہو گا وہ کرتے رہیں گے۔ وہ کوسٹن جانے والی سڑک پر ایک جیپ میں سفر کر رہے تھے

کہ اچانک انہیں شک ہو گیا کہ انہیں باقاعدہ مانیٹر کیا جارہا ہے۔"
دوسری طرف سے برکلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مادام بلیو کو کیپٹن شکیل اور تنویر اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے مادام بلیو کو بتایا کہ جیسے ہی انہیں سیکو بارٹ پنوں کی حقیقت کا پتہ چلا اس نے انہیں وہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ پھر اس نے وہاں ایک ہیلی کاپٹر بھیج کر انہیں اٹھایا اور واپس اسی زرعی فارم میں لا پھینکا جہاں سے وہ چلے تھے۔ مگر پھر انہوں نے ہوش میں آکر عجیب سی زبان میں باتیں کرنی شروع کر دیں جسے وہ نہ سمجھ سکا تھا۔

"پھر۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے پوچھا۔

"پھر انہوں نے اپنی ان انگلیوں کو اپنے دوسرے ہاتھ کی مٹھیوں میں چھپا لیا تھا مادام جس میں سیکو بارٹ پنیں لگی ہوئی تھیں۔ سیکو بارٹ سسٹم اندھیرے میں بالکل کام نہیں کرتا اور نہ ہی کرامک ریز سے ان کو چیک کیا جاسکتا ہے۔ وہ نہ جانے کہاں تھے اور کیا کرتے پھر رہے تھے۔ میرا ان سے مکمل طور پر لنک ختم ہو گیا تھا۔ اسی لئے میں مادام ریڈ فاکس کو بار بار کال کر رہا تھا مگر وہ میری کسی کال کا جواب ہی نہیں دے رہیں۔"۔۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"حیرت انگیز۔ تم مجھے عجیب و غریب خبریں دے رہے ہو

برکلے۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے سسٹم سے آؤٹ ہو گئے ہیں۔ ایسا انہوں نے کیا انتظام کر لیا ہے جو وہ تمہارے سسٹم پر ٹریس نہیں ہو رہے۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔

"اسی بات سے تو میں پریشان ہوں مادام۔ اور ہاں میں نے یہ ساری باتیں آپ کو عمران کے بارے میں نہیں اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتائی ہیں۔"۔۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"اوہ۔ تو عمران کہاں ہے۔ کیا تم اسے دیکھ سکتے ہو۔" مادام بلیو نے پوچھا۔

"میں نے اسے آخری بار مادام ریڈ فاکس کے کلب میں جاتے دیکھا تھا مادام۔ اس کے بعد وہ بھی میری سکرین سے غائب ہو گیا تھا۔"۔۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"ریڈ فاکس کے کلب میں۔ کیا مطلب۔ وہ ریڈ فاکس کے کلب میں کیسے پہنچ گیا۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے انتہائی حیرانی سے کہا تو برکلے نے اس کے بارے میں بھی مادام بلیو کو تفصیل بتا دی۔

"یہ مادام بلیک کیا کر رہی ہیں۔ اس قدر خطرناک اور ذہین مجرموں کا ٹاسک انہوں نے ریڈ فاکس کو کیوں دے دیا ہے۔ وہ ایک عام سی کلر ہے وہ بھلا اس قدر خطرناک اور ذہین ایجنٹوں کو کیسے کنٹرول کر سکتی ہے۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔

"مجھے بھی اسی بات کی شدید حیرانی ہو رہی تھی مادام۔ مگر چونکہ

یہ مادام بلیک کا حکم تھا اس لئے بھلا میں ان کے حکم کی خلاف ورزی کیسے کر سکتا تھا۔" ——— برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ بہرحال میں دیکھتی ہوں اگر میری مادام بلیک یا ریڈ فاکس سے بات ہو گئی تو میں انہیں تمہارا پیغام پہنچا دوں گی۔" ——— مادام بلیو نے کہا۔

"تھینک یو مادام۔ تھینک یو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔" دوسری طرف سے برکلے نے کہا تو مادام بلیو نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"حیرت ہے۔ یہ مادام بلیک نے ریڈ فاکس کو اس قدر اہمیت دینی کیوں شروع کر دی ہے۔ انہوں نے تو کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوسٹن میں آنے کا موقع دیں گی اور مجھے ان کے استقبال کے لئے تیار رہنا ہے۔" ——— مادام بلیو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑی۔ اس بار جنرل فون کی گھنٹی بجی تھی۔

"یس مادام بلیو۔" ——— رسیور اٹھا کر مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سی پوائنٹ سے کروسٹر بول رہا ہوں مادام۔" ——— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کروسٹر۔ کیوں فون کیا ہے۔" ——— مادام بلیو نے اسی

لہجے میں پوچھا۔

"مادام روسٹن سٹی سے ایک لانچ تھری ناٹ ون پر کوسٹن سٹی کی طرف بڑھ رہی ہے۔" ——— دوسری طرف سے کروسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہے اس لانچ میں اور وہ اس طرف کیوں آ رہی ہے۔" ——— مادام بلیو نے چونک کر کہا۔

"مادام۔ اس لانچ میں لانچ ڈرائیور کے ساتھ پانچ افراد موجود ہیں جن میں سے تین مرد اور دو عورتیں ہیں اور انہوں نے غوطہ خوری کے لباس پہن رکھے ہیں اور مادام میری سکرین پر کاشن ہے کہ ان کے پاس بھاری تعداد میں خطرناک اسلحہ بھی موجود ہے۔" ——— دوسری طرف سے کروسٹر کی آواز سنائی دی تو مادام بلیو تحیر زدہ رہ گئی۔

"پانچ افراد بھاری اسلحہ لے کر کوسٹن کے سی پورٹ کی طرف آ رہے ہیں۔ مگر کیوں۔ کون ہیں وہ۔" ——— مادام بلیو نے کہا۔

"میں نہیں جانتا مادام۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ اسلحے سے بھرے بیگ لے کر سمندر میں کود گئے ہیں مادام۔" ——— دوسری طرف سے یکلخت کروسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ روکو انہیں۔ روکو۔ وہ خطرناک اسلحہ لے کر آ رہے ہیں اور تم ان کے خلاف کچھ کرنے کے بجائے الٹا مجھے ان کے بارے میں اطلاعات دے رہے ہو۔ نانسنس۔ جلدی کرو۔ اپنے

غوطہ خور ان کی طرف بھیجو۔ لانچوں اور موٹر بوٹس سے ان کو تلاش کرو۔ وہ جو کوئی بھی ہیں انہیں سی پورٹ کی طرف نہیں آنا چاہیے۔ سمجھے تم۔'' ـــــ مادام بلیو نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یس۔ میں ابھی احکامات دیتا ہوں۔'' دوسری طرف سے کروسٹر نے مادام بلیو کی غصیلی آواز سن کر بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہیے۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے تم جو چاہو کرو۔ مجھے صرف ان کی ہلاکت کی رپورٹ دینا۔ سمجھے۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔ میں آپ کو جلد ہی ان کی ہلاکت کی رپورٹ دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔'' ـــــ دوسری طرف سے کروسٹر نے کہا تو مادام بلیو نے غصے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ مجھے غوطہ خوروں اور مسلح افراد کی رپورٹ دے رہا تھا۔ اسے چاہیے تھا کہ وہ ان سب کو ہلاک کر کے مجھے کال کرتا۔'' ـــــ مادام بلیو نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ یکلخت بری طرح سے چونک پڑی۔

''پانچ افراد۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں وہ علی عمران کے ساتھی تو نہیں ہیں۔ برکلے نے بھی تو یہی رپورٹ دی تھی کہ عمران اور اس کے پانچ ساتھی الگ الگ اولینڈ پہنچے تھے جن میں تین مرد اور دو عورتیں شامل ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ ضرور عمران کے ہی ساتھی ہیں

جن سے برکلے کا سیٹلائٹ لنک ختم ہو گیا تھا۔ اس طرف آنے کی صرف وہ لوگ ہی جرات کر سکتے ہیں۔'' ـــــ مادام بلیو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔ اس نے جھپٹ کر ایک فون کا رسیور اٹھایا اور جلدی جلدی اس کے نمبر پریس کرنے لگی۔

''یس بارکر سپیکنگ۔'' ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''مادام بلیو دس اینڈ۔'' ـــــ مادام بلیو نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس۔ یس مادام۔'' ـــــ دوسری طرف سے بارکر نے مادام بلیو کی آواز سن کر یکلخت بوکھلاتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

''بارکر سی پورٹ سے پانچ غوطہ خور بھاری اسلحہ لے کر کوسٹن کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ بے حد خطرناک اور خوفناک انسان ہیں۔ تم فوراً جتنے چاہو مسلح افراد اپنے ساتھ لے جاؤ اور سی پوائنٹ کا محاصرہ کر لو۔ جیسے ہی تمہیں کسی طرف سے پانچ افراد جن میں تین مرد اور دو عورتیں شامل ہیں نظر آئیں انہیں فوراً ہلاک کر دو۔'' مادام بلیو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کون ہیں وہ مادام۔ اور صرف پانچ افراد کے لئے آپ مجھے فورس لے جانے کے لئے کیوں کہہ رہی ہیں۔ ان پانچوں کے لئے تو میں اکیلا ہی کافی ہوں۔'' ـــــ دوسری طرف سے بارکر

کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''یوشٹ اپ نانسنس۔ تمہیں میرے سامنے ایسی بات کرنے کی جرات کیسے ہوئی ہے۔''۔۔۔۔ اس کی بات سن کر مادام بلیو نے بری طرح سے گرج کر کہا۔

''وہ۔ وہ۔ مادام۔ وہ۔ وہ۔''۔۔۔۔ مادام کی گرجدار آواز سن کر دوسری طرف سے بار کر گڑبڑا کر رہ گیا۔ خوف کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔

''میرے حکم کی فوراً تعمیل کرو اور اپنے ساتھ فور ایٹ ایٹ مشین بھی لے جاؤ۔ اس مشین سے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کون غیر ملکی ہے اور کتنے فاصلے پر ہے۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔

''او کے مادام۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔'' دوسری طرف سے بار کرنے کہا تو مادام بلیو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''عجیب وغریب چکر شروع ہو گئے ہیں۔ عمران ریڈ فاکس کے کلب میں جا کر غائب ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں کا بھی برکلے کے سسٹم سے لنک ختم ہو گیا ہے اور وہ پانچوں بھاری اسلحہ لے کر کوسٹن کی طرف آ رہے ہیں۔ آخر یہ ہو کیا رہا ہے اور یہ مادام بلیک اچانک کہاں غائب ہو گئی ہیں۔ اس ساری صورتحال سے تو انہیں بھی باخبر ہونا چاہیے تھے۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔ اس نے میز کی نچلی دراز کھولی اور دراز کا ایک خفیہ خانہ کھول کر اس نے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر

آن کیا اور اس پر جلدی جلدی ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔

اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے جیسے ہی ایک بٹن پریس کیا تو اچانک ٹرانسمیٹر کا ایک سرخ بلب جل اٹھا جسے دیکھ کر مادام بلیو چونک پڑی۔

''یہ کیا مادام بلیک سے رابطہ کیوں نہیں ہو رہا۔ انہوں نے اپنا ٹرانسمیٹر کیوں آف کر رکھا ہے۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے دو تین بار بٹن پریس کیا مگر ہر بار سرخ بلب جل اٹھتا تھا۔

''ہونہہ۔ پتہ نہیں یہ سب کیا معاملہ ہے۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ایک اور فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس مادام بلیو اسپیکنگ۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے الجھن اور پریشانی میں ہونے کے باوجود اپنے مخصوص غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ فاکس بول رہی ہوں مادام۔''۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریڈ فاکس کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ تم۔ میں تمہیں ہی کال کرنے والی تھی۔ کہاں سے بول رہی ہو تم۔''۔۔۔۔ ریڈ فاکس کی آواز سن کر مادام بلیو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میرے پاس ایکریمیا کا ایک کلائنٹ آیا ہے۔ وہ آپ سے مل کر بی ڈی کی ایک بگ ڈیل کرنا چاہتا ہے۔" دوسری طرف سے ریڈ فاکس نے جلدی سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر مادام بلیو کی بات کاٹ رہی ہو۔

"کلائنٹ۔" —— مادام بلیو نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ ایکریمیا میں ایک بڑا سینڈیکیٹ ہے جس کا نام سلور راڈز ہے۔ اس کا سربراہ ساگروچ میرے سامنے بیٹھا ہے۔" دوسری طرف سے ریڈ فاکس نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کیا وہ صحیح آدمی ہے۔" —— مادام بلیو نے کہا کیونکہ ریڈ فاکس کے بات کاٹنے سے مادام بلیو سمجھ گئی تھی کہ اس کے پاس عمران بیٹھا ہے اور وہ جس سلور راڈز کے سربراہ ساگروچ کی بات کر رہی ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ عمران ہی ہے۔

"یس مادام۔ میں بھلا بغیر تصدیق کئے کسی کے بارے میں آپ سے کیسے بات کر سکتی ہوں۔" —— دوسری طرف سے ریڈ فاکس نے کہا۔

"اوکے۔ کب ڈیلنگ چاہتا ہے وہ۔" —— مادام بلیو نے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز سے مادام بلیو کو صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ریڈ فاکس نے فون کا لاؤڈر آن کر رکھا ہے اور اس کے پاس موجود عمران اس کی باتیں سن رہا

ہے۔ اس لئے وہ اس انداز میں بات کر رہی تھی جیسے وہ ریڈ فاکس سے نارمل انداز میں بزنس کی بات کر رہی ہو۔

"ڈیلنگ کے بارے میں تو وہ خود ہی آپ کو بتائے گا۔ البتہ وہ آپ سے آج ہی ملنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آج شام ہی اسے ڈیل فائنل کر کے واپس ایکریمیا جانا ہے۔" —— دوسری طرف سے ریڈ فاکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لے کر کوسٹن آ جاؤ۔ میں خود اس سے بات کر لوں گی۔" —— مادام بلیو نے کہا۔

"اوکے مادام۔ تھینک یو مادام۔ اور مادام۔ میرا خیال بھی رکھیے گا۔" —— دوسری طرف سے ریڈ فاکس نے کہا۔

"اوکے۔" —— مادام بلیو نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ سوچ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ آج کا دن اس کے لئے واقعی حیرت انگیز ثابت ہو رہا تھا۔ ہر خبر ہی اس کے لئے نئی ثابت ہو رہی تھی۔ اس نے ایک بار پھر مادام بلیک سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ مادام بلیک کا ٹرانسمیٹر بدستور آف تھا۔ تنگ آ کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے دراز کے خفیہ خانے میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ پھر اس نے ایک انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

"یس مادام۔" —— انٹرکام سے ایک مودبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

'' رگی کو اندر بھیجو۔'' ___ مادام بلیو نے کہا۔

'' اوکے مادام۔'' ___ دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام بلیو نے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر آ گئی اس نے نیلے رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔

'' یس مادام۔'' ___ لڑکی نے اندر آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

'' رگی۔ ریڈ فاکس اپنے ساتھ ایک آدمی کو لا رہی ہے۔ اس آدمی کو احتیاط کے ساتھ مہمان خانے میں پہنچانا ہے۔ روکسن سے کہنا اسے مہمان خانے میں نارمل سکیورٹی کے ساتھ پہنچائے اور جیسے ہی اس سے ریڈ فاکس الگ ہو اسے لے کر تم فوراً میرے پاس آ جانا۔'' ___ مادام بلیو نے کہا۔

'' یس مادام۔'' ___ رگی نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

'' اور سنو۔ کنٹرول روم میں جا کر تم بیتا سے چارج لے لو۔ تمہیں اس آنے والے آدمی پر مسلسل نظر رکھنی ہے۔ جیسے ہی میں تمہیں ریڈ کاشن دوں۔ اس پر بریک لائٹ پھینک دینا۔ بریک لائٹ سے نہ صرف وہ بے ہوش ہو جائے گا بلکہ اس کا جسم بھی مفلوج ہو جائے گا اور پھر اسے وہاں سے اٹھا کر زیرو روم میں بھی پہنچانے کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ سمجھ گئیں تم۔'' ___ مادام بلیو

نے کہا۔

'' یس مادام۔'' ___ لڑکی کا لہجہ مودبانہ ہی تھا۔

'' اوکے جاؤ۔'' ___ مادام بلیو نے کہا تو رگی اسے مخصوص انداز میں سلام کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس بار مادام بلیو فون کو ایسی نظروں سے گھورنے لگی جیسے اس کا بجنا اسے گراں گزر رہا ہو۔

'' یس۔ مادام بلیو۔'' ___ اس نے رسیور اٹھا کر جیسے ناگوار لہجے میں کہا۔

'' مم۔ مادام۔ بب۔ بارکر۔ بارکر بول رہا ہوں۔'' دوسری طرف سے بارکر کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

'' بارکر۔ اوہ۔ یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا۔ تم اس طرح سے کیوں بول رہے ہو۔'' ___ مادام بلیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

'' مم۔ مادام۔ ان پانچوں نے ہم پر خوفناک حملہ کر دیا تھا۔ انہوں نے ہم پر شدید فائرنگ اور بمباری کی تھی۔ سب کے سب مارے گئے مادام۔ اور میں بھی شدید زخمی ہوں۔ وہ۔ وہ ہماری ایک جیپ لے کر شہر کی طرف گئے ہیں۔ اور۔ اور۔'' ___ دوسری طرف سے بارکر کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ وہی بارکر تھا جسے مادام بلیو نے سی پوائنٹ کا محاصرہ کرنے بھیجا تھا۔

'' اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا تھا۔ مجھے تفصیل بتاؤ بارکر۔ وہ کس جیپ

میں شہر کی طرف گئے ہیں۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے بری طرح سے
چیختے ہوئے کہا مگر اب دوسری طرف خاموشی چھا چکی تھی۔ شاید
بارکر یہ سب کچھ کہہ کر بے ہوش ہو گیا تھا یا مر گیا تھا۔

"بارکر۔ بارکر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"۔۔۔۔ مادام
بلیو نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی
آواز سنائی نہ دی۔ مادام بلیو نے فوراً کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون
کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگی

"یس براؤن کلب۔"۔۔۔۔ دوسری طرف رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"براؤن سے بات کراؤ۔ میں مادام بلیو بول رہی ہوں۔ ہری
اپ۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ یس۔ ہولڈ آن کریں مادام۔"۔۔۔۔ دوسری طرف
سے لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر کلک کی آواز کے
ساتھ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں مادام۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"براؤن۔ میری بات دھیان سے سنو"۔۔۔۔ مادام بلیو
نے کہا۔

"یس مادام۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے براؤن نے کہا۔

"سمندری راستے سے پانچ غیر ملکی ایجنٹ غوطہ خوری کا لباس

پہن کر کوسٹن کی طرف آرہے ہیں۔ میں نے ان کو روکنے کے لئے
بارکر کو بھیجا تھا۔ ابھی چند لمحے قبل بارکر نے مجھے اطلاع دی ہے کہ
وہ پانچوں ان پر بمباری اور فائرنگ کر کے نکل گئے ہیں۔ وہ سی
پوائنٹ کی طرف سے ایک جیپ پر شہر کی طرف آرہے ہیں۔ تم
فوراً اپنے ساتھیوں کو لے کر جاؤ اور ان تمام راستوں کی چیکنگ کر
لو جو سی پوائنٹ سے شہر کی طرف آتے ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو ان
سب کو زندہ گرفتار کرو ورنہ انہیں وہیں ختم کر دو۔ ان ایجنٹوں کو
شہر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ سمجھ گئے تم۔"۔۔۔۔ مادام بلیو
نے مسلسل تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں سمجھ گیا۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے براؤن
کی آواز سنائی دی۔

"دھیان رکھنا۔ ان کے پاس خطرناک اسلحہ ہے۔ وہ تمہارے
مقابلے پر بھی آ سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں انہیں اسلحہ استعمال کرنے کا
موقع ہی نہیں دوں گا۔ میرے پاس کراسٹ ہیلی کاپٹر ہے۔ میں
خود اس طرف جاؤں گا۔ اگر وہ مجھے نظر آئے تو میں ان پر گیس بم
پھینکوں گا۔ اگر وہ بے ہوش ہو گئے تو ٹھیک ہے ورنہ میں ان پر
کلسٹر بم گرا کر انہیں ہلاک کر دوں گا۔"۔۔۔۔ دوسری طرف
سے براؤن نے کہا۔

"گڈ۔ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ جاؤ جلدی جاؤ۔ اور مجھے فوراً

رپورٹ دو۔'' ____ مادام بلیو نے کہا اور دوسری طرف کا جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اس نے بارکر کو مسلح افراد ساتھ لے جانے کو کہا تھا اور یہ سن کر کہ ان پانچوں نے بارکر اور اس کے تمام ساتھیوں پر خوفناک حملہ کیا اور ان سے بچ کر نکل گئے۔ وہ واقعی پریشان ہو گئی تھی۔ پھر ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔'' ____ اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''براؤن بول رہا ہوں مادام۔'' ____ دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

''یس براؤن۔ کیا ہوا ان کا۔ جلدی بتاؤ۔'' ____ مادام بلیو نے براؤن کی آواز سن کر بے چین لہجے میں پوچھا۔

''وکٹری مادام۔ میں ہیلی کاپٹر سی پوائنٹ سے آنے والی سڑک کے متوازی لے گیا تھا۔ سڑک پر ایک فورڈ جیپ آرہی تھی۔ میں نے اس پر اوپر سے یکے بعد دیگرے گیس کے کئی بم پھینک دیئے۔ جس سے جیپ عین سڑک میں الٹ گئی۔ میں نے ان میں سے پانچ افراد جن میں سے تین مرد اور دو عورتیں تھیں نکلتے دیکھا تو میں نے ان پر مزید بم برسا دیئے اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ میں نے احتیاطاً ہیلی کاپٹر فضا میں ہی بلند رکھا اور وہاں اپنے دوسرے ساتھیوں کو بلالیا جو تیز رفتار کاروں میں فوراً اس جگہ پہنچ

گئے جہاں وہ پانچوں بے ہوش تھے۔ میرے ساتھیوں نے ان سب کو باندھ کر اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔'' ____ دوسری طرف سے براؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ ویری گڈ براؤن۔ تم نے یہ کام کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم نہیں جانتے تم نے جن افراد کو پکڑا ہے وہ آندھیوں اور طوفانوں سے بھی زیادہ خوفناک ہیں۔ اب کہاں ہیں وہ۔'' ____ مادام بلیو نے کہا۔

''وہ میرے آدمیوں کے قبضے میں ہیں مادام۔ اب آپ ہی بتائیں ان کا کیا کرنا ہے۔'' ____ براؤن نے پوچھا۔

''گڈ۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ ان سب کو اولڈ فورٹ میں لے آئیں۔ احتیاط کے طور پر انہیں سائنوسین کا ایک ایک انجکشن بھی لگا دو تاکہ وہ میری مرضی کے بغیر ہوش میں نہ آسکیں۔'' مادام بلیو نے کہا۔

''اوکے مادام۔ میرے آدمی زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں انہیں لے کر اولڈ فورٹ پہنچ جائیں گے۔'' ____ دوسری طرف سے براؤن نے کہا تو مادام بلیو نے ایک طویل سانس لے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان نظر آرہا تھا۔ اگلے ایک گھنٹے میں اسے اطلاع مل گئی کہ براؤن کے آدمیوں نے اولڈ فورٹ میں پانچ افراد کو پہنچا دیا ہے جو بے ہوش تھے۔ جن میں تین مرد اور دو عورتیں شامل ہیں اور اب ان پانچوں

کو زیرو روم میں پہنچا دیا گیا ہے پھر اسے اطلاع دی گئی کہ ریڈ فاکس بھی اپنے ہیلی کاپٹر میں وہاں پہنچ گئی ہے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ریڈ فاکس مسکراتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

''کیا یہ کنفرم ہے کہ تمہارے ساتھ آنے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران ہی ہے۔'' ـــــــ مادام بلیو نے اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر فوراً اس سے پوچھا تو ریڈ فاکس بے اختیار چونک پڑی۔

''یس مادام۔ مگر آپ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔'' ریڈ فاکس نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو مادام بلیو کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ ریڈ فاکس واقعی بڑی حیرت زدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''بیٹھو۔ اور بتاؤ۔ وہ تمہارے پاس کیوں آیا تھا اور تم اسے یہاں کیوں لائی ہو۔'' ـــــــ مادام بلیو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''مادام میں۔'' ـــــــ ابھی ریڈ فاکس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کا رنگ بدل گیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر یوں دور جا گری جیسے کسی دیو نے اسے اٹھا کر دور اچھال دیا ہو۔ وہ ایک دھماکے سے چکنے فرش پر گری اور دور تک گھسٹتی چلی گئی۔ پھر وہ دیوار سے ٹکرا کر رکی اور

یکلخت ساکت ہو گئی۔ ریڈ فاکس کو اس طرح اچھلتے زمین پر گھسٹ کر دیوار سے ٹکراتے اور ساکت ہوتے دیکھ کر مادام بلیو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ریڈ فاکس کے بے حس و حرکت جسم کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے اس کے ساتھ وہ بھی اپنی جگہ ساکت و صامت مورتی بن گئی ہو۔

یہ ایک بڑا سا ہال نما گول کمرہ تھا جس میں میزوں پر عمران سمیت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران فولادی کلپوں سے بندھے پڑے تھے۔ کمرے میں نیلے رنگ کے لباسوں میں ملبوس تین لڑکیاں موجود تھیں۔ جن میں سے دو لڑکیوں کے پاس جدید مشین گنیں تھیں جبکہ ایک لڑکی کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جو بھری ہوئی تھی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تھوڑا تھوڑا انجکشن لگا رہی تھی۔ سب کو انجکشن لگا کر وہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔ اس لڑکی کے جانے کے چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلا اور ایک اور لڑکی اندر آ گئی۔ یہ ریگی تھی۔

''ہوش نہیں آیا ابھی انہیں ۔''...... ریگی نے مسلح لڑکیوں سے پوچھا۔

''انہیں اینٹی انجکشن لگا دیے ہیں۔ جلد ہی انہیں ہوش آ جائے

گا۔''...... ایک مسلح لڑکی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مادام خود یہاں آ رہی ہیں۔ ان کا خیال رکھنا۔'' ریگی نے کہا اور واپس جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اسی لمحے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔

''اسے ہوش آ گیا ہے مس ریگی ۔''...... عمران کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر ایک لڑکی نے ریگی سے کہا تو ریگی ٹھٹھک کر رک گئی اور پلٹ کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

عمران ہوش میں آتے ہی سر ہلا کر دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ اپنے اردگرد بے ہوش افراد کو دیکھتے ہی اس نے پہچان لیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں اور پھر اس نے چند وقفوں کے بعد ان سب کو ہوش میں آتے دیکھا۔

''تمہیں ہوش آ گیا ۔گڈ۔ کیا نام ہے تمہارا ۔''...... ریگی نے مڑ کر عمران کے قریب آ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کون سی جگہ ہے۔ مجھے یہاں اس طرح کیوں باندھا گیا ہے۔''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں آواز بدل کر اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے خود حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں یہاں مادام بلیو کے حکم سے لا کر باندھا گیا ہے۔ کیوں باندھا گیا ہے اس کا جواب وہ تمہیں خود یہاں آ کر دیں

گی ۔'' ---- ریگی نے کہا۔

''مادام بلیو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو یہاں ریڈ فاکس کے ساتھ مادام بلیو سے ایک ڈیل کرنے آیا تھا۔ کہاں ہے ریڈ فاکس اور کہاں ہے مادام بلیو ۔'' ---- عمران نے انتہائی پریشان ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ بلیو کیٹ کا نام سن کر سیکرٹ سروس کے ممبران بھی چونک پڑے تھے۔

''میں یہاں تمہارے سوالوں کے جواب دینے نہیں آئی سمجھے تم۔'' ---- ریگی نے غرا کر کہا۔

''شٹ اپ۔ تم جانتی نہیں میں کون ہوں۔ میرا نام ساگروچ ہے۔ گریٹ ساگروچ۔ میں ایکریمیا کے سلور راڈز سینڈیکیٹ کا چیف ہوں۔ میں یہاں مادام بلیو سے ڈیل کرنے آیا تھا۔ اسے اتنی جرات کیسے ہوئی جو مجھے یہاں لا کر مجرموں کی طرح باندھ دے۔ بلاؤ اسے۔ فوراً بلاؤ۔'' ---- عمران نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ مادام کے بارے میں تمیز سے بات کرو۔ ورنہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی ۔'' ---- ریگی نے جواباً غراتے ہوئے کہا۔

''ہمت ہے تو توڑ کر دیکھو۔ میرے سینڈیکیٹ کو معلوم ہے کہ میں کہاں ہوں۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرا سینڈیکیٹ یہاں آجائے گا۔ پھر نہ تم رہو گی نہ تمہاری مادام اور نہ تمہاری مادام کا

سینڈیکیٹ۔'' ---- عمران نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ تمہاری یہ جرات۔ تم ریگی کے سامنے اس انداز میں بات کرو۔ میں تمہارے پرخچے اڑا دوں گی۔ تمہارا خون پی جاؤں گی۔'' ---- ریگی نے یکلخت بھڑکتے ہوئے اپنی ساتھی سے مشین چھین کر اس کا رخ عمران کی طرف جانب کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی عمران کو قتل کر دے گی۔

''بڑی بہادر ہو۔ ایک بندھے ہوئے بے بس انسان پر ہی تم گولیاں برسا سکتی ہو۔ تم میں اتنی ہمت کہاں کہ تم کسی سے بہادری کے ساتھ مقابلہ کر سکو۔'' ---- عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور ریگی یکلخت غصے سے سرخ ہو گئی۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔

''تم۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو۔ ریگی کو۔'' ---- ریگی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''چیلنج بہادروں کو کیا جاتا ہے۔ تم جیسی نرم و نازک اور بانس جیسے پتلے جسم والی لڑکی بھلا میرا مقابلہ کیسے کر سکتی ہے۔'' عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔ عمران کے طنز پر ریگی بری طرح سے بھڑک اٹھی تھی۔

''اسے کھول دو۔ میں مادام کے یہاں آنے سے پہلے اس کی

ہڈیاں توڑنا چاہتی ہوں۔" ——— ریگی نے حلق کے بل چیختے کہا
تو وہ لڑکی تیزی سے عمران کی طرف بڑھی جس سے ریگی نے مشین
گن چھینی تھی۔ اس نے عمران کی پینٹ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو کٹاک
کی آواز کے ساتھ کلپ غائب ہو گئے۔ ریگی نے مشین گن لڑکی کو
تھمائی اور انتہائی غضبناک انداز میں عمران کی طرف بڑھی۔

"ایک منٹ رک جاؤ۔" ——— اچانک جولیا نے چیخ کر کہا
تو اس کی آواز سن کر ریگی تیزی سے اس کی طرف مڑی۔ اسی لمحے
عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح ریگی پر جھپٹ پڑا۔ اس نے
یکلخت اپنا ایک ہاتھ ریگی کی گردن پر ڈالتے ہوئے اس کا ایک
ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی طرف موڑ لیا اور پھر اس نے اس کی گردن پر
ایک زوردار جھٹکا دیا تو کمرہ ریگی کی تیز چیخوں سے گونجنے لگا۔

"ریگی۔ ان لڑکیوں سے کہو کہ اپنی مشین گنیں پھینک دیں۔
ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔" ——— عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ریگی کی گردن پر دباؤ ڈالا تو ریگی
پورے زور سے چیخ اٹھی۔

"پھپھ۔ پھپھ۔ پھینک دو گنیں۔" ——— اس نے گھگھیائے
ہوئے لہجے میں کہا تو لڑکیوں نے فوراً گنیں پھینک دیں۔

"گڈ۔ اب انہیں بھی کھول دو۔ نہ جانے یہ بے چارے کون
ہیں۔ جنہیں میری طرح تم نے یہاں باندھ رکھا ہے۔" ——— عمران
نے کہا۔ ریگی نے جھٹکا دے کر عمران کی گرفت سے نکلنے کی کوشش

کی مگر عمران نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اس کا بازو
پوری طرح سے مروڑ دیا اور ریگی کا جسم ایک بار پھر تڑپنے لگا۔ یہ
دیکھ کر دونوں لڑکیاں تیزی سے آگے بڑھیں اور انہوں نے فوراً
جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی آزاد کر دیا۔ جیسے ہی انہوں نے
سیکرٹ سروس کے ممبران کو آزاد کیا۔ جولیا اور تنویر نے لپک کر
نیچے گری ہوئی مشین گنیں اٹھالیں۔

"تھینک یو مسٹر۔ تم نے ہمیں آزاد کرا کر ہم پر بہت بڑا
احسان کیا ہے۔ اگر موقع ملا تو ہم تمہارے اس احسان کا بدلہ ضرور
اتاریں گے۔" ——— تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران نے ریگی کی گردن کو زوردار جھٹکا دیا تو کڑک کی آواز کے
ساتھ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ریگی بے جان ہو کر اس
کے بازوؤں میں جھول گئی۔ یہ دیکھ کر دونوں لڑکیاں بے اختیار
اچھل پڑیں اور وہ تیزی سے مڑ کر تنویر اور جولیا پر جھپٹیں مگر اسی
لمحے جولیا اور تنویر نے ایک ساتھ ٹریگر دبا دیئے۔ ریٹ ریٹ کی
مخصوص آوازیں کمرے میں گونجیں اور دونوں لڑکیاں خون میں لت
پت ہو کر وہیں گرتی چلی گئیں۔

"تم نے ہماری جان بچائی تمہارا بے حد شکریہ۔" ——— جولیا
نے آگے بڑھ کر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ وقت باتوں کا نہیں ہے مس۔ ہم مادام بلیو کی قید میں ہیں
اور یہ قید خانہ ایک قلعے میں ہے۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا

ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے۔" ___ عمران نے کہا۔

"قلعہ۔" ___ جولیا کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ یہ مادام بلیو کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہیں سے کوسٹن سٹی اور دوسرے علاقوں کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس قلعے میں مادام بلیو نے مسلح افراد کی بہت بڑی فوج پال رکھی ہے۔" ___ عمران نے کہا۔

"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔" ___ جولیا نے کہا۔

"میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔" ___ عمران نے کہا۔ پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی بھی دروازے کی طرف لپکے۔ عمران ابھی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ یکلخت اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے آ گرا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا سا آ گیا۔ اسی لمحے کمرے میں مادام بلیو کے قہقہے گونج اٹھے۔ عمران نیچے گرا زور زور سے سر جھٹک رہا تھا۔ مگر اندھیرا بدستور اس کے ذہن پر پھیلتا جا رہا تھا۔ پھر اس نے اندھوں کی طرح جیسے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

مادام بلیو اپنے آفس میں نہایت بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

ریڈ فاکس جس طرح اچانک اچھل کر دور جا گری تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔ یہ دیکھ کر مادام بلیو کے ہوش اڑ گئے تھے اور وہ کئی لمحوں تک اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔ پھر اسے ہوش آ گیا وہ فوراً ریڈ فاکس کی طرف بڑھی۔ اس نے آگے جا کر ریڈ فاکس کو چیک کیا اور پھر اسے زندہ دیکھ کر وہ قدرے مطمئن ہو گئی۔ ریڈ فاکس بے ہوش تھی۔ مادام بلیو کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ریڈ فاکس کو کیا ہوا تھا۔ جس طرح وہ چیختی ہوئی اچھل کر گری تھی۔ اس سے تو یوں لگ رہا تھا جیسے اسے زبردست کرنٹ لگا ہو۔ جس نے اسے اچھال کر دور پھینک دیا تھا۔

مادام بلیو نے فوراً سیٹا اور چند محافظ لڑکیوں کو اندر بلایا اور ان کے ذریعے ریڈ فاکس کو اٹھوا کر دوسرے کمرے میں منتقل کرا دیا۔ پھر اس نے ایک ڈاکٹر کو بلا کر اسے ہدایات دے کر اس کمرے میں بھیج دیا۔ جس میں اس نے ریڈ فاکس کو بھیجا تھا۔

ڈاکٹر نے جا کر ریڈ فاکس کا تفصیلی چیک اپ کیا مگر وہ اسے ہوش میں لانے میں ناکام رہا۔ اس کے کہنے کے مطابق ریڈ فاکس کا دماغی نظام جامد ہو گیا ہے۔ مادام بلیو نے مزید ڈاکٹروں کو بلا کر ریڈ فاکس کا چیک اپ کروایا مگر اس کے باوجود بھی ریڈ فاکس کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔ اس کی طویل اور پراسرار بے ہوشی نے مادام بلیو کو بے حد پریشان کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ مادام بلیو کی پریشانی مادام بلیک تھی جس سے نہ اس کا رابطہ ہو رہا تھا اور نہ ہی اس نے اسے اب تک کال کی تھی۔

مادام بلیو کو شدت سے مادام بلیک کی کال کا انتظار تھا۔ وہ اس ساری عجیب و غریب اور الجھی ہوئی چویشن کے بارے میں اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے قبضے میں تھے۔ وہ چاہتی تو انہیں ہلاک کرا سکتی تھی لیکن مادام بلیو نے ابھی تک انہیں صرف اس لئے زندہ رکھا ہوا تھا کہ مادام بلیک ان کے بارے میں اسے مزید ہدایات نہ دے دیتیں۔ وہ انہیں ہلاک نہیں کر سکتی تھی۔ مادام بلیو سوچ رہی تھی کہ اسے ایک بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر ان سے پوچھنا چاہیے کہ آخر

انہوں نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ کرائم سٹی میں جہاں اس نے تمام داخلی راستے سیلڈ کر رکھے تھے اور اس کے باوجود وہ سب کرائم سٹی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے جو واقعی ان کی ذہانت اور فطانت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

مادام بلیو ابھی انہی خیالوں میں کھوئی ہوئی ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام بلیو نے چونک کر ٹیلی فون دیکھا پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی میز کے قریب آ گئی۔

''یس'' ___ مادام بلیو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''سیٹا بول رہی ہوں مادام'' ___ دوسری طرف سے سیٹا کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے'' ___ مادام بلیو نے چونک کر پوچھا۔

''مادام۔ ان سب کو زیرو روم میں بینچوں پر کلپ کر دیا گیا ہے۔ ریگی خود ان کی نگرانی کر رہی ہے اور ان سب کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی انجکشن بھی لگا دیئے گئے ہیں'' ___ سیٹا نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں آ کر خود ان سے بات کروں گی'' ___ مادام بلیو نے کہا۔

''او کے۔ مادام۔ میں ریگی کو بتا دیتی ہوں۔ وہ ان کے ہوش

میں آنے تک زیرو روم میں رہے۔" ۔۔۔۔ سیتا نے کہا۔

"اوکے۔" ۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر وہ کسی خیال کے تحت چونک اٹھی۔

"اوہ۔ عمران اور اس کے ساتھی بھوت ہیں بھوت۔ ان کے بارے میں مجھے جو کچھ معلوم ہے اس کے مطابق وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہو جاتے ہیں اور وہ لمحوں میں خطرناک سے خطرناک چویشن کو کنٹرول کر کے اپنے حق میں کر لیتے ہیں۔ اس لئے مجھے ان کے سامنے نہیں جانا چاہیے۔ ان جیسے خطرناک اور ذہین افراد کو مجھے اپنے قلعے میں رکھنے کا رسک بھی نہیں لینا چاہیے۔ اگر انہیں یہاں موقع مل گیا تو وہ مجھ سمیت اس سارے قلعے کو تباہ کر دیں گے۔ نہیں۔ نہیں۔ اب موقع ہے۔ مجھے اس کا فائدہ اٹھا کر ان سب کو ہلاک کر دینا چاہیے۔ ان کی زندگی میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ رہی بات مادام بلیک کی تو جب ان کی کال آئے گی تو میں انہیں خود ہی ہینڈل کر لوں گی۔" ۔۔۔۔ مادام بلیو نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے لاشعوری طور پر واقعی خوفزدہ ہو چکی تھی۔ عمران جس طرح ریڈ فاکس کو یہاں لایا تھا اور اس کے ساتھی جس طرح سو سے زائد مسلح افراد کو ہلاک کر کے شہر میں پہنچ گئے تھے وہ یہ سب سوچ کر پریشان اور حواس باختہ ہوتی جا رہی تھی اور اب

عمران اور اس کے ساتھی اس کے اعصاب پر سوار ہو چکے تھے۔

"مجھے کنٹرول روم میں جانا چاہیے۔ وہاں پہنچ کر میں رنگی کو ہدایات دوں گی اور وہیں بیٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا نظارہ کروں گی۔" ۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی اپنے آفس سے نکل کر راہداری میں آئی اور ایک لفٹ میں سوار ہو کر تہہ خانے میں آ گئی۔ جہاں ایک بڑا کنٹرول روم تھا۔ سیتا ایک مشین پر بیٹھی تھی جس سے ایک خاص بڑی سکرین منسلک تھی۔ مادام بلیو کو کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"سیتا۔ سپر لنکنگ مشین سسٹم آن کر دو۔" ۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا اور سیتا نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے اپنے سامنے موجود مشین کے چند بٹن پریس کئے اور کسی کو ہدایات دینے لگی۔ چند لمحوں بعد اچانک مشین کے ساتھ لگی ہوئی سکرین آن ہو گئی۔ سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ منظر پر نظر پڑتے ہی مادام بلیو اور اس کے ساتھ سیتا بھی بری طرح سے اچھل پڑی۔ سکرین پر نظر آنے والا منظر انتہائی حیرت ناک تھا۔ عمران نے رنگی کو گردن سے پکڑا ہوا تھا اور وہاں موجود لڑکیوں نے اسلحہ پھینک کر اس کے ساتھیوں کو کھولنا شروع کر دیا تھا۔ پھر عمران نے رنگی کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور اس کے ساتھیوں نے مشین گنوں سے فائرنگ کر کے دونوں لڑکیوں کو

ہلاک کر دیا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔'' ——— مادام بلیو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''انتہائی حیرت انگیز۔ انہوں نے ریگی کو بھی ہلاک کر دیا ہے مادام۔'' ——— بیتا نے شدید پریشانی اور اضطراری لہجے میں کہا۔

''آواز آن کرو جلدی۔'' ——— مادام بلیو نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو بیتا نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مشین کا سپیکر آن کر دیا۔ پھر انہوں نے عمران کے ساتھیوں کو قلعے سے نکلنے کا سنا اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے نظر آئے۔

''بیتا۔ سکس آپریشن کو لنک کر دو۔ ہری اپ۔'' ——— مادام بلیو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو بیتا نے دائیں طرف رکھی ہوئی ایک اور مشین کو آن کیا اور پھر اس کو پہلی مشین سے لنک کر دیا۔ مادام بلیو کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دروازے کے قریب پہنچ چکے تھے۔

''مادام۔ سکس آپریشن سسٹم آن ہو گیا ہے۔'' ——— بیتا نے کہا۔

''آپریشن کے لنکنگ سسٹم کے بٹن پر ہاتھ رکھو۔ میں ایکرس ریز ان پر فائر کروں گی۔ یہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو جائیں گے۔'' ——— مادام بلیو نے کہا اور پھر اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو

لڑکھڑاتے دیکھا۔ وہ اندھوں کی طرح ہاتھ مار رہے تھے جیسے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھر انہوں نے ان سب کو ساکت ہوتے اور پھر گرتے دیکھا۔

''وہ مارا۔ ہُرا۔ اب ان میں سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔'' ——— ان سب کو گرتے دیکھ کر مادام بلیو نے یکلخت مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور خوشی اس کے چہرے پر آبشار کی طرح بہہ رہی تھی۔ جیسے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مار کر بہت بڑا قلعہ فتح کر لیا ہو۔

''آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مادام۔ ایکرس ریز نے ان کے جسموں کو مکمل طور پر مفلوج کر دیا ہے۔ ان کے اعصابی سسٹم کے ساتھ ان ان کا دماغی نظام بھی اس ریز سے متاثر ہوا ہوگا۔ اب اگر انہیں دس سے پندرہ منٹوں تک ہوش نہیں آیا تو ان کی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی اور پھر انہیں خوفناک موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔'' ——— بیتا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتی ہوں۔ اب انہیں کبھی ہوش نہیں آئے گا۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ اور ان سب کو اسی حالت میں اٹھا کر برقی بھٹیوں میں پھینک دو۔ جاؤ۔ جلدی۔ ہری اپ۔'' ——— مادام بلیو نے کہا۔

''یس مادام۔'' ——— بیتا نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

جیسے ہی عمران کے ذہن پر اندھیرے نے یلغار کی اور وہ بے ہوش ہونے لگا۔ اس کے لاشعور نے جیسے یکدم اس کے اعصابی اور ذہنی نظام کو کنٹرول کر لیا۔ دوسرے لمحے عمران کا تاریک ہوتا ہوا ذہن دوبارہ روشن ہو گیا۔ لیکن وہ زمین پر اسی طرح پڑا رہا۔ اس کا دماغ تو فوراً جاگ اٹھا تھا مگر اس کے جسم میں ابھی کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔ آخری لمحات میں عمران کو جس طرح اپنے ذہن میں تیز چبھن کا احساس ہوا تھا اسے فوراً پتہ چل گیا تھا کہ ان پر ایکرس ریز فائر کی گئی۔ اس ریز سے انسانی جسم کا اعصابی اور ذہنی نظام ایک لمحے میں معطل ہو کر رہ جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ انسانی دماغ پر اس کا ایسا ری ایکشن ہوتا تھا کہ ہوش میں نہ آنے کی صورت میں انسانی ذہن کی شریانیں پھٹ سکتی تھیں یا انسان بے ہوشی کے عالم میں ہمیشہ ہمیشہ کی نیند

سو سکتا تھا۔

"اوہ۔ اس ایکرس ریز کے حملے سے مجھے ریڈ فاکس کی اس سیکو بارٹ پن نے بچا لیا ہے جو اس نے میری انگلی میں پیوست کر رکھی ہے۔ سیکو بارٹ پن کی وجہ سے ایکرس ریز کا لمحاتی اثر ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس کی موجودگی میں جسمانی اور ذہنی نظام تباہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے فوراً ہوش آ گیا ہے۔ لیکن میرے ساتھی، ان کا کیا ہوا ہو گا۔" ____ عمران مسلسل سوچتا جا رہا تھا اور اس کے جسم میں جیسے نئی زندگی کی حرارت بھرتی جا رہی تھی۔ پھر اس کا سر ہلا۔ اس نے تھوڑی سی گردن گھمائی تو اسے اپنے ساتھی دکھائی دیے۔ ان کے جسموں میں بھی ہلکی سی حرکت کے آثار دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرانی لہرانے لگی۔

"اوہ۔ ان کے جسم بھی حرکت کر رہے ہیں۔ کیا ان پر بھی ایکرس ریز کا اثر نہیں ہوا ہے۔" ____ عمران نے سوچا۔ پھر اس نے مزید سر گھمایا تو اسے اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں کی انگلیوں پر پائپوں کے سیاہ ٹکڑے چڑھے نظر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو ان کی انگلیوں میں بھی سیکو بارٹ پنیں لگی ہوئی ہیں۔" ____ عمران نے کہا۔ اسی لمحے اسے باہر سے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ابھی اس کا جسم پوری طرح سے حرکت میں نہیں آیا تھا اور نہ ہی وہ منہ سے کوئی آواز نکال سکتا تھا۔ ابھی اسے مکمل طور پر نارمل ہونے میں کم از کم دو تین منٹ

مزید درکار تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کمرے میں نیلے لباسوں میں ملبوس دس لڑکیاں اندر آ گئیں۔

"جلدی کرو۔ ان سب کو اٹھاؤ۔ ہمیں ان سب کو لے جا کر برقی بھٹیوں میں پھینکنا ہے۔" ـــــ ایک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ذہن میں یکلخت آندھیاں سی چلنی شروع ہو گئیں۔ اب اس کی اور اس کے ساتھیوں کی جان کو حقیقتاً خطرہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس نے جلد سے جلد کچھ نہ کیا تو وہ اور اس کے ساتھی بھٹیوں میں ایک لمحے میں جل کر خاکستر ہو جائیں گے۔

لڑکیوں نے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ عمران نے اپنے ذہن پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تاکہ اس کا اعصابی نظام جلد سے جلد درست ہو اور وہ کچھ کر سکے۔ پھر دو لڑکیوں نے آگے بڑھ کر اسے بھی اٹھا لیا اور پھر وہ ان سب کو اٹھائے ایک راہداری میں بڑھی جا رہی تھیں اور کوشش کے باوجود عمران اپنے جسم کو حرکت نہیں دے پا رہا تھا۔ راہداری میں لڑکیوں کے قدموں کی آوازیں اس کے دل و دماغ پر کسی ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح لگ رہی تھیں۔ لڑکیاں انہیں لئے ہوئے ایک بڑے سے ہال کمرے میں آ گئیں۔

"لے آؤ انہیں یہاں۔ میں برقی بھٹیوں کو آن کر رہی ہوں۔ ڈال دو ان سب کو موت کی ریلنگ پر۔" ـــــ اسی لڑکی کی آواز

سنائی دی جو اب تک بات کر رہی تھی۔ عمران نے تھوڑا سا سر گھمایا تو ایک لڑکی دیوار پر لگے ہوئے بٹن پریس کر رہی تھی اور دیواروں میں بڑے بڑے گول سوراخوں سے ریلنگ باہر آ رہے تھے۔ پھر عمران نے ان لڑکیوں کو دیکھا جنہوں نے جولیا اور تنویر کو اٹھا رکھا تھا۔ وہ آگے بڑھیں اور انہوں نے جولیا کو ایک ریلنگ پر ڈال دیا۔ اس کے بعد دوسری ریلنگ پر تنویر پھر صفدر اور پھر کیپٹن شکیل کو ڈال دیا گیا۔

"اسے بھی لے آؤ۔ میں ایک ہی بار ساری بھٹیوں کے منہ بند کر کے انہیں آن کروں گی۔" ـــــ اسی لڑکی نے کہا اور عمران کو لئے ہوئے لڑکیاں آگے بڑھیں۔ انہوں نے عمران کو اوپر اٹھایا اور اس سے پہلے کہ وہ عمران کو بھٹی میں جانے والی ریلنگ پر ڈالتیں، اچانک عمران کو اپنے جسم کی رگوں میں خون تیزی سے گردش کرتا ہوا محسوس ہوا۔ جیسے ہی عمران کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہوا۔ اس نے اپنے جسم کو موڑتے ہوئے زوردار جھٹکا دیا اور ان لڑکیوں کے ہاتھوں سے نکل کر دھپ سے نیچے گر گیا۔ اس سے پہلے کہ لڑکیاں کچھ سمجھتیں عمران کسی پارے کی طرح کوندا اس نے قریب کھڑی ایک لڑکی کی ٹانگوں پر لات ماری تو لڑکی چیختی ہوئی اس کے قریب گر پڑی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو گھمایا اور اس لڑکی کی کمر سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی۔ اس سے پہلے کہ لڑکی اس پر جھپٹتی مشین گن عمران کے ہاتھ میں آ چکی

تھی۔

یہ دیکھ کر دوسری لڑکی نے اپنے کاندھے سے مشین گن اتارنی چاہی مگر عمران فوراً کروٹ بدل گیا اور اس نے اپنے جسم کو کمان کی طرح موڑتے ہوئے اچانک فائرنگ کر دی۔ کمرہ لڑکی کی تیز اور کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ کسی لٹو کی طرح گھومتی ہوئی گر گئی۔ یہ دیکھ کر دوسری لڑکیوں کو جیسے ہوش آ گیا۔ انہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنی مشین گنیں سنبھالیں۔ مگر گنیں چلانے کی حسرت ان کے دلوں میں ہی رہ گئی کیونکہ عمران نے اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے یکلخت ان پر فائر کھول دیا تھا۔ کمرہ مشین گن کی ریٹ ٹیٹ اور لڑکیوں کی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا تھا۔ ایک لڑکی نے پلٹ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی مگر عمران نے فوراً اپنا رخ پلٹا اور اس کی ٹانگوں پر فائرنگ کر دی۔ لڑکی چیختی ہوئی وہیں گر گئی۔ اسی لمحے ایک برقی بھی کی ریلنگ سے جولیا اتر کر نیچے آ گئی۔ اس دوران شاید اس کا جسم بھی متحرک ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ یہاں تو سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔" ___ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر وقفے وقفے سے متحرک ہوتے ہوئے باقی ممبران بھی اپنی اپنی ریلنگ سے نیچے آ گئے تھے اور انہوں نے جھپٹ کر وہاں لڑکیوں کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں تھیں۔

عمران اٹھ کر اسی زخمی لڑکی کی طرف بڑھا جس کی ٹانگوں پر اس نے گولیاں ماری تھیں۔ وہ اب بری طرح سے تڑپ اور چیخ رہی

تھی۔

"اپنا نام بتاؤ۔ جلدی۔" ___ عمران نے اس کے پہلو میں زوردار لات مارتے ہوئے غضبناک لہجے میں کہا۔

"س۔ سیتا۔ میرا نام سیتا ہے۔" ___ لڑکی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام بلیو کہاں ہے۔ بتاؤ۔ ورنہ میں مشین گن کی ساری گولیاں تمہارے جسم میں اتار دوں گا۔" ___ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اپنے آفس میں ہے۔" ___ سیتا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران اس سے کچھ اور پوچھتا سیتا کے منہ سے خون ابل پڑا اور وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہوتی چلی گئی۔

اسی وقت جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھیوں کے جسموں میں بھی تحریک پیدا ہو گئی تھی اور اپنے جسموں میں حرکت محسوس کرتے ہی وہ فوراً ریلنگ سے اتر آئے تھے۔

"تم سب باہر نکلو اور یہاں جو نظر آئے اڑا دو۔" ___ عمران نے پلٹ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے آواز بدل کر کہا۔

"شٹ اپ۔ تم کون ہوتے ہو ہمیں حکم دینے والے۔" تنویر نے غرا کر کہا تو عمران اسے گھور کر رہ گیا۔ باقی ممبران بھی غور سے

اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔

''تمہیں کیا لگتا ہے۔ کیا میں یہاں تم لوگوں کی جان بچانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔'' ـــــ عمران نے جان بوجھ کر بدستور بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اپنی جان بچانے کے لیے کیا ہے۔ لیکن تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح سے حکم دو۔ ہماری مرضی میں جو آئے گا ہم وہی کریں گے۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''تم سب اس وقت مادام بلیو کے قلعے میں ہو۔ اس قلعے میں ہر طرف موت کا راج ہے۔ کہیں سے بھی کوئی اندھی گولی آ کر تم میں سے کسی کو بھی چاٹ سکتی ہے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''ہمارے ساتھ جو ہوگا ہم دیکھ لیں گے۔ تم اپنی فکر کرو۔'' جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اوکے۔ تو پھر میں جا رہا ہوں۔'' ـــــ عمران نے کاندھے اچکائے اور پھر مشین گن لئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کسی نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ عمران نے دروازے کے پاس آ کر تھوڑا سا سر آگے کیا۔ باہر راہداری تھی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر عمران تیزی سے باہر نکل آیا اور دائیں طرف چلنے لگا۔ راہداری آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی تھی۔ عمران نے دیوار کی سائیڈ سے لگ کر ایک بار پھر

احتیاط سے دوسری طرف دیکھا۔ سامنے راہداری کے دائیں طرف ایک دروازہ تھا اور بائیں طرف راہداری بند تھی۔ درمیان میں سامنے کی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا۔ جس کے پٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے تھے۔ عمران دبے قدموں تیزی سے آگے بڑھا اور درمیانی دروازے کی دیوار کی سائیڈ سے آ لگا۔

''ہونہہ۔ کیا مصیبت ہے۔ آخر ریڈ فاکس کو کیا ہو گیا ہے۔ اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا۔'' ـــــ اندر سے ایک لڑکی کی تیز اور غصیلی آواز سنائی دی۔ عمران نے آواز پہچان لی تھی۔ وہ مادام بلیو کی آواز تھی جو اس نے ریڈ فاکس کے پاس فون سے سنی تھی۔ عمران نے سر آگے کر کے دروازے کی جھری سے دیکھا تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی میز کے قریب کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔ پھر اس نے فون بند کیا اور غصے سے بڑبڑانے لگی۔ عمران دروازے کے سامنے آیا اور اس نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھل گیا۔ مادام بلیو دروازہ کھلنے کے دھماکے کی آواز سن کر بری طرح سے چونک پڑی اور پھر دروازے پر کھڑے عمران کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تت۔ تت۔ تم۔'' ـــــ مادام بلیو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا مادام بلیو کے قریب آ گیا جو بت بنی کھڑی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی

طرف دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر پیچھے صوفے سے جا ٹکرائی۔ عمران نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔ اسی لمحے سیکرٹ سروس کے ممبران بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔'' ــــــ جولیا نے عمران کو مادام بلیو کی طرف غصیلے انداز میں بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''میرے معاملے میں مداخلت مت کرو۔ جاؤ یہاں سے۔ باہر سے کیپس یا مسلح افراد اندر آ گئے تو تم سب چوہوں کی طرح مارے جاؤ گے۔'' ــــــ عمران نے غرا کر کہا۔

''تم نے پھر ہمارے سامنے اونچی آواز میں بات کی۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔'' ــــــ تنویر نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''کسی خون آشام قبیلے سے تعلق ہے تمہارا یا تم کسی ڈریکولا کے بھائی ہو۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''بکو مت۔ تم نے زیادہ بکواس کی تو میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا۔'' ــــــ تنویر نے غصے سے کہا۔

''حیرت ہے۔ کبھی خون آشام بن کر خون پینے کی باتیں کرتے ہو۔ کبھی قصاب بن کر میرے ٹکڑے کرنے کی باتیں۔ تم ہو کون۔ کیا تم اس کے بھائی ہو۔'' ــــــ عمران نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر کا چہرہ غصے

سے سیاہ پڑ گیا۔ جولیا نے بھی عمران کی بات سن کر منہ بنا لیا تھا جبکہ عمران کی بات سن کر کیپٹن شکیل کراسٹی اور صفدر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

''تم ضرورت سے زیادہ بول رہے ہو مسٹر کاکروچ۔'' کراسٹی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کاکروچ نہیں۔ میرا نام ساگروچ ہے۔ میرے نام کی مٹی پلید نہ کرو۔ میری ہونے والی کو اگر پتہ چل گیا کہ تم نے میرے نام کا مذاق اڑایا ہے تو وہ غصے میں آ کر اپنا بھائی تمہارے سر پر دے مارے گی۔'' ــــــ عمران نے کہا تو جولیا اس بار چونک پڑی اور غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

''مس جولیا۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں اس کی ہڈیاں توڑنا چاہتا ہوں۔'' ــــــ تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''عقل کے اندھے ہوش کے ناخن لو۔ میری ہڈیاں سٹین لیس سٹیل کی بنی ہوئی ہیں۔ تمہارے کمزور ہاتھوں سے نہیں ٹوٹیں گی۔'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تم۔ تم نے مجھے عقل کا اندھا کہا۔ اب تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا۔'' تنویر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس دوران مادام بلیو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا۔ عمران اور سیکرٹ سروس کی موجودگی میں وہ ڈری ڈری اور سہمی سہمی کھڑی

تھی۔ تنویر بڑے جارحانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا۔

''رک جاؤ تنویر۔'' ـــــ جولیا نے کہا تو تنویر یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ جولیا مسلسل عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں قدر شناس بھائی۔ جو بہن کی ایک ہی آواز پر رک جاتا ہے۔'' ـــــ عمران نے کہا تو تنویر کا جسم غصے سے کانپنے لگا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو۔'' ـــــ جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا اور جولیا کی بات سن کر کراسٹی اور تنویر بھی چونک پڑے۔

''ہنی مون کے لیے جگہ سلیکٹ کرنے آیا تھا۔ مگر مادام بلیو نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو میں نے غصے میں آ کر اس پر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اب دیکھو کیسے بھیگی بلی بنی کھڑی ہے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ اسے جانتی ہیں۔'' ـــــ کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران ہے۔'' ـــــ جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران کا نام سن کر نہ صرف تنویر بلکہ کراسٹی بھی حیرت سے اچھل پڑی اور تنویر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر مسکرا رہے تھے۔ جیسے انہوں نے عمران کو پہلے ہی پہچان لیا تھا اور دانستہ چپ رہے ہوں۔

''عمران۔ کون عمران۔ کدھر ہے۔ کہاں ہے۔'' ـــــ عمران

نے جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہاں کوئی اور بھی موجود ہو۔ اس بار اس کے منہ سے اصلی آواز نکلی تھی۔

''ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرو۔ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔'' ـــــ جولیا نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں نہیں۔ بھائی صاحب کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تمہاری نظر تو بلی سے بھی تیز ہے۔'' عمران نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''خبردار۔ میرے منہ مت لگنا۔'' ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بہت بہتر میرے سپیشل بھائی۔'' ـــــ عمران نے سہم کر کہا تو ان کی مسکراہٹیں مزید گہری ہو گئیں جبکہ تنویر کا منہ اور زیادہ بگڑ گیا۔

''میں نے تم سے پوچھا ہے۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔'' جولیا نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر دوبارہ پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ میں تو بس یہاں مادام بلیو کیٹ کے حسن کی تعریف کر رہا تھا۔ اس کے بارے میں سنا تھا کہ مادام بلیو کا حسن چاند سورج سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے میں بھی یہی سمجھ رہا تھا۔ مگر اب۔'' ـــــ عمران کہتے کہتے رک گیا۔

''اب کیا۔'' ـــــ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''اب تم جو آ گئی ہو۔ تمہارے سامنے اس کا حسن پھیکا پڑ گیا ہے۔'' ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ان سب کی ہنسی نکل گئی۔

''پھر بھی عمران صاحب۔ آپ اچانک یہاں کیسے پہنچ گئے اور آپ نے اس قدر بھیانک میک اپ کیوں کر رکھا ہے۔'' ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بھیانک انسان بھیانک پن کے سوا اور کر ہی کیا سکتا ہے۔'' تنویر نے فوراً اپنی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

''اور کچھ نہیں تو کسی بھائی کی بہن سے شادی ضرور کر سکتا ہے۔'' ___ عمران کی زبان بھی بھلا کہاں رکنے والی تھی۔ اس کی بات سن کر تنویر کے چہرے پر ایک بار پھر غصہ عود کر آیا تھا جبکہ باقی سب مسکرا رہے تھے۔

''ایک منٹ۔ تم باہر نظر رکھو۔ میں ذرا مادام صاحبہ سے بات کر لوں۔ ہم یہاں اپنا راگ الاپ رہے ہیں اور یہ محترمہ یہاں سے نکل بھاگنے کی تیاری میں ہیں۔'' ___ عمران نے کہا۔ اس نے مادام بلیو کو حرکت کرتے دیکھ لیا تھا جو آہستہ آہستہ پیچھے کھسکتی جا رہی تھی۔ عمران کی بات سن کر وہ فوراً رک گئی۔

''ٹھیک ہے۔ میں اور کیپٹن شکیل باہر کا خیال رکھتے ہیں۔'' صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے باہر نکل گئے۔

''ہاں تو نیلی بلی صاحبہ۔ اب آپ کے کیا ارادے ہیں۔''

عمران نے مادام بلیو کے قریب جا کر کہا۔

''تم۔ میں۔ میں۔'' ___ مادام بلیو کے منہ سے نکلا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ پائی ہو کیونکہ عمران نے یہ بات اس سے اپنی مقامی زبان میں کہی تھی۔

''ارے۔ تم بکری کب سے بن گئیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے بلیاں تو میاؤں میاؤں کرتی ہیں۔'' ___ عمران نے کہا۔

''تت۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو۔'' ___ مادام بلیو نے کہا۔

''مادام بلیک کہاں ہے۔'' ___ عمران نے کہا۔

''مم۔ میں نہیں جانتی۔'' ___ مادام بلیو نے کہا۔

''ڈاکٹر جورڈن اور اس کی بلیک ڈراپس بنانے والی فیکٹری کہاں ہے۔ اس کے بارے میں تو جانتی ہو نا تم۔'' ___ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''نہیں۔ میں یہ بھی نہیں جانتی۔'' ___ مادام بلیو نے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم کسے جانتی ہو۔'' ___ عمران نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ میں کچھ بھی نہیں جانتی۔'' ___ مادام بلیو نے کہا تو عمران نے اس کے منہ پر ایک اور تھپڑ جڑ دیا۔ تھپڑ پڑتے ہی مادام بلیو ایک بار پھر چیخ اٹھی۔

''میرا خیال ہے۔ اب تمہیں سب کچھ جان جانا چاہیے۔''

عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا ہے نا۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ تم اور تمہارے ساتھیوں نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اس قلعے میں تم سب کے مقبرے بن جائیں گے۔'' ـــــ مادام بلیو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو۔ مادام بلیو۔ میں جانتا ہوں مادام بلیک کون ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ڈاکٹر جورڈن اور اس کی فیکٹری اسی قلعے کے نیچے ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تم خود ہی ہمیں وہاں تک لے چلو۔ ورنہ میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔'' ـــــ عمران نے بھوکے بھیڑیے جیسے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کک۔ کیا مطلب۔ تم کیسے جانتے ہو کہ مادام بلیک کون ہے۔ اس کے بارے میں تو خود میں بھی لاعلم ہوں۔'' ـــــ مادام بلیو نے ہکلا کر کہا۔

''اس کے بارے میں میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم ایک کام کرو۔ فورٹ کے سیکورٹی انچارج کو کال کرو اور اس سے کہو کہ کوئی اس طرف نہ آئے اور تم مجھے بتاؤ بلیک ڈراپس کی فیکٹری اور ڈاکٹر جورڈن کے پاس جانے کا راستہ کہاں ہے۔ اگر بتا دو گی تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس سارے قلعے کو ڈائنا مائٹس سے

اڑا دوں گا۔ تمہاری کیٹ فورس کے ساتھ ساتھ بلیک ڈراپس کی فیکٹری اور ڈاکٹر جورڈن سیدھے جہنم واصل ہو جائیں گے۔'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مگر۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو۔'' ـــــ عمران نے غرا کر کہا۔

''مم۔ میں کرتی ہوں۔ میں کرتی ہوں۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا اور تیزی سے میز کی طرف بڑھی اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر قلعے کے سیکورٹی انچارج سے بات کر کے اسے ہدایات دینا شروع کر دیں۔

''اب ٹھیک ہے۔'' ـــــ مادام بلیو نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب فیکٹری میں جانے کا راستہ بتا دو۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

'' فیکٹری جانے کا راستہ اسی کمرے میں ہے۔ جسے کھولنے کے لئے مجھے اپنی کرسی پر جا کر بیٹھنا ہوگا۔ میز کے نیچے بلڈ سرچ لگا ہوا ہے۔ جب تک میں اس سرچ کے نمبرز آن نہ کروں گی۔ راستہ نہیں کھلے گا۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

'' ٹھیک ہے۔ جاؤ بیٹھو کرسی پر۔ اور جولیا تم اس کے سر پر کھڑی ہو جاؤ۔ اگر یہ شرارت کرے تو بے شک اسے گولی سے اڑا

دینا۔'' ـــــ عمران نے پہلے مادام بلیو اور پھر جولیا سے کہا تو مادام بلیو کے ساتھ جولیا بھی میز کی دوسری طرف چلی گئیں۔ مادام بلیو اپنی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ جولیا نے اس کے عقب میں کھڑے ہو کر مشین گن اس کے سر سے لگا دی تھی۔ مادام بلیو ان کی طرف بے بسی سے دیکھ رہی تھی۔

''چلو جلدی کرو۔ راستہ کھولو۔'' ـــــ عمران نے کہا تو مادام بلیو کا ہاتھ میز کے نیچے چلا گیا۔ پھر اچانک جولیا کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر یکلخت پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی۔ اسی لمحے مادام بلیو کرسی سمیت اچانک جیسے میز کے پیچھے غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر عمران کراسٹی اور تنویر اچھل پڑے۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا میز کی دوسری طرف آ گیا۔ اس کی نظریں زمین کے اس حصے پر پڑیں جہاں چند لمحے قبل اونچی نشست والی کرسی تھی۔ عمران نے عین اس جگہ زمین کا ایک گول حصہ تیزی سے بند ہوتے دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

تنویر اور کراسٹی بھاگ کر جولیا کے پاس آئے۔ جو سر پکڑے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''کیا ہوا تھا مس جولیا۔ آپ ٹھیک تو ہیں۔'' ـــــ تنویر نے پریشانی سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔'' ـــــ جولیا نے اٹھ کر کھڑے

ہوتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہوا کیا تھا۔'' ـــــ کراسٹی نے پوچھا۔

''اس نے جیسے ہی میز کے نیچے ہاتھ ڈالا مجھے یوں لگا جیسے میرے جسم کو ہزاروں وولٹ کرنٹ لگ گیا ہو۔ میں زور دار جھٹکے سے پیچھے گری تھی۔'' ـــــ جولیا نے کہا اس کے لہجے میں دھیما پن تھا۔ شاید الیکٹرک شاک کے اثر نے اسے قدرے پژمردہ کر دیا تھا۔ عمران ایک طرف کھڑا غصے اور پریشانی سے ہونٹ چبا رہا تھا۔ وہ خود کو بے وقوف سمجھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اسے مادام بلیو کی بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اسے خود اس کی کرسی پر جا کر دیکھنا چاہیے تھا کہ واقعی وہاں بلڈ سرچ موجود تھا یا نہیں۔ اس کی ذرا سی بے احتیاطی سے مادام بلیو وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

''خود کو احمق محسوس کر رہے ہو نا عمران۔'' ـــــ اچانک کمرے میں مادام بلیو کی آواز ابھری تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبران بھی چونک پڑے۔ جولیا کی چیخ سن کر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اندر آ گئے تھے۔

''خوبصورت لڑکیوں کے سامنے بڑے سے بڑا عقلمند بھی بے وقوف بن جاتا ہے۔ میری کیا اوقات۔'' ـــــ عمران نے منہ بنا کر کہا تو مادام بلیو کی کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''میں نے اس کمرے کو تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے

لئے چوہے دان بنا دیا ہے عمران۔ اب تم لاکھ ٹکریں مارو اس
کمرے سے نہیں نکل سکو گے۔ میں اس کمرے کو ریڈ سائرون بم
سے تباہ کر رہی ہوں۔ ریڈ سائرون بم کی خصوصیت تو تم جانتے ہی
ہو گے۔ اس کے زوردار دھماکے سے کنکریٹ بھی دھول بن جاتی
ہے۔ اب خود ہی سمجھ جاؤ کہ اس بم کے پھٹتے ہی تمہارا اور تمہارے
ساتھیوں کا کیا حشر ہوگا۔'' ــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گی کہ جس مادام بلیک کو تم بھی
نہیں جانتی اسے میں کیسے جانتا ہوں۔'' ــــــ عمران نے مسکرا
کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ فوراً اپنے لباس کی ایک
خفیہ جیب میں رینگ گیا۔

''اوہ۔ ہاں۔ تم نے یہ بات کہی تھی۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔
مادام بلیک نے خود کو ہزاروں پردوں میں چھپا رکھا ہے۔ وہ آج
تک کسی کے سامنے نہیں آئی۔ دنیا کا کوئی آدمی اس کے بارے
میں نہیں جانتا۔ پھر تم بھلا اس کے بارے میں کیسے جان سکتے
ہو۔ یہ سب تم مجھے صرف احمق بنانے کے لئے کہہ رہے ہو۔ اور
میں احمق نہیں ہوں۔ بس اب تمہارا کھیل ختم ۔ بائے بائے۔'' مادام
بلیو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنا بند
ہوگئی۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس نے ایک
عجیب سا بٹن نکال کر فرش پر پھینک دیا۔ اسی لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی
آوازیں سنائی دیں اور کمرہ یوں لرزنے لگا جیسے خوفناک بھونچال

آ رہا ہو۔

''لیٹ جاؤ۔ سب لیٹ کر زمین سے چپک جاؤ۔'' ــــــ عمران
نے چیخ کر کہا اور وہ فوراً زمین پر گر گئے۔ اسی لمحے ایک ہولناک
دھماکہ ہوا جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔

''ختم ہو گئے۔ سب ختم ہو گئے۔ آخر کار میں نے ان
خوفناک عفریتوں کو ہلاک کر دیا۔ ہُرا۔ ہرا۔'' ــــــ مادام بلیو
نے زور زور سے اور فاخرانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ کنٹرول
روم میں مخصوص مشین پر موجود تھی۔ یہ وہی مشین تھی جس کے ساتھ
سکرین لگی ہوئی تھی اور اس مشین سے فورٹ کو کنٹرول اور مانیٹر کیا
جا سکتا تھا۔

مادام بلیو نے میز کے نیچے ہاتھ لے جا کر یکے بعد دیگرے دو
بٹن پریس کئے تھے۔ ایک بٹن پریس ہوا تو اس کی کرسی کے ایک
حصے میں کرنٹ دوڑ گیا تھا جس سے جولیا جھٹکا کھا کر پیچھے جا گری
تھی جبکہ دوسرا بٹن پریس ہوتے ہی کرسی کے عین نیچے زمین کا
ایک ٹکڑا کھل گیا تھا اور مادام کرسی سمیت کمرے کے نیچے تہہ خانے
میں آ گئی تھی۔ جہاں سے نکل کر وہ فوراً مین کنٹرول روم میں طرف

بھاگ پڑی تھی۔ اس نے کنٹرولنگ مشین آن کی اور پھر اس مشین
سے چند آپریٹس کو لنک کر کے عمران سے بات کرنی شروع کر دی
۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر یکلخت دھول ہی
دھول دکھائی دینے لگی۔ جس پر مادام بلیو بے اختیار کھلکھلا اٹھی
تھی۔

''ہونہہ۔ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ نانسنس۔
مادام بلیک کو کوئی نہیں جانتا۔ پھر بھلا اس کے بارے میں وہ کیسے
جان سکتا ہے۔'' ــــــ مادام بلیو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ
اٹھنے ہی لگی تھی کہ اسی لمحے مشین کا ٹرانسمیٹر سسٹم جاگ اٹھا اور
ایک آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ میں چیف سکیورٹی آفیسر ہرکوش بول رہا ہوں۔
ہیلو۔ ہیلو۔ اوور۔'' ــــــ دوسری طرف سے مسلسل کہا جا رہا تھا۔

''یس مادام بلیو ہیئر۔ اوور۔'' ــــــ مادام بلیو نے اپنے
مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مادام آپ۔ آپ یہاں ہیں۔ مادام اولڈ فورٹ میں
آپ کا آفس اچانک تباہ ہو گیا ہے۔ اوور۔'' ــــــ دوسری
طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر نے کہا۔

''اپنے آفس کو خود میں نے تباہ کیا ہے۔ وہاں چند غیر متعلقہ
افراد آ گئے تھے۔ جنہیں میں نے اسی کمرے میں گھیر کر ہلاک کر
دیا ہے۔'' ــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''غیر متعلقہ افراد۔ اوہ۔ مادام۔ مگر آپ کے کمرے سے میں نے چند افراد کو نکلتے دیکھا تھا۔ کون تھے وہ۔ اوور۔''۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف سیکورٹی آفیسر نے چونکتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر مادام بلیو اچھل پڑی۔

''میرے آفس سے چند افراد کو نکلتے دیکھا تھا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ میں نے اپنے آفس کو مکمل طور پر تباہ کیا ہے۔ پھر وہاں سے بھلا زندہ کوئی کیسے نکل سکتا ہے۔ اوور۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مادام۔ آپ کا آفس مکمل طور پر تباہ نہیں ہوا۔ دھماکے سے اس کی صرف ایک شمالی دیوار اڑی تھی۔ اسی دیوار کی طرف سے میں نے چھ افراد کو نکلتے دیکھا تھا جن کے جسم گرد سے اٹے ہوئے تھے۔ اوور۔''۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا تو اس کی بات سن کر مادام بلیو جیسے گنگ سی ہو گئی۔

''کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ آفس مکمل طور پر تباہ نہیں ہوا۔ اوور۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے جیسے مردہ سی آواز میں کہا۔

''یس مادام۔ میں اس وقت دیوار کے پاس موجود ہوں۔ دیوار کا بڑا حصہ ضرور تباہ ہوا ہے مگر آپ کا دفتر اندر سے بالکل سلامت ہے۔ البتہ کمرے میں دھول ضرور بھر گئی ہے۔ اوور۔'' دوسری طرف سے چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا اور مادام بلیو کا دماغ

جیسے بھک سے اڑ گیا۔

''یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ریڈ سارٹرون بم ریز بم ہے۔ اس بم کی خوفناک تباہی سے تو میرا آفس مکمل طور پر تباہ ہو جانا چاہیے تھے۔ پھر صرف ایک دیوار۔ اوہ۔ اوہ۔ ضرور عمران نے کچھ کیا ہوگا۔ وہ انسان نہیں جن ہے۔ سچ سچ ایک ایسا جن جو کچھ بھی کر سکتا ہے۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھا نہیں مادام۔ آپ کیا کہہ رہی ہوں۔ اوور۔'' دوسری طرف سے چیف سیکورٹی آفیسر کی آواز سنائی دی۔

''کچھ نہیں۔ تم نے ان چھ افراد کو کس طرف جاتے دیکھا ہے۔ اوور۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے سر جھٹک کر کہا۔

''وہ تھرڈ سیکشن کی طرف گئے ہیں۔ اوور۔''۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف سیکورٹی آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تھرڈ سیکشن۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کنٹرول روم کی طرف آ رہے ہیں۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے یکلخت بوکھلاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر آف کیا اور جلدی جلدی اس مشین کو آپریٹ کرنے لگی۔ ابھی وہ مشین آپریٹ کر رہی تھی کہ اس کے عقب میں دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو دروازے کے پاس مٹی سے اٹے ہوئے چھ انسان کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ مادام بلیو نے ایک ہی نظر میں انہیں پہچان

لیا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔

''تت۔ تم۔ تم پھر زندہ بچ گئے ہو عمران۔ آخر تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایک بار پھر شدید لرزش عود کر آئی تھی۔

''ہم گرد و غبار اور مٹی سے اٹے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود تم ہم سے پوچھ رہی ہو کہ ہم کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔'' عمران نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر تم ریڈ ساٹرون بم سے بچ کیسے گئے۔ اس کی ریز سے تو میرے پورے آفس کو دھول اور کنکریوں میں تبدیل ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر چیف سکیورٹی آفیسر بتا رہا تھا کہ اس کمرے کی صرف ایک دیوار ہی تباہ ہوئی تھی اور باقی سارا کمرہ سلامت تھا۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے۔'' ـــــ مادام بلیو نے کہا۔

''یہ سب پیر بابا تنویر شاہ کی کرامت کا کمال ہے۔ اس نے تمہارے ریز بم کے آن ہونے سے پہلے ہی تمہارے آفس میں ایک منتر پڑھ کر پھونک دیا تھا۔ اس کے منتر سے تمہارا کمرہ تباہ ہونے سے بچ گیا۔ البتہ اس نے ایک دیوار کو تباہ ہونے دیا تھا تاکہ کم از کم وہاں سے ہمارے نکلنے کا راستہ بن سکے۔'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایک بار پھر منہ بنا لیا اور اس کا مٹی سے اٹا ہوا منہ دیکھ کر تمام ممبران ہنس پڑے۔

''کیا مطلب۔'' ـــــ مادام بلیو نے نہ سمجھنے والے انداز

میں کہا۔

''مطلب یہ کہ میں نے تمہارے کمرے میں ایس ایس ڈی فیوز پھینک دیا تھا۔ ایس ایس ڈی پریشر پیدا کرنے والی گیس کا نام ہے۔ جو بے رنگ بے بو اور بے ذائقہ ہوتی ہے۔ اس میں اتنی طاقت ہوتی ہے جو کسی بند کمرے میں پھینک دی جائے تو اس کے پریشر سے بڑی بڑی دیواریں اڑ کر دور جا گرتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ ایس ایس ڈی گیس کا پریشر دوسری دیواروں پر پڑتا تم نے ریڈ ساٹرون ریز فائر کر دیں جو شاید دیوار سے فائر کی گئی تھی۔ اس سے دھماکہ ہوا اور دیوار اڑ گئی اور اندر موجود پریشر اس دیوار کے تباہ ہوتے ہی ختم ہو گیا اور اس کا ریڈ ساٹرون ریز بم کا دوسری دیواروں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہ ایس ایس ڈی فیوز تمہارے پاس کہاں سے آ گیا تھا۔'' ـــــ مادام بلیو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کہا نا پیر بابا تنویر شاہ کی کرامت سے۔'' ـــــ عمران نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''بھوت صاحبان تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو۔ مادام کی خدمت کے لئے آگے بڑھو ورنہ یہ پھر کسی جن بھوت کی طرح غائب ہو جائے گی۔'' ـــــ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا اور کراشی تیزی سے آگے بڑھیں۔ مگر مادام بلیو ان سے زیادہ تیز ثابت ہوئی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں

کے ہاتھوں میں مشین گنوں کی موجودگی کو بھی بالائے طاق رکھ کر یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی۔ وہ اڑتی ہوئی عمران کی طرف آئی اور اس نے عمران کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی مگر عمران تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ پھر جیسے ہی مادام بلیو اس کے قریب سے گزرنے لگی عمران کا ایک ہاتھ حرکت میں آیا اور مادام بلیو زور دار دھماکے سے اس کے قریب گری۔ اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکل گئی۔

''بس۔ اب اگر حرکت کی تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی۔'' عمران نے مشین گن کی نال اس کے سر سے لگاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو مادام بلیو ساکت ہو گئی۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر اس کی لات چلی اور مادام بلیو کے حلق سے چیخ سی نکلی اور اس نے یکلخت ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ عمران نے اس کے سر پر زور دار ٹھوکر ماری تھی۔

''یہ کیا۔ تم نے اسے بے ہوش کیوں کر دیا ہے۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''تا کہ تم اس کی جگہ لے سکو۔'' ـــــ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔'' ـــــ جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہیں یہاں مادام بلیو بننا ہے جولیا۔ اس لئے تو میں بار بار اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ ہر بار میرے ہاتھوں سے

چکنی مچھلی کی طرح سے نکل جاتی تھی۔'' ـــــ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر کیوں۔ تم مجھے اس کی جگہ مادام بلیو کیوں بنانا چاہتے ہو۔'' جولیا نے کہا اس کے لہجے میں اب حیرت تھی۔

''ہم ایک ایسے قلعے میں ہیں جہاں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کیٹس اور مسلح افراد موجود ہیں اور پھر تم شاید بھول رہی ہو کہ یہ کرائم سٹی ہے۔ جہاں ایک ایک آدمی ہمارا دشمن ہے۔ اگر ہم ان سب کو ہلاک کرنے نکلیں تو یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ اس شہر میں لاکھوں انسان رہتے ہیں۔ جو ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔ ہم صرف اس قلعے کو اڑائیں گے۔ اس قلعے کی تباہی کے ساتھ ہی ڈاکٹر جورڈن اور اس کی بلیک ڈراپس بنانے والی فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ تم مادام بلیو بن کر کرائم سٹی میں جا کر یہ اعلان کرو گی کہ کیٹ سینڈیکیٹ ان پر سے اپنا تسلط ختم کر رہا ہے اور اس شہر کو اولینڈ کی حکومت کے حوالے کیا جا رہا ہے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اور کرائم سٹی کے مجرم یہ سب مان جائیں گے۔'' ـــــ جولیا نے کہا۔

''مادام بلیو کا ہر حکم ان کے لئے حرف آخر کا درجہ رکھتا ہے۔ تمہارے کہنے پر سرحدوں سے مجرم واپس آ جائیں گے۔ پھر میں اولینڈ حکومت سے بات کروں گا اور ان کے لئے اس شہر میں فوج

بھیجنے کے لئے کہوں گا۔ جس کے لئے وہ فوراً مان جائیں گے
کیونکہ وہ خود بھی اس شہر کو اپنے کنٹرول میں کرنا چاہتے ہیں۔
ہمارے ایک اشارے کی دیر ہے یہاں فوج کے دستوں کے دستے
آ جائیں گے۔ پھر وہ اس شہر اور جرائم پیشہ افراد کا کیا کرتے ہیں یہ
ان کی اپنی صوابدید پر ہوگا۔'' ——— عمران نے تفصیل سے کہا۔

''اچھا آئیڈیا ہے۔ اس طرح کم از کم ہمارے ہاتھوں خون
خرابہ نہیں ہوگا۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب آپ شاید ایک بات بھول رہے ہیں۔''
اچانک صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ میں کچھ نہیں بھول رہا۔ تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ اس
شہر کے جرائم پیشہ بلیک ڈراپس کے عادی ہیں۔ اگر انہیں بلیک
ڈراپس نہیں ملیں گے تو وہ زندہ کیسے رہیں گے۔'' ——— عمران
نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔'' ——— صفدر نے
اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جولیا کو مادام بلیو بنانے کا میرا ایک مقصد اور بھی ہے اور وہ
یہ کہ اس قلعے میں یقیناً بلیک ڈراپس کے ساتھ ساتھ ریڈ ڈراپس کا
ذخیرہ بھی ہوگا۔ مادام جولیا میرا مطلب ہے مادام بلیو کے حکم سے
سارے شہر میں ریڈ ڈراپس کی فری سپلائی کر دی جائے گی۔ ریڈ
ڈراپس کے بعد کسی کو بلیک ڈراپس لینے کی کوئی ضرورت نہیں رہے

گی۔'' ——— عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ واقعی بے حد جینئس ہیں۔ واقعی جس
طرح آپ سوچتے ہیں۔ اس طرح تو ہم مر کر بھی نہیں سوچ سکتے۔
اچھا ہوا آپ یہاں آ گئے۔ ورنہ ہم تو اس سارے شہر کو تباہ و برباد
کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔'' ——— کراسٹی نے کہا۔

''اب اس پروگرام کو تبدیل کر دو۔'' ——— عمران نے کہا۔

''وہ کیسے۔'' ——— کراسٹی نے کہا۔

''بھئی پروگرام تو پروگرام ہوتا ہے۔ تباہی کا سہی شادی خانہ
آبادی کا سہی۔ اگر یہاں موجود ایک شخص میرے حق میں دستبردار
ہونے کا اعلان کر دے تو میرے لئے بھی کئی پروگرام بن سکتے
ہیں۔'' ——— عمران نے کہا تو اس کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ
سب ہنس دیئے۔

''میں مر تو سکتا ہوں۔ مگر تمہارے حق میں دستبردار کبھی نہیں ہو
سکتا۔'' ——— تنویر نے کہا تو ان کی ہنسی اور تیز ہو گئی۔ پھر اس
سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی مشین کا ٹرانسمیٹر ایک بار پھر
جاگ اٹھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ مادام میں چیف سیکورٹی آفیسر ہرکوش بول رہا
ہوں۔ کیا آپ میری آواز سن رہی ہیں۔'' ——— ٹرانسمیٹر سے
چیف سیکورٹی آفیسر ہرکوش کی آواز ابھری۔ عمران نے اس مشین کو
غور سے دیکھا تو وہ اس مشین کا سسٹم سمجھ گیا۔

''یس مادام بلیو۔'' ____ عمران نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے مادام بلیو کیٹ کی آواز میں کہا۔

''مادام۔ آپ نے رابطہ کیوں کاٹ دیا تھا۔ میں کنٹرول سیکشن کی طرف مسلح افراد لے آیا ہوں۔ ہم ان چھ افراد کو تلاش کر رہے ہیں۔ جنہیں میں نے آپ کے آفس سے نکلتے دیکھا تھا۔ مگر وہ یہاں کہیں نظر نہیں آ رہے۔ اوور۔'' ____ دوسری طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر کی آواز سنائی دی۔

''میں نے ان سب کو ریڈ ریز سے ہلاک کر کے ان کے جسموں کو راکھ بنا دیا ہے۔ اب وہ تمہیں کہاں نظر آئیں گے۔ سب مسلح افراد کو واپس بھیج دو۔ اب مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور۔'' ____ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے مادام۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور۔'' ____ دوسری طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر نے کہا۔

''سنو۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ اوور۔'' ____ عمران نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور۔'' ____ چیف سکیورٹی آفیسر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''اولڈ فورٹ میں کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور۔'' ____ عمران نے پوچھا۔

''آٹھ سو افراد ہیں۔ کیوں مادام۔ اوور۔'' ____ دوسری

طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر نے چونک کر کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم مجھ سے کیوں کہنے والے کون ہوتے ہو۔ جو پوچھ رہی ہوں۔ اس کا جواب دے۔ سمجھے نانسنس۔ اوور۔'' ____ عمران نے غصے سے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''اوہ۔ یس۔ یس مادام۔ آئی ایم سوری مادام۔ ویری سوری۔ اوور۔'' ____ دوسری طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر کی خوف زدہ آواز سنائی دی۔

''یہ بتاؤ۔ بلیک ڈراپس کا گودام میں کتنا سٹاک موجود ہے۔ اوور۔'' ____ عمران نے پوچھا۔

''کافی بڑی تعداد میں بلیک ٹیوبز کا سٹاک موجود ہے مادام۔ مگر سٹور میں نہیں۔ سب کی سب ٹیوبز آٹھ ٹرکوں میں لدوائی جا چکی ہیں۔ آج ان کا شہر میں سپلائی ڈے ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد ٹرک یہاں سے روانہ ہونے والے ہیں۔ اوور۔'' ____ دوسری طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں تم سے پوچھ رہی ہوں نانسنس۔ ان ٹرکوں کو روکو۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں کال کروں گی۔ جب تک میں نہ کہوں ٹرک روانہ مت کرنا۔ سمجھے تم۔ اوور۔'' ____ عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور۔'' ____ دوسری طرف سے چیف سکیورٹی آفیسر نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر

تھا مگر مادام بلیو کے سامنے اب شاید اسے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

''او کے اوور اینڈ آل ۔'' ـــــ عمران نے کہا اور اس نے رابطہ کاٹ دیا۔

''لو جولیا۔ اب تمہارا کام شروع ہوتا ہے۔ اتفاق سے آج شہر کا سپلائی ڈے ہے۔ آج شہر میں بلیک ڈراپس کی نہیں بلکہ ریڈ ڈراپس کی سپلائی ہو گی اور تمہارے اسی حکم کے ساتھ یہ سپلائی ہو گی کہ اسے شہر کا ہر فرد لے گا ۔'' ـــــ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ مادام بلیک کے بارے میں کہہ رہے تھے۔ کیا آپ واقعی جانتے ہیں کہ مادام بلیک کون ہے اور وہ کہاں ہے۔'' ـــــ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''مادام بلیک۔ اصل میں ریڈ فاکس ہے۔ جو روسٹن میں ایک عام سی کلرک کے طور پر رہتی ہے۔ اس کا وہاں اپنا ایک کلب ہے۔ جہاں وہ ریڈ فاکس کے نام سے جانی جاتی ہے اور وہ بظاہر گیٹ سینڈیکیٹ کے لئے بھی کام کرتی ہے۔ مگر یہاں شاید کوئی نہیں جانتا کہ ریڈ فاکس ہی اصل میں مادام بلیک ہے ۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہی مادام بلیک ہے۔'' صفدر نے کہا۔

''اس نے میرے سامنے مادام بلیو کو فون کیا تھا۔ مادام بلیو اس سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی مگر ریڈ فاکس نے فوراً اس کی بات کاٹ دی تھی ۔ اس کے علاوہ ریڈ فاکس نے خاص طور پر ڈاکٹر جورڈن کا نام لیا تھا جو بلیک ڈراپس کا موجد اور اس کی فیکٹری کا انچارج ہے۔ مجھے اس کا نام جس طرح معلوم ہوا تھا یہ تم سب جانتے ہی ہو۔ اس ڈاکٹر کا نام کم از کم اس قدر عام نہیں ہو سکتا کہ اسے ایک عام کلرک بھی جانتی ہو۔ اس کے علاوہ میں نے اس کی ایک انگلی میں ایک چھوٹی سی انگوٹھی دیکھی تھی جس کا نگینہ بار بار سپارک کر رہا تھا۔ ریڈ فاکس اس نگینے کو مسلسل مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اور جب جب وہ نگینہ سپارک کرتا تھا۔ وہ پریشان ہو جاتی تھی۔

وہ انگوٹھی اصل میں ایک جدید اور سپیشل ٹرانسمیٹر ہے جس پر مادام بلیک مادام بلیو یا اپنے گروپ سے بات کرتی تھی۔ میری وجہ سے اسے بات کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں کی چمک اور اس کا بات کرنے کا انداز۔ یہ سب میرے لئے واقعی حیرت انگیز تھا۔ میں نے جب اسے بے حس و حرکت کیا تھا تو میں نے اس کے ذہن میں بھی جھانکنے کی کوشش کی تھی۔ مگر میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور میرے پاس وقت بھی بہت کم تھا۔

یہی وجہ تھی کہ میں اس کے دماغ میں نہیں جھانک سکا تھا۔ ان سب باتوں کا اگر موازنہ کیا جائے تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ

وہی مادام بلیک ہے اور کوئی نہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ جولیا نے بھی اسے اپنے گزرے ہوئے حالات سے آگاہ کر دیا۔ انہوں نے مادام بلیک کا جو حلیہ عمران کو بتایا تو عمران کا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا کیونکہ انہوں نے اسے جو حلیہ بتایا تھا وہ سو فیصد ریڈ فاکس پر پورا اترتا تھا۔

"اب کہاں ہے وہ ریڈ فاکس۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جب میں اس کے ساتھ یہاں آیا تھا تو مجھے یقین تھا کہ وہ میرے خلاف کوئی انتہائی اقدام اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔ اسی لئے میں نے ریموٹ کنٹرول سے اس کے جسم موجود بلاسٹر پن کو آن کر دیا تھا۔ جس سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اب جب تک اسے اسی ریموٹ کنٹرول سے آف نہ کیا جائے۔ اس وقت تک اسے ہوش نہیں آ سکتا۔ وہ یہیں کہیں بے ہوش پڑی ہو گی۔ جب میں مادام بلیو کے کمرے کے پاس گیا تھا تو وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی کہ ریڈ فاکس کو ابھی ہوش کیوں نہیں آیا۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوراً اسے تلاش کرنا چاہیے۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ تمہارا مشن ہے۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔ میں تو بہت تھک گیا ہوں۔ میں یہاں آرام کروں گا۔ جب تم اپنے اپنے کاموں

سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"آ جائیں مس جولیا۔ میں جانتا ہوں عمران صاحب یہاں آرام نہیں کریں گے۔ وہ اس کنٹرولنگ مشین کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ عمران صاحب اسی مشین سے اس قلعے کی تباہی کا سوچ رہے ہیں۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ جو اس بات کی تصدیق تھی کہ کیپٹن شکیل نے جو کہا ہے واقعی وہ یہی کرنا چاہتا تھا۔

"اسے جو کرنا ہے کرتا رہے۔ مگر اس نے مجھے یہ تو بتایا نہیں کہ ریڈ ڈراپس مجھے کہاں سے ملیں گے۔ اس نے ان کے بارے میں چیف سکیورٹی آفیسر سے بھی کچھ نہیں پوچھا تھا۔"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"انہوں نے نہیں پوچھا تو چیف سکیورٹی آفیسر سے یہ بات مادام بلیو بن کر آپ بھی تو پوچھ سکتی ہو۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ سب اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کنٹرول سے باہر نکل گئے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا مشن مکمل ہو چکا تھا۔ اب وہ ایک فوجی ٹرک میں بیٹھے کوسٹن سے واپس روسٹن سٹی کی طرف جا رہے تھے۔

جولیا نے مادام بلیو کا میک اپ کر کے وہی سب کیا تھا جو عمران نے اس سے کہا تھا۔ مادام بلیو کی آواز کا اسے مسئلہ ضرور ہوا تھا مگر پورے قلعے میں مادام بلیو کی دھاک تھی۔ اس لئے کسی میں اس کی بدلی ہوئی آواز کے بارے میں پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔

عمران نے مادام بلیو کو ہوش میں لا کر اسے ہپناٹائز کیا اور اس سے ریڈ ڈراپس کے سٹور روم کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ مادام بلیو کے حکم سے سارے شہر میں ریڈ ڈراپس سپلائی کر دیئے گئے جنہیں ہر کسی کو سختی سے استعمال کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس

کام کے لئے چیف سکیورٹی آفیسر اور بے شمار مسلح افراد شہر میں پھیل گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی نگرانی میں شہر کے تمام لوگوں کو ریڈ ڈراپس استعمال کرائے تھے۔ اس کام میں کئی دن لگ گئے تھے لیکن کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلا تھا کہ مادام بلیو کون ہے۔ پھر جولیا کے حکم سے سرحدوں سے مسلح افراد ہٹا لئے گئے اور عمران نے اولینڈ کی حکومت سے بات کر کے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ اولینڈ حکومت تو اس شہر پر اپنا قبضہ لینے کے لئے پہلے سے ہی تیار تھی۔

چنانچہ وہاں فوراً بری اور ہوائی فوج کے دستے بھیج دیئے گئے جنہوں نے فوراً اس شہر کا کنٹرول سنبھال لیا تھا اور پھر کرائم سٹی میں فوجی قانون نافذ کر کے وہاں موجود بڑے بڑے مگرمچھوں کو گرفتار کر کے فائرنگ اسکواڈ سے چھلنی کرا دیا تھا۔

عمران نے قلعے کی تمام کیٹس اور مادام بلیو کے وفاداروں کو تہہ خانے میں جمع کر کے زہریلی گیس سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس طرح عمران نے ڈاکٹر جورڈن تک بھی رسائی حاصل کر لی تھی۔ پھر عمران نے اسے بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ ڈاکٹر جورڈن نے قلعے کے احاطے کے نیچے ایک بہت بڑی فیکٹری اور لیبارٹری بنا رکھی تھی جہاں وہ بلیک اور ریڈ ڈراپس بنانے کا کام کرتا تھا۔ عمران نے وہاں بم لگا کر تمام مشینوں کو بھی تباہ کر دیا تھا۔

شہر کا سارا کنٹرول اولینڈ کے ایک فوجی جنرل کو دے دیا گیا۔

جس سے عمران بذات خود ملا تھا۔ فوجی جنرل کا نام جنرل اوسان تھا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے دنیا کے بڑے مجرم نہ صرف کیفر کردار تک پہنچ گئے تھے بلکہ ان کے ایک بڑے شہر کا کنٹرول بھی انہیں واپس مل گیا تھا۔

عمران نے مادام بلیو کو تو ہلاک کر دیا تھا مگر وہ ریڈ فاکس جو اصل میں مادام بلیک ہی تھی۔ اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ اس نے ریڈ فاکس کے جسم میں موجود بلاسٹر چپ کو آن کر دیا تھا جس سے ریڈ فاکس کو فوراً ہوش آ گیا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہر ممکن طریقے سے اپنی اصلیت چھپا رہی تھی۔ مگر عمران آخر عمران تھا۔ اس نے اسے ریموٹ کنٹرول سے زبردست شاکس دیئے تھے جس سے وہ ادھ موئی سی ہو گئی تھی اور پھر اس نے اس حقیقت کا اقرار کر لیا تھا کہ وہی اصلی مادام بلیک ہے۔

اب مادام بلیک ان کے ساتھ تھی جس کے بارے میں عمران نے جنرل اوسان کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ عمران نے مادام بلیک سے بھی یہی کہا تھا کہ اگر وہ اولینڈ کی حکومت کے ہاتھ نہیں لگنا چاہتی تو وہ خود کو ان کی ساتھی ہی بتائے۔ وہ اسے اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائیں گے۔ اس نے چونکہ اسرائیل کے کہنے پر پاکیشیا میں زہر قاتل بلیک ڈراپس سپلائی کرنے کی مذموم کوشش کی تھی اس لئے وہ پاکیشیا کی مجرمہ تھی۔ جسے سزا دینے کا حق صرف پاکیشیا کو ہی تھا۔ مادام بلیک کی حالت خاصی دگرگوں تھی اور اس کا ریموٹ چونکہ

عمران کے پاس تھا اس لئے وہ عمران کی ہدایات پر ہی عمل کرنے پر مجبور تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا پروگرام تھا کہ وہ پہلے روسٹن جائیں گے اور اس کے بعد وہ پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے جنرل اوسان سے بات کی تو جنرل اوسان نے انہیں روسٹن کے لئے روانہ کر دیا۔ وہ انہیں شاندار گاڑیوں اور بھرپور پروٹوکول کے ساتھ واپس بھیجنا چاہتا تھا مگر عمران نے ایک عام فوجی ٹرک میں جانا مناسب سمجھا تھا جس پر بھلا جنرل اوسان کیا کر سکتا تھا۔

وہ سب فوجی ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے اور مادام بلیک ایک کونے سے لگی خاموش بیٹھی ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''اسے ساتھ زندہ لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اسے بھی وہاں مار کر پھینک دیتے۔'' ـــــ تنویر نے مادام بلیک کی طرف نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا بات کر رہے ہو یار۔ الیکٹرک شاکس لگا لگا کر میں نے پہلے ہی اس بے چاری کا بھرکس نکال دیا ہے۔ اس حالت میں اسے ہلاک کر کے ہمیں کیا حاصل ہونا تھا۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''بے چاری۔ تو یہ تمہیں بے چاری نظر آ رہی ہے۔ پوری دنیا

کے انسانوں کو ہلاک کرنے کا جو یہ گھناؤنا کام کر رہی تھی اس کے لئے تو اسے بار بار زندہ کر کے کتے کی موت مارنا چاہیے۔ اور تم اسے بے چاری کہہ رہے ہو۔" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ شاید مجھ سے غلطی ہوگئی۔ چلو یہ بے چاری نہیں۔ چاری تو ہوسکتی ہے نا۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"چاری۔ یہ کیا ہوتا ہے۔" ـــــ کراسٹی نے مسکرا کر کہا۔

"اب اس کا ترجمہ مجھے نہیں آتا۔ تنویر سے پوچھ لو۔ شاید اسے معلوم ہو۔" ـــــ عمران نے کہا تو وہ مسکرا دیے۔ اچانک انہوں نے مادام بلیک کو بری طرح سے چونکتے ہوئے دیکھا۔ وہ یکلخت اٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی۔

"اب اسے کیا ہوا۔ یہ کہاں جارہی ہے۔" ـــــ کراسٹی نے کہا کیونکہ مادام بلیک چل کر ان کی طرف آرہی تھی۔

"شاید یہ ہم سے چارہ مانگنے آرہی ہے۔ بے چاری جو ہوئی اوہ۔ مم۔ میرا مطلب ہے چاری جو ہوئی۔" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر گڑبڑانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"عمران۔" ـــــ مادام بلیک نے ان کے قریب آکر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور لاغر پن تھا۔

"یس مادام بلیک۔" ـــــ عمران نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے میرے سینڈیکیٹ کا جو حشر کیا ہے۔ اسے میں ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔" ـــــ مادام بلیک نے انتہائی ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بھولنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ بھولنے والی بیماری بے حد خطرناک ہوتی ہے۔ اگر تم کسی روز سانس لینا بھول گئی تو۔" عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم کیا سمجھ رہے ہو۔ کیا تم مجھے گرفتار کر کے پاکیشیا لے جانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔" ـــــ مادام بلیک نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی چونک اٹھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم۔" ـــــ عمران نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے ابھی میرے صرف ایک دو روپ ہی دیکھے ہیں جبکہ میرے ہزاروں روپ ہیں۔ میں وقتی طور پر تمہارے سامنے بے بس ضرور ہوگئی تھی مگر حقیقت کچھ اور ہے۔ مجھے ایک خاص وقت کا انتظار تھا اور وہ وقت اب آگیا ہے۔" ـــــ مادام بلیک نے کہا۔

"کیسا وقت۔" ـــــ عمران نے کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھی بھی حیران نظروں سے مادام بلیک کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اتنی بڑی سلطنت کے ختم ہونے

اور ذہنی اور جسمانی اذیتیں پانے کے بعد وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی
ہو اور اب وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو جیسے وہ اپنی مرضی سے
نہ بول رہی ہو۔

''تمہارے پاس۔ ڈی ایچ ایس ٹرانسمیٹر ہے۔''۔۔۔ مادام
بلیک نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے
پوچھا۔

''ہاں ہے۔ کیوں؟''۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسے ابھی مادام
بلیک کی دماغی حالت پر شک ہو رہا تھا۔

''اسے آن رکھنا۔ میں تھوڑی دیر بعد تم سے بات کروں گی۔''
مادام بلیک نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک کر اسے غور سے
دیکھنے لگا۔ مگر مادام بلیک کا چہرہ اور آنکھیں بجھی بجھی سی تھیں۔ وہ
کوشش کے باوجود اس کا چہرہ نہیں پڑھ پا رہا تھا کہ وہ یہ سب
کیوں کہہ رہی تھی۔

''لگتا ہے۔ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جو یہ بہکی بہکی
باتیں کر رہی ہے۔ اسے باندھ کر واپس اسی کونے میں ڈال دیتے
ہیں جہاں سے یہ اٹھ کر آئی ہے۔''۔۔۔ تنویر نے منہ بنا کر
کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ رہی ہے۔ پکڑو۔
پکڑو اسے۔''۔۔۔ اچانک عمران نے چیخ کر کہا۔ ساتھ ہی وہ
بجلی کی سی تیزی سے مادام بلیک پر جھپٹا۔ مگر دوسرے لمحے وہ منہ

کے بل عین اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ قبل مادام بلیک موجود تھی۔
عمران نے بس ایک ہلکا سا جھماکا ہوتے دیکھا تھا اور مادام بلیک
اچانک وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔ اسے اس طرح غائب ہوتے
دیکھ کر وہ سب بھونچکے رہ گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ بلیک کیٹ کہاں غائب ہو گئی۔''
کراسٹی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مادام بلیک تو یہاں سے ایسے غائب ہو گئی ہے جیسے وہ
انسان نہ ہو بلکہ بھوت پریت ہو۔''۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ ایک انسان بھلا اس طرح سے کیسے
غائب ہو سکتا ہے۔''۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اس کے لہجے میں
بھی شدید حیرت تھی۔

''ہو سکتا ہے نہیں ہو سکتی ہے۔ یار کم از کم گرائمر کا تو خیال کر لیا
کرو۔''۔۔۔ عمران نے اٹھ کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس
کے چہرے پر سکون تھا جیسے مادام بلیک کے اس طرح غائب
ہونے پر اسے کوئی تردد نہ ہوا ہو۔

''لیکن عمران صاحب۔ مادام بلیک کا اس طرح اچانک غائب
ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا وہ سچ مچ انسان تھی۔''۔۔۔ کراسٹی
نے کہا۔

''چوٹ ہو گئی۔ ایک کو نکال کر میرے پیارے بہن اور بھائیو۔
بہت بڑی چوٹ ہو گئی ہے۔''۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔

''کیسی چوٹ۔''۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''مادام بلیک کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ تم نے سنا نہیں تھا وہ کیا کہہ رہی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کے ہزاروں روپ ہیں۔ ہمارے سامنے ابھی اس کے صرف چند ایک روپ ظاہر ہوئے تھے۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ہم سمجھے نہیں۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔''۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''یار۔ اس نے جس طرح کوسٹن سٹی کو کرائم سٹی بنا کر اپنے کنٹرول میں لے رکھا تھا اور اس نے اولڈ فورٹ اور شہر کے ساتھ ساتھ سرحدی علاقوں میں بھی سائنسی انتظامات کر رکھے تھے۔ مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ وہ مجرمہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی سائنس دان بھی ہے۔ یہ کیوں بھولتے ہو اس نے نہ صرف مجھے بلکہ تم سب کو بھی سیکو ہارٹ پنیں لگائی تھیں۔ وہ جس طرح سائنسی آلات سے کام لے رہی تھی اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ سائنس کی ایکسپرٹ ہے۔ میں نے اس سے ہر بات اگلوالی تھی مگر یہ بات اگلوانا بھول گیا تھا اور اسی چیز کا فائدہ اٹھا کر وہ یہاں سے نکل گئی ہے۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''سائنس اور سائنسی آلات کی بات تو ہمیں کسی حد تک سمجھ میں آتی ہے۔ مگر اس کا یوں اچانک غائب ہونا ہماری سمجھ میں نہیں

آ رہا۔ آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ وہ کسی سائنسی طریقے سے غائب ہوئی ہے۔''۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سائنسی طریقے سے ہی غائب ہوئی ہے۔'' عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ہونہہ۔ ذہن نہیں مانتا۔ اگر اسے کسی سائنسی طریقے سے ہی غائب ہونا تھا تو وہ اب تک کیا کر رہی تھی۔ یہ کام تو وہ پہلے بھی کر سکتی تھی۔''۔۔۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میرا جہاں تک خیال ہے۔ اس کے جسم میں ضرور کوئی ٹرانسمٹ آلہ فٹ تھا جسے وہ خود شاید آن نہیں کر سکتی تھی۔ اس آلے کو آن کرنے کے لیے اسے لامحالہ کسی کا انتظار تھا۔ شاید اس نے کہیں اور بھی اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہو۔ جہاں سے اس آلے کو کنٹرول میرا مطلب ہے آن کیا جاتا ہو۔ وہاں اس کا کوئی اور گروپ ہو۔ اور اس گروپ کو اس کی گرفتاری کی اطلاع دیر سے ملی ہو۔ جب اطلاع ملی ہو تو انہوں نے اسے مانیٹر کر لیا ہو اور اب انہوں نے اسے اپنے پاس ٹرانسفر کر لیا ہو۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''یہ سب تمہارے بے تکے اندازے ہیں۔ ان میں کہیں بھی صداقت کا عنصر نظر نہیں آتا۔''۔۔۔ تنویر نے کہا۔

''صداقت کا نہیں تو شرافت، وجاہت یا نزاکت کا عنصر تو نظر آتا ہے نا۔''۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔۔ اس نے چونک کر کہا۔ عمران نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر لیا۔ جیسے ہی ٹرانسمیٹر آن ہوا اچانک اس کا ایک سبز بلب جل اٹھا۔

"تمہارا کوئی اندازہ غلط نہیں ہے عمران۔ تم نے جو کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے۔"۔۔۔۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے مادام بلیک کی آواز سنائی دی تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"تو واقعی تمہارے جسم میں کوئی ٹرانسمٹ آلہ موجود تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس ٹرانسمیٹر میں مائیک اور سپیکر لگے ہوئے تھے اس لئے اس میں بار بار اوور نہ کہنا پڑتا تھا اور دوسرے اس سے خود مادام بلیک نے رابطہ کیا تھا۔ اس لئے آن ہوتے ہی اس کی آواز سنائی دے گئی تھی۔

"ہاں۔ اس ٹرانسمٹ آلے کا نام زوبو ایٹ ہے۔ یہ میری ایجاد ہے۔ میں واقعی ایک بہت بڑی سائنسدان ہوں۔ میں نے ایک خفیہ مقام پر ایک بہت بڑی لیبارٹری اور ایک بہت بڑی دنیا آباد کر رکھی ہے۔ یہ مقام تمہارے ذہن سے بہت دور ایک ایسی جگہ ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کرائم سٹی کو تو میں نے کھیل میں آباد کیا تھا۔ میں اس شہر سے یہ رسپانس حاصل کرنا چاہتی تھی کہ اگر میں پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہوں تو میرے سامنے کیا کیا حالات آ سکتے ہیں۔ مجھے کن کن مراحل سے گزرنا پڑے

گا۔ میں نے وہاں رہ کر بہت کچھ سیکھ لیا ہے عمران۔ یہ بھی درست ہے کہ میں تمہارے پن بلاسٹر کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھی۔ تمہاری وجہ سے میرا ایک کرائم سٹی ختم ہو گیا تو کیا ہوا۔ تم اور تمہارے ساتھی میری چند حقیقتوں سے واقف ہو گئے تو کیا ہوا۔ ابھی میرے پاس بہت کچھ باقی ہے۔ میرا اپنا کرائم ورلڈ ہے۔ ایسا کرائم ورلڈ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ کرائم ورلڈ کہاں ہے اور کیسا ہے۔ وہاں تک تمہاری سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ تم شاید یہ جان کر حیران ہو گے کہ میں تم سب کو اپنے کرائم ورلڈ کے لئے ہی زندہ رکھنا چاہتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ تم جیسے تیز طرار، ذہین اور چالاک انسان میرے غلام ہوں اور میرے ساتھ میرے کرائم ورلڈ میں رہیں۔ مگر فی الحال ایسا نہیں ہو سکا۔ لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ اب نہیں تو پھر سہی۔ تم سے میری پہلی ملاقات میرے اندازے سے کہیں زیادہ شاندار رہی۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں بہت جلد واپس آؤں گی۔ اب میں ساری دنیا کو چھوڑ کر صرف پاکیشیا اور تم جیسے انسانوں کے پیچھے پڑ جاؤں گی۔ سب سے پہلے میں تم سب کو اپنا غلام بناؤں گی۔ اس کے بعد پاکیشیا پر کنٹرول حاصل کروں گی۔ پاکیشیا کے بعد میں آہستہ آہستہ پوری دنیا پر چھا جاؤں گی اور ایک دن ایسا آئے گا جب اس ساری دنیا پر میرا کنٹرول ہو گا۔ میرا۔ مادام بلیک کیٹ کا۔ صرف مادام بلیک کا"۔۔۔۔ مادام بلیک نے مسلسل بولتے ہوئے

"کیا مطلب؟" ——— اس نے چونک کر کہا۔ عمران نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر لیا۔ جیسے ہی ٹرانسمیٹر آن ہوا اچانک اس کا ایک سبز بلب جل اٹھا۔

"تمہارا کوئی اندازہ غلط نہیں ہے عمران۔ تم نے جو کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے۔" ——— اچانک ٹرانسمیٹر سے مادام بلیک کی آواز سنائی دی تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"تو واقعی تمہارے جسم میں کوئی ٹرانسمٹ آلہ موجود تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس ٹرانسمیٹر میں مائیک اور سپیکر لگے ہوئے تھے اس لئے اس میں بار بار اوور نہ کہنا پڑتا تھا اور دوسرے اس سے خود مادام بلیک نے رابطہ کیا تھا۔ اس لئے آن ہوتے ہی اس کی آواز سنائی دے گئی تھی۔

"ہاں۔ اس ٹرانسمٹ آلے کا نام زوبو ایٹ ہے۔ یہ میری ایجاد ہے۔ میں واقعی ایک بہت بڑی سائنسدان ہوں۔ میں نے ایک خفیہ مقام پر ایک بہت بڑی لیبارٹری اور ایک بہت بڑی دنیا آباد کر رکھی ہے۔ یہ مقام تمہارے ذہن سے بہت دور ایک ایسی جگہ ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کرائم سٹی کو تو میں نے کھیل کھیل میں آباد کیا تھا۔ میں اس شہر سے یہ رسپانس حاصل کرنا چاہتی تھی کہ اگر میں پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہوں تو میرے سامنے کیا کیا حالات آ سکتے ہیں۔ مجھے کن کن مراحل سے گزرنا پڑے

گا۔ میں نے وہاں رہ کر بہت کچھ سیکھ لیا ہے عمران۔

یہ بھی درست ہے کہ میں تمہارے پن بلاسٹر کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھی۔ تمہاری وجہ سے میرا ایک کرائم سٹی ختم ہو گیا تو کیا ہوا۔ تم اور تمہارے ساتھی میری چند حقیقتوں سے واقف ہو گئے تو کیا ہوا۔ ابھی میرے پاس بہت کچھ باقی ہے۔ میرا اپنا کرائم ورلڈ ہے۔ ایسا کرائم ورلڈ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ کرائم ورلڈ کہاں ہے اور کیسا ہے۔ وہاں تک تمہاری سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ تم شاید یہ جان کر حیران ہو گے کہ میں تم سب کو اپنے کرائم ورلڈ کے لئے ہی زندہ رکھنا چاہتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ تم جیسے تیز طرار، ذہین اور چالاک انسان میرے غلام ہوں اور میرے ساتھ میرے کرائم ورلڈ میں رہیں۔ مگر فی الحال ایسا نہیں ہو سکا۔

لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ اب نہیں تو پھر سہی۔ تم سے میری پہلی ملاقات میرے اندازے سے کہیں زیادہ شاندار رہی۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں بہت جلد واپس آؤں گی۔ اب میں ساری دنیا کو چھوڑ کر صرف پاکیشیا اور تم جیسے انسانوں کے پیچھے پڑ جاؤں گی۔ سب سے پہلے میں تم سب کو اپنا غلام بناؤں گی۔ اس کے بعد پاکیشیا پر کنٹرول حاصل کروں گی۔ پاکیشیا کے بعد میں آہستہ آہستہ پوری دنیا پر چھا جاؤں گی اور ایک دن ایسا آئے گا جب اس ساری دنیا پر میرا کنٹرول ہوگا۔ میرا۔ مادام بلیک کیٹ کا۔ صرف مادام بلیک کا۔" ——— مادام بلیک نے مسلسل بولتے ہوئے

کہا۔

''تمہاری دماغی حالت واقعی خراب ہوگئی ہے مادام بلیک ۔تم بھی وہی خواب دیکھ رہی ہو جو زیرو لینڈ والے دیکھتے رہتے ہیں۔ انہیں بھی پوری دنیا پر کنٹرول حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ مگر آج تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ کیونکہ ان کے راستے کی سب سے بڑی دیوار میں ہوں۔ جسے توڑنے کے لئے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔تم تو اس میدان میں نئی نئی آئی ہو۔تم دنیا پر کیا کنٹرول کرو گی۔تمہارے لئے پاکیشیا کے مجھ جیسے چند لوگ ہی بھاری پڑ جائیں گے۔ یاد رکھنا۔ جب بھی تم پاکیشیا آؤ گی۔تمہیں ہمارے آہنی ہاتھوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پھر نہ تم رہو گی اور نہ تمہارا کرائم ورلڈ باقی رہے گا۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ایک وقت آئے گا جب زیرو لینڈ والے بھی میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ دنیا اور شاید تم بھی نہیں جانتے کہ زیرو لینڈ کہاں ہے اور اس کا سپریم کمانڈر کون ہے۔ مگر میں جانتی ہوں کہ زیرو لینڈ کہاں ہے اور اس کا سپریم کمانڈر کون ہے۔ بہت جلد سپریم کمانڈر سمیت زیرو لینڈ کے تمام ایجنٹ میرے ساتھ ہوں گے۔ اور تم مجھے جو دھمکیاں دے رہے ہو۔ یہ صرف کھوکھلی دھمکیاں ہیں۔ میں پاکیشیا میں آؤں گی اور ضرور آؤں گی اور تمہاری ان دھمکیوں کا تمہیں ایسا جواب دوں گی کہ مرنے کے بعد

بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔''۔۔۔۔ مادام بلیک کی آواز سنائی دی۔

''اگر ایسی بات تھی تو تم اتنی دیر انتظار کیوں کر رہی تھی مادام بلیک تمہیں غائب ہی ہونا تھا تو یہ کام تو پہلے بھی کر سکتی تھی۔ تمہیں میرے سامنے اس طرح بے نقاب کیوں ہونا پڑا۔'' عمران نے کہا۔

''میں نے بتایا نا کہ وہ میری مجبوری تھی۔ کرائم ورلڈ کے کمپیوٹرز کو یہ پتہ چلانے میں وقت لگ گیا تھا کہ میں کہاں تھی اور میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اور یہ سب تمہارے پن بلاسٹر کی وجہ سے ہوا تھا۔ پن بلاسٹر کی وجہ سے میرا کرائم ورلڈ کے کمپیوٹرز سے میرے جسم میں موجود لنک ٹوٹ گیا تھا۔ مگر کمپیوٹرز مسلسل سرچ کر رہے تھے۔ پھر ایک سرچ سیلائٹ سے ان کمپیوٹروں نے آخر کار مجھے ٹریس کر لیا اور پھر انہوں نے مجھے کرائم ورلڈ میں ٹرانسفر کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائی تھی۔''۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

''بہت خوب۔ بڑا زبردست سسٹم بنا رکھا ہے تم نے۔'' عمران نے کہا۔

''ابھی تم نے میرا سسٹم دیکھا ہی کہاں ہے۔ کرائم ورلڈ میں جب آؤ گے تو تم زیرو لینڈ کو بھول جاؤ گے۔''۔۔۔۔ مادام بلیک نے ہنس کر کہا۔

''پھر کب بلا رہی ہو مجھے اپنے جرائم کی دنیا میں۔''۔۔۔۔ عمران

نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''بہت جلد۔ بہت ہی جلد عمران۔ بس انتظار کرو۔ میں تمہیں اکیلا نہیں بلاؤں گی۔ تم سب آؤ گے۔ میں تم سب کو اپنا غلام بناؤں گی۔ یہ میرا وعدہ ہے تم سے مادام بلیک کا وعدہ۔''—— مادام بلیک نے کہا۔

''وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے۔''—— عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا مگر اس بار ٹرانسمیٹر سے مادام بلیک کی آواز سنائی نہ دی۔ اسی لمحے عمران نے بوکھلا کر ٹرانسمیٹر ایک طرف پھینک دیا۔ کیونکہ اس سے اچانک دھواں سا نکلنے لگا تھا اور پھر انہوں نے اس ٹرانسمیٹر کو موم کی طرح پگھلتے دیکھا۔

''اوہ۔ میرے خدا۔ یہ مادام بلیک کیا تھی اور کیا نکلی ہے۔'' کراسٹی نے جیسے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔ وہ سب انگشت بدنداں عمران اور مادام بلیک کی باتیں سن رہے تھے۔

''وہ واقعی بلا تھی۔ ایک خوفناک بلا جو ہمیں احمق بنا کر نکل گئی ہے۔''—— عمران نے کہا۔

''اب کیا ہوگا۔ مادام بلیک تو ہماری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک بلکہ خوفناک ثابت ہوئی ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اتنی بڑی سائنسدان ہو گی اور اس نے کرائم ورلڈ بھی بنا رکھا ہوگا۔'' جولیا نے کہا۔

''یہ سب عمران کی غلطی ہے۔ اگر یہ احمق اسے بھی مادام بلیو

کی طرح سے ہلاک کر دیتا تو اسے اس طرح بچ نکلنے کا موقع نہ ملتا۔ جب وہ ہی نہ رہتی تو اس کے کرائم ورلڈ نے کیا کرنا تھا۔'' تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھ لو جولیا۔ یہ تمہارے سامنے مجھے احمق کہہ رہا ہے۔'' عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر احتجاجی لہجے میں کہا۔

''بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ۔ تم احمق ہی نہیں احمقوں کے سردار ہو۔ بہت بڑے احمق۔''—— جولیا نے بھی غصے سے کہا۔

''چلو میں سردار ہوں تو اس بار تم بھی سردارنی یعنی لیڈر بنی تھی۔ پھر کیا خیال ہے۔''—— عمران نے شرارتی لہجے میں کہا۔

''میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔''—— جولیا نے غرا کر کہا۔

''یہ کام شادی کے بعد اچھا لگتا ہے۔ پہلے نہیں۔''—— عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

ختم شد

مصنف : ظہیر احمد

ڈارک نائٹ ایک تاریک اور بھیانک رات جس میں ایک خوفناک شیطانی کھیل کھیلا جا رہا تھا۔

شیاؤ ایک ایسی خوفناک بدروح جو عمران کے سر پر مسلط ہو گئی تھی۔ ایک انتہائی سرد اور خوفناک رات جس میں عمران کو فلیٹ سے نکال کر ایک قبرستان میں پہنچا دیا گیا تھا۔ کیوں......؟

شنگورا جو صدیوں سے ایک تاریک جنگل میں شیطان کی پوجا کر رہا تھا اور اس نے شیطان کی جگہ لینے کا اعلان کر دیا۔ کیوں......؟

لاشاما ایک ایسی شیطان ذریت جو عمران سے ایک گھناؤنا اور انتہائی مکروہ کام کرانا چاہتا تھا۔ وہ کام کیا تھا؟

عمران جس کے لئے شیاؤ عذاب بنتی جا رہی تھی اور وہ اس کے اشاروں پر ناچنے پر مجبور تھا۔

جوزف اور جوانا جو تاریک رات اور انتہائی دھند کے باوجود تاریک قبرستان پہنچ گئے تھے۔ کیسے......؟

وہ لمحہ جب لاشاما نے جوزف اور جوانا کو بند ٹیکسی میں سینکڑوں فٹ نیچے ایک گہری کھائی میں پھینک دیا۔ جوزف اور جوانا کا کیا حشر ہوا؟

وہ لمحہ جب شیاؤ جیسی بھیانک بدروح نے عمران کا دماغ اپنے کنٹرول میں کر لیا تھا۔

وہ لمحہ جب عمران کی آنکھوں کے سامنے سلیمان کے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے اور عمران بے بس تھا۔

پھر جب عمران نے اپنی آنکھوں سے سیکرٹ سروس کے ممبران کی گردنیں کٹتی دیکھیں۔ کیسے......؟

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

پاور ایجنٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

* کارا کاز ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کو فارمولے سمیت اغواء کرلیا۔
* پاور ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رکن جسے اکیلے ہی سائنسدان اور فارمولے کو واپس لانے کا مشن سونپا گیا۔
* پاور ایجنٹ جو اکیلا ہونے کے باوجود کارا کاز کے سینکڑوں تربیت یافتہ افراد کو روندتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
* پاور ایجنٹ جس نے اپنے خوفناک اور پاور فل ایکشن سے ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھیر دیں۔
* مارسیلا ایک نیا منفرد اور دلچسپ کردار۔ جس نے قدم قدم پر پاور ایجنٹ کی مدد کی۔ لیکن جب اس نے مستقل طور پر ساتھ رہنے کا اظہار کیا تو پاور ایجنٹ نے اسے بھی ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کیا مارسیلا پاور ایجنٹ کے ہاتھوں ہلاک ہوگئی۔ یا؟
* پاور ایجنٹ جس کی مدد کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی علیحدہ ٹیم بھیجی گئی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں بھی پاور ایجنٹ کو بچانی پڑیں۔ کیسے اور کیوں۔؟
* مارسیلا جو کارا کاز کے اعلیٰ عہدیدار کی بیوی تھی لیکن اس نے پاور ایجنٹ کی قدم قدم پر رہنمائی کی۔ کیوں اور کیسے؟۔
* پاور ایجنٹ جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے کارا کاز کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوا۔
* پاور ایجنٹ کون تھا؟ کیا وہ اپنے بے پناہ ایکشن کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب بھی ہوسکا۔ یا۔؟
* وہ لمحہ جب پاور ایجنٹ اور مارسیلا دونوں ایک جدید ترین ہیلی کاپٹر میں محو پرواز تھے لیکن اچانک ہیلی کاپٹر کا تمام نظام جام ہوکر رہ گیا اور ہیلی کاپٹر سیدھا سمندر میں جا گرا۔

☆ انتہائی دلچسپ واقعات۔ ☆ بے پناہ تیز رفتار ایکشن۔
☆ اعصاب شکن سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار اور منفرد انداز کا ناول ہے۔

ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
Mob 0300-9401919